صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 07 اگست 2015 بمطابق 21 شوال 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ چیئرپرسن، انیسہ زیب طاہر خیلی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْ ۚ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ۝ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۝ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ.

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جزاکم اللہ و تعالیٰ۔ پلیز، سردار صاحب! رولز کے مطابق چلائیں گے، میرے ساتھ یہ Cooperation کریں، ضرور دونگی آپ کو چانس لیکن فی الحال 'کو نسچنز آور'۔

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: کورم کو پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے، چلیں دیکھیں، گھنٹیاں بجائیں؟ The bells be rung for two minutes. شاہ فرمان صاحب! اگر تھوڑا سا اس پر Light ڈالیں کہ گورنمنٹ کے ممبرز یہاں پر، ٹریژری بنچز کے موجود ہیں، آنے کا چانس ہے یا کوئی ایسا مسئلہ ہے؟ تو We can wait for them۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ کوئی وجہ تو نہیں ہے کہ وہ حاضر نہ ہوں، کوئی میٹنگ بھی نہیں ہے، مجھے کوئی اندازہ نہیں لیکن یہ ہے کہ اگر، For the time being آپ اگر تھوڑا سا۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: May be, they are not used to coming on time یا اس اسمبلی کو وہ کرنے کیلئے، میں ٹائم دے سکتی ہوں لیکن اگر کوئی تو ایسا آپ کہہ رہے ہیں تو We can just suspend it for such time

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: 30 minutes کیلئے اگر کردیں تو۔

محترمہ چیئرپرسن: سکندر شیرپاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان: ٹھیک ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: تو چلو Let`s take a break for half an hour and see if the Members can come اور اس کے بعد پھر آگے دیکھتے ہیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: ٹھیک ہے، میڈم سپیکر۔

Madam Chairperson: So, we will meet exactly after half an hour.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: تھینک یو، میڈم سپیکر۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ چیئرپرسن مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ چیئرپرسن: آپ سب کی آمد کا مجھے یقین ہے کہ میں نے آج اجلاس جو ہے، وہ بروقت شروع کیا ہے، تھوڑا سا آپ لوگوں کو عجیب لگا ہوگا لیکن میری خواہش ہے کہ اسے بروقت شروع کریں اور بروقت ختم کریں تاکہ جو لوگ باہر آج شدید گرمی میں انتہائی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، سٹاف ڈیوٹی پر، تو ان کی بھی سختی آسان ہو۔ 'کوئسچنز آور'۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میڈم سپیکر، تلاوت کلام پاک نہیں ہوئی۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو، آپ کا بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے آپکو شاید پتہ نہیں، تلاوت ہو چکی ہے اور اس کے بعد کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا، اس کے بعد، یہ Exact تین بجے شروع ہوا ہے جناب منور خان صاحب! اور یہ فیصلہ میں نے کیا ہے کہ آپ کو، سب کو موقع ملے گا۔

جناب زرین گل: میڈم سپیکر صاحب۔

محترمہ چیئرپرسن: مہربانی زرین گل لالہ، ایک منٹ، ابھی اگر دے دیا تو پھر پنڈورا باکس، 'کوئسچنز آور'۔

(قطع کلامی)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، وہ اس کا، میں موقع دونگی آپ کو لیکن Sequence میں، ابھی نہیں، مہربانی، تھینک یو۔ ابھی نہیں، 'کوئسچنز آور': سوال نمبر 2206، جناب مولانا مفتی فضل غفور صاحب، سوال نمبر 2206۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ۔ میڈم صاحبہ! First of all تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ماشاءاللہ لیکن یہ مستقل ہو جائے تو بہت ہی بہتر ہوگا۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ مفتی صاحب اس کا میں ان شاءاللہ پھر آپ کو موقع دونگی کوئسچن کے بعد، آپ کوئسچن کا نمبر پڑھیں، اس کے بعد میں آپ کو۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ جو سوال میں نے اٹھایا ہے-----

محترمہ چیئرپرسن: آپ سوال نمبر پڑھیں، مہربانی۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ سوال میں نے کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں-----

محترمہ چیئرپرسن: مفتی صاحب خفانہ ہوں، مفتی صاحب اجازت، سوال نمبر پڑھیں، سوال نمبر 2206۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ چیئرپرسن: پڑھیں آپ، آپ بولیں سوال نمبر؟

مولانا مفتی فضل غفور: سوال نمبر 2206۔

* 2206 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں سال 13-2012 کے دوران مختلف روڈز کی مرمت کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کام کے ووچرز ریکارڈ پر موجود ہیں، نیز یہ کام قابل اطمینان بھی ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کام کی تفصیلات بمعہ ووچرز فراہم کریں، نیز ہر روڈ پر خرچ کی جانے والی رقوم کی وضاحت بھی کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سڑکوں پر کام منظور شدہ پلان کے مطابق محکمے کے زیر نگرانی تسلی بخش طریقے سے مکمل کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ کام کی تفصیلات بمعہ ووچرز نیز روڈ پر خرچ کی جانے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Name of wrok	Voucher No & date	Expd:	Physical progress	Remarks
1 i	PK-77 Nill	Nill	Nill		Funds amounting to Rs.390000/ released on 17/06/2013 by DC Buner but due to shortage of time the funds were surrendered
2 i	PK-78 Repair of Daggar Shalbandai	15-DG dated. 25.06.2013	730755/	Completed	Funds utilized

	Amnwar Road				
ii.	Dewana Baba Kulyarai Road	Do	900000/	Completed	Funds utilized
iii.	Thataband Road	Do	400000/	Completed	Funds utilized
iv.	Repair & Reahabilitation of Said Baba	Do	284219/	Completed	Funds utilized
v.	S/F of Aluminium alloy	28-DG dated. 29-6-2013	28000/	Completed	Funds utilized
vi.	Emergency nature of work	5 DG dated 10-6-2013	314773/	Completed	Funds utilized
3. i.	PK-79 Repair of Pir Baba Qadar	14 DG dated. 25-6-2013	299800/	Completed	Funds utilized
ii.	Repair of Pir Baba Jower Road	14 DG dated/ 25-6-2013	5911772/	Completed	Funds utilized
iii.	Repair of Gharai Road	14 DG dated 25-6-2013	647375/	Completed	Funds utilized
iv.	Repair of Nawa Kalay Road	14 DG dated. 25-6-2013	434151/	Completed	Funds utilized

جواب کا بقیہ حصہ اسمبلی میں پیش کیا جا چکا ہے۔

Madam Chairperson: Question No. 2206, any supplementary?

کوئی اضافی سوال ہے آپ کے پاس؟

مولانا مفتی فضل غفور: میں سب سے پہلے یہ سوال پڑھوں، اس کے بعد۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ہر ایک کے سامنے پڑا ہے، ہر ایک کے سامنے پڑا ہے۔ آپ ڈائریکٹ آجائیں، آپ نے کوئسچن کا Answer پڑھ لیا ہے اپنے طور پر؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی، بالکل۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ ڈائریکٹ سپلیمنٹری پر آجائیں، مہربانی کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔ اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ پچھلے سال میں نے اسی حوالے سے ایک سوال اٹھایا تھا، 1368 نمبر، جس کے جواب میں مجھ سے عارف یوسف صاحب نے فلور پر یہ کہا تھا، وہ بھی Maintenance ہی کے حوالے سے تھا، ایک روڈ کی Maintenance کے حوالے سے تھا کہ ہم اس روڈ کی Maintenance کیلئے کوئی سپیشل پیکج ہم اناؤنس کریں گے تو اس فلور پر جو کمٹمنٹ اس نے کی تھی، اس کا ایک سال ہونے والا ہے، میرے خیال میں اس کی Repair کیلئے کوئی سپیشل پیکج آج تک انہوں نے نہیں کیا ہے تو ایک میری گزارش ہوگی آپ سے کہ آپ رولنگ دے دیں کہ جو بھی فلور پر کمٹمنٹ ہو جائے تو پھر اس کو Pursue کرنا چاہیے اور اس کو پھر Implement کروانا چاہیے، اس میں میری ایک گزارش ہوگی اور۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ آپ کی بالکل صحیح ہے، میری آپ سے گزارش ہے مفتی صاحب! یہ اس کے ساتھ Direct relevant نہیں ہے، میں ویسے آپ کی تسلی کیلئے پوچھ لیتی ہوں لیکن اس سوال کے ساتھ اس کی کوئی Relevancy نہیں ہے۔ آپ کا سوال ضلع بونیر میں 13-2012 کے حوالے سے روڈ کی مرمت کے حوالے سے ہے اور آپ نے خاص طور پر یہ بتایا ہے کہ اس کو تسلی، انہوں نے جو کوسچن، آپ نے پوچھا ہے وہ یہ ہے کہ وو چرز فراہم کریں، نیز ہر روڈ پر خرچ کی جانے والی رقوم کی وضاحت کریں؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی۔

محترمہ چیئرپرسن: تو یہ انہوں نے تفصیل آپ کو دی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم! اس میں میری گزارش جو ہے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ اس سے مطمئن ہیں، اس سے مطمئن ہیں؟

مولانا مفتی فضل غفور: میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو جواب ان لوگوں نے دیا ہے، محکمہ نے، تو کاغذ کے طور پر تو میں اس کو مان سکتا ہوں لیکن On the spot یہ Repair نہیں ہوئی ہے اور میری یہ گزارش ہوگی گورنمنٹ بنچز سے بھی اور Concerned Minister Sahib سے بھی کہ آپ تو کرپشن کے خاتمے کے ایجنڈے پر آئے ہو، تو یہ بھی ایک کرپشن ہے کہ کاغذ میں کوئی چیز موجود ہو اور On the spot نہ ہو۔ میرے خیال میں اس کی Proper inquiry ہونی چاہیے اور یہ کوسچن میری گزارش ہوگی کہ اس کو Standing Committee for C&W حوالہ کرنا چاہیے۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔ اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، یہ مولانا صاحب نے بات کی ہے کہ یہ Repair نہیں ہوا اور کام نہیں ہوا اور کاغذوں میں ان کو Fill up کر دیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈھائی تین سال گزر گئے ہیں، مولانا صاحب کو تین سال خیال نہیں آیا کہ یہ نہیں ہوئے، اس کے باوجود I will send the team and we will have checked out ان شاءاللہ، اس کو ہم چیک آؤٹ کرائیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: ان کا یہ پوائنٹ کہ یہ جو یہاں پر Submit ہوئے ہیں، This is only on the papers, what you say about that?

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ ڈھائی تین سال گزر گئے ہیں اور ڈھائی تین سالوں میں بارشیں بھی گزریں اور سب کچھ گزرا ہے، ایم اینڈ آر ہے یہ، ایم اینڈ آر ہے تو ہم اس کے باوجود، حالانکہ اتنے ٹائم کے بعد میرے خیال میں اگر یہ پہلے پوائنٹ آؤٹ کرتے تو بہتر انکوائری کا ریزلٹ آجاتا، ہم اپنی ڈیپارٹمنٹل انکوائری اس میں مارک کریں گے ان شاءاللہ۔

Madam Chairperson: But he wants me to refer it to the Standing Committee.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں جی، I do not think so that it should be referred to the Standing Committee، جب انکوائری کرانے کیلئے ان کی ڈیمانڈ ہے تو انکوائری کرائیں گے تو We will refer an inquiry over it۔

محترمہ چیئرپرسن: مفتی صاحب! اگر یہ منسٹر صاحب نے ایشورنس دی ہے کہ ہم اس کی انکوائری کریں گے، آپ اس معاملے میں ان کے ساتھ۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: بہ سروچشم۔ میڈم! ایک بات تو میں یہ کرونگا، منسٹر صاحب نے فرمایا کہ دوڈھائی سال اس پر گزر گئے ہیں، شاید منسٹر صاحب کو پتہ نہیں ہوگا، ہمارے بونیر میں جو 15-2014 کے مالی سال کا جو Repair کا فنڈ تھا، اس میں ابھی تک ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا، ایک پیسہ، میں چیلنج دے کے کہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے پرسوں فون پر کہا، ڈیپارٹمنٹ والوں نے کہا کہ اس کا تو ابھی تک وہ جو ہم نے T S بھیجا تھا، وہ بھی Approve نہیں ہوا ہے، 15-2014 کی بات کر رہا ہوں تو یہ میرے خیال میں یہ۔۔۔۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر، ہم انکوائری کراتے ہیں، اگر انکوائری میں کوئی غلط نکلا تو After that یہ پھر سے اس میں سوال کر سکتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: کتنا ٹائم لینگے آپ انکوائری میں؟

Advisor for C&W: Within a week.

محترمہ چیئرپرسن: ایک ہفتے کا ٹائم دیتے ہیں ان کو۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

محترمہ چیئرپرسن: اور اگر یہ آپ کی تسلی کے مطابق نہ ہوا تو We will bring this matter again.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: مجھے اعتماد ہے منسٹر صاحب کے کہنے پر لیکن ساتھ ایک وہ پچھلے والا وعدہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جو فلور پر وعدہ کیا تھا عارف یوسف صاحب نے، میرے خیال میں وہ اب موجود نہیں ہونگے، آپ اس پر بھی رولنگ دے دیں کہ جو بھی اسمبلی فلور پر کمٹمنٹ کرتا ہے، جو بھی منسٹر صاحب، تو اس کو پھر Implement کروانا چاہیے۔

محترمہ چیئرپرسن: اس کیلئے میری رولنگ کی ضرورت نہیں ہے، اس کیلئے Already ایک ہے، گورنمنٹ ایشورنسز، جو Privilege Committee on Government Assurance Committee ہے، وہ اللہ کرے Activate ہو جلدی اور وہ جیسے ہی ہو گی، جتنی ایشورنسز ہیں، وہ

سیکرٹریٹ Compile کرتا ہے اور وہ پڑی ہیں آن ریکارڈ، تو اگر اس میں سے ایشورنسز کمیٹی ہو تو ان کو وہ بڑے طریقے سے دیکھ کے اس پر ایکشن لے سکتی ہے اور یہ بہت Strict matter ہے، یعنی یہ کوئی Light نہیں ہے، ہم نے اس کو ذرا تھوڑا ہلکا بنایا ہوا ہے۔ جس وقت اگر کوئی ایشورنس دے کے Unless there is a very valid reason and that is brought to the notice of the Chair، یہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ کوئی اسے Light ہی لیں But you are right ہمیں کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ کمیٹی Activate ہو، وہ اتفاق سے ڈپٹی سپیکر کی زیر صدارت وہ ہے، تو جیسے ہی ڈپٹی سپیکر اس ہاؤس میں آئے تو I am sure کہ وہ اس چیز کو Convene کریں گے۔ یہ میری بالکل آپ کے ساتھ سپورٹ ہے اس معاملے میں، بہت شکریہ۔ میں الیکشن کمیشن نہیں ہوں کہ میں Date دیتی رہوں، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 2224، سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: Thank you, Madam Speaker. سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، یہ اس صوبے کی تاریخ میں پہلی بار تاریخ رقم ہو رہی ہے کہ خاتون Preside کر رہی ہے، Congratulation to you and this-----

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ، جعفر شاہ صاحب۔ اس کیلئے میں آپ کو موقع دوں گی، آپ کوسچن نمبر بولیں۔

جناب جعفر شاہ: اچھا، سوال نمبر 2224۔ اس میں جز (ج)۔

* 2224 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے تباہ کن سیلاب میں سوات کے بالائی علاقوں میں بیشتر پل تباہ ہو چکے تھے اور ان تمام پر تعمیراتی کام جاری ہے اور اکثر تکمیل کے مراحل میں ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلوں میں باڈئی مدین کے مقام پر بھی ایک پل سیلاب کی نذر ہو چکا ہے جس کو پچھلی حکومت نے جائیکا (JICA) نامی پراجیکٹ میں شامل کرنے کی تجویز دی تھی مگر شامل نہیں کیا گیا، جس سے ہزاروں لوگوں کو سخت مشکلات درپیش ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس پل کی تعمیر کیلئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر نہیں تو آیا حکومت سال 16-2015 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اسے شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، 2010 کے سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی دوبارہ تعمیر کا کام جاری ہے، تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ب) ایسا کوئی پل جائیکا (JICA) پراجیکٹ میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) اب تک مذکورہ پل کی تعمیر نہیں ہو سکی ہے، لہذا محکمہ مواصلات و تعمیرات اس پل کو آئندہ مالی سال 16-2015 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز پر غور کرے گی۔

Madam Chairperson: Question No. 2224, any supplementary?

جناب جعفر شاہ: میرا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

جناب جعفر شاہ: اس میں جز (ج) میں انہوں نے لکھا ہے کہ غور ہو گا تو میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ غور نہ کریں، وعدہ کریں فلور پہ کیونکہ میڈم! اس میں یہ ہے کہ سیلاب میں یہ جتنے پل بہہ گئے تھے تو اس میں پچھلے دور میں 52 پل جو ہیں، اس پہ یا کام شروع ہے یا وہ مکمل ہو چکے ہیں، 53 پل آپ لوگ کریں تو آپ کا بھی نام ہو جائے گا اور ہم مشکور رہیں گے تو آپ Commitment کریں، منسٹر صاحب، کہ یہ باڈالئی پل ہم اس سال اے ڈی پی میں شامل کرینگے۔

محترمہ چیئرپرسن: آنریبل منسٹر۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر!

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: دې نه پس، اسی سے Relevant ہے؟ اسی کے ساتھ یا علیحدہ Matter ہے؟

جناب محمود احمد خان: نہیں، اسی کے ساتھ میرا ایک ضمنی سوال ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: محمود خان صاحب! لیکن اسی کے ساتھ ہونا چاہیے۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، میڈم۔ یہ یہی 2010 کے سیلاب کی بات ہے شالم پل پہ، منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ بھی 2010 میں سیلاب لے گیا،اس کے دو دفعہ ٹینڈر ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: محمود خان صاحب! کل آپ نے یہ بہت اچھے طریقے سے، گزشتہ سیشن میں یہ Take up کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے وہ کیا ہے، میں منسٹر سے بھی کہوں گی کہ منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: میری یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب کو کہ یہی Same Question،اس کے ساتھ 2010 میں ابھی تک میڈم! اس میں وہی براحال ہے، 2010 سے تین دفعہ ٹینڈر ہو چکے ہیں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: I have got، آپ بیٹھیں، یہ انہوں نے اس دن اٹھایا تھا، شاید آپ کے نوٹس میں ہوگا،اس پر بھی ذرا بتادیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، میڈم سپیکر۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں،اسی کے ساتھ Related ہے؟

جناب بخت بیدار: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر، هم دغه سیلاب په 2010 کښې۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بخت بیدار خان! مائیک کھولیں۔

جناب بخت بیدار: 2010 کښې دغه سیلاب چې کوم جعفر شاه صاحب وائی، دا زما په حلقه کښې هم راغلے دے او درې د رسو پولونه ئے زما وړی دی، تراوسه پورې هغه د رسو پولونه بیرته آباد نشو، منسټر صاحب د ماته د هغې هم Surety را کړی چې دا د رسو پولونه به کله جوړیږی؟

محترمہ چیئرپرسن: بخت بیدار خان! دا سوال خو د سوات د بالائی علاقو باره کښې دے خو زه بیا هم وایم چې که هغه سره Statistics وی خو یو جنرل، اس میں ایک جو جنرل پوزیشن ہے، ایسے Damages،اس کے حوالے سے ضرور آپ گورنمنٹ کی Intention یا پلان بتادیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ۔ میڈم سپیکر، جعفر شاہ صاحب نے جس پل کا ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا کہ غور کرنے کا جو ہم نے جواب دیا ہے، Latestاس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 2015-16 کی اے ڈی پی میں یہ نہیں ڈالا گیا۔ میں جعفر شاہ صاحب کو یہ Commitment دے سکتا ہوں کہ ان شاءاللہNext yearاس اے ڈی پی میں کیونکہ بجٹ پاس ہو گیا ہے، میڈم سپیکر! اس میں نہیں ڈال سکتا، Next ADP میں Propose کرکے اپنی طرف سے Very highly recommend کرکے ان شاءاللہ ہم اس کو بھیجیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: اکبر ایوب صاحب! بہت Importantعلاقہ ہے اور بڑا ٹائم ہو گیا ہے، آپ کا خیال ہے کہ اس اے ڈی پی میں بالکل کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، میڈم سپیکر! جہاں تک مجھے معلوم ہے، اس دن بھی سوال اٹھ رہے تھے کہ بجٹ میں Changes ہو رہی ہیں اور کچھ ہو رہی ہیں، اس اے ڈی پی میں I don't think کہ گنجائش ہے۔ ادھر میں غلط بیانی نہیں کرنا چاہتا، میں شاہ صاحب کو انکے Hopes high کردوں ان شاءاللہ، ایک چیز کو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ جو ابھی نئے سیلاب آئے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ چیئرپرسن: جعفر صاحب! آپ بیٹھیں، میں آپ کو دیتی ہوں، باری آپ کو دیتی ہوں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: نئے جو ابھی سیلاب آئے ہیں، اگر اس کے اندر یہ پی ڈی ایم اے کے Through کسی طرح ہم اس کو ایڈ کروالیں تو میں اس کے اوپر جعفر شاہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ہم کوشش کرتے ہیں کہ کوئی راستہ نکل آئے۔

Madam Chairperson: That would be very nice, find some way.
کہ اگر یہ ابھی ہو سکے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: We find some way out جی، ان شاءاللہ۔

محترمہ چیئرپرسن: محمود خان صاحب نے شالم پل کے حوالے سے بتایا۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی محمود خان کا یہ جو پرابلم ہے میڈم سپیکر، یہ بالکل Genuine ہے۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: Order in the House.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اس میں میں نے خود کنٹریکٹرز کے ساتھ دو تین میٹنگز کیں اور اس کے بعد کورٹ میں چلے گئے جی وہ اور کورٹ کے اندر انہوں نے ابھی جا کے Commitment دی ہے کہ ہم کام شروع کر رہے ہیں، کورٹ کے اندر کیس لگ رہا، یہ Sub judice رہا ہے، ان کو پتہ ہے، بلکہ تین دن پہلے بھی وہ کنٹریکٹر میرے پاس اسی سلسلے میں، ہم نے بلایا ہوا تھا اور Tuesday کو محمود خان! منگل والے دن ہم نے میٹنگ رکھی ہوئی ہے کنٹریکٹر کے ساتھ، آپ بھی اس میٹنگ میں آ جائیں، ڈیپارٹمنٹ میں آمنے سامنے بات ہو جائیگی ان شاءاللہ۔

محترمہ چیئرپرسن: بخت بیدار خان۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی بخت بیدار خان، میڈم! یہ ہمارا جو سی اینڈ ڈبلیو کا ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ Executing agency ہے، It`s not a funding agency یہ ہمیں پی ڈی ایم اے سے کہیں سے Funding provide کروائیں تو ہم بالکل بنائیں گے، ان کو بنا کے دینگے جی۔

جناب بخت بیدار: یہ ایم اینڈ آر میں بنادیں۔

(قہقہے اور شور)

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: حاجی صاحب! ہم صرف کام، ایم اینڈ آر میں پل نہیں بنتے ہیں، حاجی صاحب! نہ روڈ بنتے ہیں، میڈم! ایم اینڈ آر کے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: دیکھیں بات سنیں، بخت بیدار خان! پلیز آپ بیٹھیں، ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں اس کو Seriously touch کروں، Don’t make it a joke کوئی پلان ہے، آپ کا وہ سارے Damages جو ان کے دیر کے، لوئر دیر کے علاقے میں یا ایسا انفراسٹرکچر ہے جو سی اینڈ ڈبلیو کے تحت آتا ہے، کوئی آپ کے پلان میں ہے ان کی Rehabilitation کا؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! فلڈز کیلئے ہمارے پاس Specific Departmental Funds کوئی نہیں ہوتے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے، جب فلڈ میں کوئی چیز Damage ہوتی ہے، وہاں کا ڈپٹی کمشنر سی اینڈ ڈبلیو سے پی سی ون تیار کرواتا ہے اور ہم فارورڈ کردیتے ہیں پی ڈی ایم اے کو، پی ڈی ایم اے ہمیں جب فنڈنگ دیتی ہے تو ہم کام کر کے دے دیتے ہیں اور اس کے علاوہ جو ایم اینڈ آر میں Average 4 to 5 crore rupees اس سال، آج سے دو سال پہلے تک ڈیڑھ، دو کروڑ روپیہ سال کا ملتا تھا، اس سال ہم اس کو Per District 5 crore rupees پہ لے گئے ہیں، وہ ہم ہر ڈسٹرکٹ کو دے رہے ہیں اپنے، جو ان کو ان شاءاللہ تعالیٰ شیئرز میں سے فنڈز ملیں گے، اس میں سے بھی کریں اور پی ڈی ایم اے کے Through کوئی فنڈ ہمیں دلائیں تو ہم کام کر کے دینگے۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ منسٹر صاحب سے In touch رہیں اور بخت بیدار خان کا مائیک کھولیں، بخت بیدار خان کیلئے۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، زما ریکویسٹ دا دے چې دغه ایم اینډ آر خو د دوئ روډونه تباه شوی دی اوس هم سیلاب وړی دی، د هغې نه پورا کیږی، دوئ د سپیشل د ایم اینډ آر چې کوم د دوئ سپیشل فنډ ورسره دے، د هغه ایم اینډ آر نه د دا درې Suspension Bridge زما جوړ کړی او دا 2010 کښې به خامخا دوئ ته رپورټس راغلی وی سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ ته، صوبائی حکومت ته چې یره دا پولونه اوړلی شوی دی، د هغه پولونو بندوبست دا اوشی۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب د خپل طرف نه ایشورنس ورکړے دے، که ستاسو تسلی نه کیږی، فریش کوئسچن راوړئ۔ مهربانی۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر۔

محترمہ چیئرپرسن: ہاں Sorry، سید جعفر شاہ صاحب! آپ کو میں نے کہا تھا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم۔ اس طرح ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے، میں نے ان کا دروازہ بھی کھٹکٹایا تھا، چیف منسٹر کا بھی کھٹکٹا چکا ہوں، اپنے Colleagues سوات کی بھی منتیں کر چکا ہوں کہ اس پل کو شامل کریں، کم از کم پچاس ہزار کی آبادی متاثر ہے۔ ابھی دوبارہ سیلاب میں وہ بہہ گیا، میں نے پھر بھی ڈپٹی کمشنر کے ساتھ رابطہ کیا، کسی نے بھی نہیں کیا اور ایک لاکھ روپے میں

نے اپنی جیب سے خرچ کرکے اس کی مرمت کی جو میرا فرض تھا، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو پی ڈی ایم اے میں شامل کرکے کیونکہ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ وہ دوبارہ بھی سیلاب میں بہہ چکا ہے اور یہ More than fifty thousand population is affected، تو یہ میری ریکویسٹ ہوگی منسٹر صاحب سے کہ یہ ایشورنس دیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی، جعفر شاہ صاحب! ان شاءاللہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے جو کوشش ہو سکتی ہے ہم کرینگے۔ میں نے میڈم سپیکر! اس سال بھی Propose کرکے بھیجا تھا، اے ڈی پی میں When it went to the P&D، وہاں Need bases کے اوپر They see the feasibilities اور فنڈز کی Availability، ادھر جاکے میڈم! وہ ڈراپ ہوگیا تھا، ان شاءاللہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کے پی ڈی ایم اے سے کوشش کرتے ہیں، جعفر شاہ صاحب۔

محترمہ چیئر پرسن: ٹھیک ہے، Let`s not have a discussion آپ Rule 47 کی Violation نہ کروائیں مجھ سے، جی اچھا، کوسچن نمبر 2235، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر، یہ سوال آپ نے چھوڑ دیا۔

محترمہ چیئر پرسن: ہاں اچھا Sorry، کوسچن نمبر 2225، جناب سید جعفر شاہ صاحب۔

* 2225 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے سیلاب میں سوات کے بالائی سیاحتی علاقہ کالام کے بازار اور مرکزی گاؤں کالام بہت متاثر ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالام اور مرکزی گاؤں کو اب بھی دریائے سوات کے بہاؤ کی وجہ سے سخت خطرہ لاحق ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ گاؤں اور بازار کو مزید نقصان سے بچانے اور کالام بازار کی ایک کلو میٹر سڑک کی مرمت کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، سال 2010 کے سیلاب میں علاقہ کالام کے بازار اور مرکزی گاؤں کالام متاثر ہوئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، 2010 کے سیلاب اور بعد ازاں دریائے سوات کے بہاؤ کا رخ کالام بازار کی جانب ہونے سے خطرہ لاحق ہے۔

(ج) کالام بازار کی ایک کلومیٹر سڑک N-95 شاہراہ کا حصہ ہے جو کہ NHA سے حاصل کی گئی معلومات کے مطابق کالام روڈ مرمت کیلئے دو عدد (پیریاڈک مینٹنس) پر کام جاری ہے جو کہ 30 جون 2015 تک مکمل ہو جائیں گے اور مزید یہ کہ 7 عدد (Routine Maintenance) کام ٹینڈر کے مراحل میں ہیں جن پر کام سرکاری طریقہ کار کے مکمل ہونے کے بعد شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں NHA کے Economic Affair Division کے ذریعے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے بحرین اور کالام روڈ کی تعمیر کیلئے رقم مختص کرنے کیلئے مذاکرات جاری ہیں جس کے ذریعے 23 پلوں اور بحرین کالام روڈ بہتر ہونگے۔

جناب جعفر شاہ: Thank you, madam Speaker۔ اس میں Shortly، اس میں انہوں نے لکھا ہے جز (ج) کہ یہ N-95 NHA کے اس میں آتا ہے دائرہ اختیار میں، Actually problem یہ ہے کہ ابھی کالام بازار جو کہ پوری دنیا کیلئے سیاحت کیلئے بہت مشہور ہے اور اس کی Erosion ہو رہی ہے، پورا بازار ختم ہو رہا ہے، پورا گاؤں ختم ہو رہا ہے، میری NHA سے بھی بات ہوئی، وہ بھی انکاری ہے کہ یہ ہمارے Domain میں نہیں آتا، پختونخوا ہائی وے اتھارٹی کے ساتھ بات ہوئی، وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے Domain میں نہیں آتا، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات ہوئی، وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے Domain میں نہیں آتا، پتہ نہیں یہ کس کے Domain میں آتا ہے کالام، یہ پاکستان نہیں ہے، یہ پختونخوا نہیں ہے اور وہ وہاں پہ خطرہ ہے، پورا بازار اور پورے گاؤں کو خطرہ ہے، میرے خیال میں وہ اور سیاحت کیلئے تو پوری پوری دنیا جاتی ہے کہ کالام ہمارا دل ہے تو یہ اس دل کا خیال تو رکھیں ناں، اس کیلئے ایمرجنسی میں کچھ کریں منسٹر صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی میڈم سپیکر! جو ہمیں انفارمیشن ملی ہے From NHA، یہ N-95 کا حصہ ہے اور ہماری انفارمیشن کے مطابق This is Kilometer No. 82 اور 76 سے 82 پہ کام شروع ہو گیا ہے۔ شاہ صاحب میری بات سنیں اور انہوں نے کام شروع کیا ہے، 76 کی طرف سے انہوں نے سٹارٹ کیا ہے، میں یہ کر سکتا ہوں I will talk to the chairman, NHA اور ان کو

ریکویسٹ کرینگے کہ یہ بازار کا حصہ ہے، یہاں ہمارے ٹورسٹس بھی جاتے ہیں تو ساتھ ہی کلو میٹر 82 پہ بھی ہم کوشش کر کے شاہ صاحب! ہم چیئرمین این ایچ اے سے میٹنگ کر کے اس پہ کام ان شاءاللہ شروع کرواتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: این ایچ اے کیلئے تو آپ کو پتہ ہے، وفاقی حکومت کے تحت ہے تو Minister Sahib will be doing a personal favour and that's very nice۔ اس پہ سپلیمنٹری ہے، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی شکریہ، میڈم۔ میں ایک ضمنی کوئسچن یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے جب کبھی فلڈ آتا تھا یا کوئی اس طرح آفت آتی تھی تو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اس ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھنے والے ہمیں بلڈوزر مہیا کر دیتے تھے اور روڈز کھل جاتے تھے، ابھی جو اس دفعہ زلزلہ آیا ہے، میں نے اس دن بھی اسمبلی میں بات کی تھی، میرے حلقے میں اور آج بارہ دنوں سے دو تین روڈز بند ہیں، جب ایکسئن صاحب سے میں بات کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں ڈسٹرکٹ کونسل والے کھولینگے، ڈسٹرکٹ کونسل والے کہتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی والے کھولینگے اور بارہ دن ہو گئے ہیں کہ روڈز بند ہیں تو اگر منسٹر صاحب میرے ڈسٹرکٹ کے ایکسئن صاحب کو آرڈر کر دیں اور وہ بند روڈز اگر کھلوا دیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: اس سوال سے کوئی Relevance نہیں ہے آپ کی لیکن میں پھر بھی، اس پہ اگر آپ دیں، اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، ہماری جتنی بھی مشینری ہے، اس وقت Busy ہے، سی اینڈ ڈبلیو کے روڈز کھولنے میں، شاید اور نلوٹھا صاحب نے جس روڈ کا ذکر کیا ہے، ڈسٹرکٹ روڈ ہو گا، ان شاءاللہ ایکسئن کو ڈائریکٹ کرینگے کہ آپ کو اسمیں جو Help out کر سکیں، وہ کرینگے۔ ٹھیک ہے جی، شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: اوکے۔ سوال نمبر 2235، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

* 2235 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ کے مقام پر محکمہ مواصلات و تعمیرات کی اپنی کالونی موجود ہے جس کے کوارٹرز محکمہ کے افسران و ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کالونی کے بنگلے اور کوارٹرز جن کو الاٹ کئے گئے ہیں، ان کی لسٹ بمعہ عہدہ فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) کوہاٹ کے مقام پر محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کالونی کے بنگلے اور کوارٹرز جن افراد کو الاٹ کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل (نام، عہدہ بمعہ کوارٹر) درج ذیل ہے:

DETAIL OF SERVANTS LIVINGS IN C&W COLONY OTS ROAD KOHAT

S.NO	Name of Government Servant & Office	Designation	Quarter No. With rooms
1	Mr. Ghulam Dastagir C&W Division Orakzai Agency Hangu	Head Clerk BPS-16	E Types 3 rooms
2	Mohammad Ashraf C&W Division F R Kohat/F R Peshawar	Steno	E Types 3 rooms
3	Nadir Khan C&W Division F R Kohat/F R Peshawar.	Head Clerk BPS-16	E Types 3 rooms
4	Mooqbullah Khan C&W Division F R Kohat/F R Peshawar.	Accounts Clerk	F Types 2 rooms
5	Mohammad Zaman Retired Head Clerk	Head Clerk	E Types 3 rooms
6	Mohammad Ihsan Rafiq C&W Division	Sub Engr.	F Types 2 rooms

	F R Kohat/F R Peshawar.		
7	Javed Akhtar C&W Division F R Kohat/F R Peshawar.	Daftari	F Types 2 rooms
8	Bahader Shah C&W Division F R Kohat/F R Peshawar.	Junior Clerk	F Types 2 rooms
9	Samiullah C&W Division F R Kohat/F R Peshawar.	Tracer	F Types 2 rooms
10	Sardar Khan PHE Circle Kohat	Driver	F Types 2 rooms
11	Sher Ayaz C&W Circle Kohat	Steno	E Types 3 rooms
12	Haq Nawaz C&W Circle Kohat	Accounts Clerk	E Types 3 rooms
13	Shakir Kamal C&W Divison Kohat	Sub Engr.	E Types 3 rooms
14	Nadeem Ahmad Paracha C&W Division F R Kohat	Sub Engr.	E Types 3 rooms
15	Mohammad Tahir C&W Division FR Kohat	Junior Clerk	E Types 3 rooms
16	Ayaz Khan C&W Division F R Kohat	Road Roller Cleaner	F Types 2 rooms
17	Hayat Nawaz C&W Division FR Kohat	Work Mistry	F Types 2 rooms
18	Aqal Rehman F C&W Division F R Kohat/F R	Draftsman	F Types 2 rooms

	Peshawar.		
19	Islam Ali Shah C&W Division F R Kohat	Daffadar	F Types 2 rooms
20	Shahid Gul C&W Division F R Kohat	Gangy Cooly	F Types 2 rooms
21	Masnand Guyl C&W Division F R Kohat	Carpenter	F Types 2 rooms
22	Ajmair Khan C&W Division F R Kohat	Naib Qasid	F Types 2 rooms
23	Mohammad Younas C&W Division F R Kohat	Junior Clerk	F Types 2 rooms
24	Faridullah C&W Division F R Kohat	Junior Clerk	FTypes 2 rooms
25	Riaz Khan Khyber Pakhtunkhwa Highway Authority Kohat.	Driver	FTypes 2 rooms
26	Rehmatullah Wazir Distirct Court Kohat	Civil Judge Judicial Magistrate Kohat	Bangalow
27	Asmatullah Wazir District Court Kohat	-do-	Bangalow

Executive Enginer
C&W Division Kohat

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ پہلے تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ ہمیشہ کیلئے آپ کو یہ چیئر مل جائے۔ میرا سوال نمبر ہے 2235۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: شکریہ۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: اس جواب میں پہلے (الف) کا تو انہوں نے دیا ہے کہ جی ہاں اور جز(ب) کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ کوارٹرز الاٹ کیے گئے ہیں لیکن یہاں پہ جو لسٹ بتائی گئی ہے تو اس میں سات آٹھ سے زیادہ کوارٹرز جو ہیں تو وہ ایسے لوگوں کو ابھی تک الاٹ ہیں جو یہاں سے پشاور جا چکے ہیں یا اورکزئی ایجنسی واپس جا

چکے ہیں لیکن قبضہ ابھی تک ان کے پاس ہے، تو یہ پوچھنا میں چاہتی ہوں کہ ابھی تک خالی کیوں نہیں کروائے گئے ؟اور جو حقدار ہیں، یہاں کے جو ملازمین اب وہاں پہ حقدار ہیں تو یہ ان کو کیوں الاٹ نہیں کئے گئے ؟اس کے علاوہ اس کینٹ میں تو دو بنگلے ایسے ہیں جن کا 26اور 27ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سول مجسٹریٹ کو الاٹ ہے اور جج کو الاٹ ہے، تو یہ کس Baseپر ان کو دیئے گئے ہیں؟

محترمہ چیئرپرسن: اور جو باقی چھ سات آپ نے Objectionsکئے ہیں، کیا آپ ان کے بھی نمبرز بتا سکتے ہیں منسٹر صاحب کے ؟

محترمہ نجمہ شاہین: یہ اس سے پہلے نمبرز ہیں، یہاں پہ آگے لکھے ہوئے ہیں-----

محترمہ چیئرپرسن: کونسے ؟

محترمہ نجمہ شاہین: یہ میرے خیال میں پندرہ، سولہ ہے، نہیں-----

محترمہ چیئرپرسن: جب آپ کنفرم ہو جائیں تو پھر بتادیں کیونکہ ان کے Ready referenceکیلئے اچھا ہوتا۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ پہلے کچھ ہیں، یہ 4 ,3 ,2 ,1اور یہ ہیں 7 ,6 ,5 یہ پہلے 7جو ہیں تو یہ پشاور بلکہ 8 ہیں-----

محترمہ چیئرپرسن: یہ آپ کہہ رہی ہے، یہ درست نہیں ہیں، یہ ابھی بھی۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ ابھی تک، یہ جو یہاں سے ایف آر پشاور ریفر ہو چکے ہیں، لوگ جا چکے ہیں تو یہ ابھی تک ان لوگوں کے پاس ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی میڈم سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایف آر پشاور اور کوئی Different FRمیں، کوہاٹ میں ٹرانسفر ہو گئے ہیں، میڈم! یہ جو ایف آر میں بھی لوگ جاتے ہیں، یہ ملازمین سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے ہیں تو ان کی بھی فیملیز ہیں، ان کے بھی بچے ہوتے ہیں تو ایف آر میں جاتے ہیں، سال کیلئے چھ مہینے کیلئے So, we can’t, just can’t throw them out of the houses اس کے اندر میں چیک کرلوں گا کہ رولز اس میں کیا کہتے ہیں، But I think because یہ

ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں So they ابھی کئی لوگ پشاور میں کام کر رہے ہوتے ہیں تو مردان میں بھی ان کے پاس رہائش ہوتی ہے، جہاں تک آخری دوکا، میڈم! انہوں نے سوال اٹھایا ہے کہ جوڈیشری کے پاس ہیں، یہ میڈم! میں نے اس کا پتہ کیا ہے، ہمیں کوئی خاص پیپر ورک ملا نہیں ہے کیونکہ میں نے جیسے ہی یہ لسٹ دیکھی تو میرا ابھی پہلا سوال یہ تھا کہ یہ ہمارے مجسٹریٹ یا سول ججز کے پاس، میڈم! وہاں ججز کی میرا خیال ہے رہائش کا مکمل انتظام نہیں ہے اور یہ بہت پرانے ہیں، بہت پرانے میرا خیال ہے کہ پندرہ، بیس سال سے یہ جوڈیشری کے پاس ہی ہیں تو اس کے اندر میں نے کہہ دیا کہ اگر ان کے پاس Proper کوئی اس میں Officially اگر نہیں ہوئے تو ہم ان شاءاللہ ان سے یہ خالی کروائیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، آپ میڈم! مطمئن ہیں اس جواب سے؟

محترمہ نجمہ شاہین: میں پوری طرح تو مطمئین نہیں ہوں کیونکہ یہ ایکسیئن جو ہے، وہ اور ایس ای جو ہے تو یہ مطلب بنگلے ان کو الاٹ کیوں نہیں ہیں، یہ مجسٹریٹ وغیرہ کو کیوں الاٹ کئے گئے ہیں؟

محترمہ چیئرپرسن: جوڈیشری کے حوالے سے انہوں نے بتایا ہے اور آپ ان سے کوئی، ان کی Deduction وغیرہ ہوتی ہے ان سے؟ You don’t think so۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: نہیں ہوتی ہے، Because they couldn’t find record of it کہ کوئی Officially ان کو دیئے گئے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تو Has a department reported it to the۔۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: Not as yet، جی ابھی ہم جس طرح، ہمیں انہوں نے مانگا ہے تو میرے سامنے یہ چیز آئی ہے تو اس کے بعد میں نے یہ سوال اٹھایا، بھئی ان کے پاس کیسے آئے ہوئے ہیں؟ تو We are going to demand it back from them اور ان کو ہم ان شاءاللہ Billing بھی کریں گے جی، اس کی جوڈیشری کو، جتنا عرصہ انہوں نے استعمال کیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اور پھر یہ یوٹیلٹی بلز کا کیا ہوگا؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: یوٹیلٹی بلز تو Off course جو بھی ہوگا، میڈم سپیکر! جو بھی ہونگے، بلز وغیرہ جو گورنمنٹ کے Dues ہونگے We will send a bill to them۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ بعض جگہوں پہ کچھ ایریاز ایسے ہیں جہاں پہ آپ کو Compassionate ground پہ گورنمنٹ کو شاید یہ کرنا پڑتا ہو، بہرحال۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جوڈیشری کے ساتھ میڈم! تھوڑا بہت تعاون کرنا پڑتا ہے کیونکہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، منسٹر نے ایشورنس دی ہے، He will get into it، آپ ضرور رابطہ کریں اور یہ ان کو جو سیریل نمبر 8 to 1 کا انہوں نے بتایا، ان کے متعلق چیک کریں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اس کو جی، I will check them out، بالکل جی۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: مجھے یہ پتہ ہے میڈم نجمہ شاہین! کہ کچھ گورنمنٹ کی الاٹمنٹ ہے جو ایف آر میں یا ٹرائبل ایریاز میں جو لوگ Posted ہیں یا ہارڈ ایریاز میں، ان کو فیملیز رکھنے کی اجازت ہے، But I am not sure کہ یہ اس میں Cover ہوتے ہیں، The Minister will come up with the answer اور ان کو بتادیں، پھر ان کو۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی، میں بتادونگا ان کو ضرور، تھینک یو۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ سوال نمبر 2236، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ اور میں ایک دفعہ آپ کو بتاؤں Best طریقہ ہے جو رولز آپ کو کہتے ہیں، وہ مہربانی کریں کہ آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی، میں نے پہلے بولا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، بولیں اور پھر اس کی بعد میں آپ کو بتاؤنگی کہ اس کا Answer جو ہے وہ ریکارڈ پر آجائے اور پھر آپ سپلیمنٹری پوچھیں، سوال کو دوبارہ دوہرائیں مت۔

* 2236 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں محکمے کے پاس مشینری موجود ہے جو کہ قابل استعمال ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2012 سے 2014 تک مشینری کی لسٹ و آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ کے پاس صرف ایک روڈ رولر قابل استعمال حالت میں موجود ہے اور ابھی تک کسی کو نہیں دیا گیا ہے، لہٰذا اس کی آمدن سال 2012 سے 2014 تک موصول نہیں ہوئی ہے۔

Madam Chairperson: Question No. 2236, any supplementary?

محترمہ نجمہ شاہین: جی، اس کے جز (ب) میں انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ محکمہ کے پاس ایک روڈ رولر موجود ہے اور ابھی تک 2012 اور 2014 تک اس کی کوئی آمدنی وصول نہیں ہوئی جبکہ یہ اس وقت بھی کوہاٹ جنگل خیل میں یہ رولر جو ہے چل رہا ہے اور سڑک بنانے کے کام آرہا ہے، صرف یہ میرا ہے اور میرے خیال میں اس سوال کو تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی صحیح معلومات اور تحقیق، کیونکہ دو سال میں اگر پورے ضلع کوہاٹ میں آپ یہ بتائیں کہ صرف ایک وہ رولر ہے، روڈ رولر ہے اور وہ بھی قابل استعمال نہیں ہے یا وہ کھڑا ہوا ہے، ابھی تک اس کا کوئی مطلب۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر! آپ اگر یہ Question/ Answer تھوڑا سا دیکھیں، ذرا Awkward سا Answer ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، Awkward ہے، میڈم سپیکر! میں بھی حیران ہوا تھا، میں نے کہا کہ دو سال سے اس کا ایک روپیہ آمدنی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا کہ مارکیٹ میں بہت اچھی مشینری ملتی ہے اور مناسب ریٹ پہ ملتی ہے تو لوگ ہم سے کرائے پہ نہیں لیتے۔ میڈم سپیکر، اس میں میں بتانا چاہونگا کہ پورے صوبے میں یہ Policy decision ہمارا ہو گیا ہے اور پشاور سے ہم نے سٹارٹ کر دیا ہے جو فالتو مشینری ہے، میڈم سپیکر! یہ گورنمنٹ کا کام نہیں ہے، مشینریز رکھنا، ہم ان کو بیچ رہے ہیں۔ پشاور میں بھی ہم Different کر رہے ہیں، جو بالکل Worn out ہے، ختم ہے، اس کے الگ کر رہے ہیں جو تھوڑی بہت Repair کی ضرورت ہے، اس کو الگ کر رہے ہیں اور جو بالکل ٹھیک ہے میڈم سپیکر! وہ بھی ہم دے رہے ہیں۔ جس طرح نتھیا گلی ہو گیا، آپ کا دیر کا علاقہ ہو گیا، جو Prone areas ہیں آپ کے، ان میں ہم دے رہے ہیں، For disaster works اور Floods وغیرہ کیلئے لیکن میڈم سپیکر! یہ جس طرح کہہ رہی ہیں کہ وہ کسی روڈ کے اوپر چل رہا ہے، میری انفارمیشن کے مطابق نہیں چل رہا ہے، It`s in the office، ہم اس کے اوپر انکوائری کرا لیتے ہیں، اگر جو بھی اس کیلئے Responsible ہو گا ان شاءاللہ We will move against them۔

Madam Chairperson: Please, get into the depth of it?

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، I will۔

محترمہ چیئرپرسن: اور پتہ کریں، جب وہ آنریبل ممبر کہہ رہی ہیں کہ یہ Already وہاں کام کر رہا ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی بالکل، اس کو ہم چیک کریں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: تو کچھ نہ کچھ پھر Pilferage ہو رہی ہے، شاید اس کی رپورٹ آپ کو نہیں دی جا رہی ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر، یہ سوال تقریباً میرے خیال میں چار پانچ مہینوں سے پینڈنگ آرہا ہے، کافی عرصے سے تو۔۔۔۔

Madam Chairperson: Should I refer it to the Committee for in…

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: Let me check it out، اگر چل رہا ہے تو اس کا میں خود آپ کو بتاؤنگا، آپ پھر اسے لے آئیں اور ہم بیشک کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم! یہ آپ کو ایشورنس دینگے، اگر پھر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی تو ہم اس کو دوبارہ لے آئیں گے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اور اگر کوئی Responsible ہوا اس کیلئے، اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا ان شاءاللہ جی۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے جی؟

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے، میڈم۔

Madam Chairperson: Thank you. Question No. 2322, Janab Abdul Karim Sahib.

جناب عبدالکریم: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جی۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔

جناب عبدالکریم: کوئسچن نمبر 2322۔

* 2322 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 میں ضلع صوابی کے مختلف حلقوں میں ترقیاتی کام کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 14-2013 میں ضلع صوابی کے کون کونسے حلقے میں کتنے ترقیاتی کام کئے گئے ہیں، حلقہ وائز بمعہ لاگت تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 کے دوران ڈسٹرکٹ کونسل صوابی کے کئے گئے ترقیاتی منصوبہ جات کی حلقہ وائز تفصیل بمعہ لاگت ایوان میں پیش کی گئی۔

Madam Chairperson: Question No. 2322, any supplementary?

جناب عبدالکریم: میڈم! Answer سے تو مطمئن ہوں لیکن اس کے بعد میرے-----

محترمہ چیئرپرسن: Answer سے آپ مطمئن ہیں؟

جناب عبدالکریم: مطمئن ہوں۔ اس کے بعد ہی اسی ڈیپارٹمنٹ سے میرے کوئسچنز اور بھی ہیں-----

محترمہ چیئرپرسن: اس کیلئے نیا کوئسچن لائیں۔

جناب عبدالکریم: تو منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس وقت-----

محترمہ چیئرپرسن: کون موجود نہیں؟

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب۔

محترمہ چیئرپرسن: حکومت کے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ اس کیلئے نیا کوئسچن لے آئیں، I can give you this concession, thank you

جناب عبدالکریم: نہیں جی، میرے کوئسچنز آرہے ہیں اس میں۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا ٹھیک ہے۔ یہ ایک بات مائنڈ میں رکھیں کہ یہ کوئسچنز آرہے ہیں اور اس کیلئے اس کو میں نے ایک گھنٹے کے اندر اندر پونے چار ہم نے شروع کیا تھا اور پونے پانچ میں اس کو ختم کردونگی تو جتنے Maximum سوالات آجائیں تو آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے اس چیز کو بڑا وہ کیا اور میں خود بھی کوشش کروں کہ تمہیدیں کم باندھوں۔ کوئسچن نمبر 2323، جناب عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: جی تھینک یو، میڈم۔ میڈم! اس میں-----

محترمہ چیئرپرسن: کوئسچن نمبر بولیں؟

جناب عبدالکریم: اس میں ڈیپارٹمنٹ کا View ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: کوئسچن نمبر بولا کریں؟

جناب عبدالکریم: کوئسچن نمبر 2323۔

* 2323 _ عبدالکریم: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 اور 15-2014 میں میونسپل کارپوریشن پشاور کے مختلف سکولوں میں اساتذہ بھرتی ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بھرتی کا طریقہ کار، میرٹ لسٹ، اپلیکنٹ لسٹ، شارٹ لسٹ اور بھرتی ہونے والوں کی لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)} (جواب وزیر زکواۃ نے پڑھا): (الف) جی نہیں، سال 14-2013 اور 15-2014 میں مونسپل کارپوریشن پشاور کے مختلف سکولوں میں اساتذہ بھرتی نہیں ہوئے ہیں۔

(ب) (الف) کا جواب مثبت نہیں۔

Madam Chairperson: Question No. 2323, any supplementary?

جناب عبدالکریم: جی سپلیمنٹری، ڈیپارٹمنٹ کا جواب ہی بالکل غلط ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا۔

جناب عبدالکریم: میرے پاس ایک Female کا وہ ہے جس نے Apply کیا، Newspaper کے Add کو دیکھ کر مسرت ناز D/o رحمت گل اور Subject Specialist for Pak Study کیلئے Apply کیا، اس کی ایم اے، ایم ایڈ Qualification تھی۔ جو میرٹ لسٹ ڈیپارٹمنٹ نے لگائی تھی، Administrative Officer No-II MC, Peshawar کے آفس میں یہ Top of the list تھی، پھر اس کا انٹرویو ہوا 27-08-2014 کو اور ادھر ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ کوئی بھرتی نہیں ہوئی، تو یہ اس کے ساتھ ناانصافی ہے۔ تو میڈم! میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کو Probe کیا جائے کہ آیا کس وجہ سے اس کی سلیکشن نہیں ہوئی؟ اور جب Add دیکر پھر

Cancellation کا بھی کوئی وہ نہیں آیا ہے کہ بھئی یہ یہ جو ہے ناں، یہ بھرتی کینسل ہوئی ہے، اس کا کوئی وہ نہیں آیا ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: چلیں، یہ پہلے سن لیتے ہیں کہ کون، Who is answering on? جناب حاجی صاحب! آپ؟ وزیر بلدیات، حاجی حبیب الرحمان صاحب کا مائیک ٹھیک ہے۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج ومذہبی امور): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میڈم سپیکر! عبدالکریم خان کے سوال کا جو جواب آیا ہے، اس نے تو نفی میں جواب دیا ہے لیکن پھر بھی میں دو دن دیتا ہوں، یہاں پہ لوکل گورنمنٹ کا جو ایڈیشنل سیکرٹری موجود ہے، یہ مسرت ناز D/o رحمت، اس کے متعلق بالکل انکوائری ہو گی ان شاءاللہ اور پیر تک، اگر پیر کو اسمبلی کا سیشن ہوا ان شاءاللہ، تو ہم پوری ڈیٹیل، آپ نے، کیونکہ یہ معزز رکن ہے اور وہ تو جھوٹ نہیں بول سکتا، اس لئے یہاں تو جواب نفی میں ہے کہ ہم نے کوئی بھرتی نہیں کی ہے، اس کے سوالات کے جوابات میں لیکن پھر بھی یہ معزز رکن جو مسرت ناز کے متعلق جو کہتا ہے تو اس کا 27-08-2014 کو انٹرویو بھی ہوا ہے اور وہ Appoint ہوئی ہے تو اس کے متعلق میں یہاں حکم دیتا ہوں ایڈیشنل سیکرٹری۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: کیا ڈیپارٹمنٹ حاجی صاحب! ایسا کر سکتا ہے؟ کہ اگر اتنا Categorically۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج ومذہبی امور: نہیں، وہ تو Clear cut انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے بھرتی نہیں کی ہے، تو یہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تو اس میں کوئی Catch ہو سکتا ہے، شاید 14-2013 یا 15-14 کے حوالے سے نہ ہوں۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: وہ تو ہمیں ڈیٹیل بتائیں گے ناں، میں یہاں سے ہدایت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اس کا کھاتہ انہوں نے 13-2012 کا رکھ دیا ہو۔

وزیر زکواۃ، اوقاف: یہاں جی، اس نے تو 14-2013 اور 15-2014 کا سوال کیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تو یہ مسرت ناز کی At least کم از کم ڈیٹیل منگوا کے پیش کر دیں۔

وزیر زکواۃ، او قاف: بالکل، میں کہتا ہوں ان شاءاللہ پیر، منگل تک ہو جائے گا، میں یہاں سے ہدایت کرتا ہوں، ایڈیشنل سیکرٹری لوکل گورنمنٹ یہاں بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ایک دن بتائیں، حاجی صاحب! پیر کو تو اجلاس ہے۔

وزیر زکواۃ، او قاف: منگل، ہاں جی۔

محترمہ چیئرپرسن: پیر کو تو اجلاس ہے، منگل کا نہیں پتہ۔

وزیر زکواۃ، او قاف: میں ان شاءاللہ دو دن میں جواب دوں گا۔

محترمہ چیئرپرسن: تو پیر تک ان شاءاللہ یہ آپ کو جواب دے دینگے، ٹھیک ہے۔ مسٹر عبدالکریم صاحب! اچھا، مائیک کھولیں کریم خان صاحب کا۔

جناب عبدالکریم: میڈم! میں۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ، او قاف: میڈم سپیکر! اگر منگل تک ہو جائے کیونکہ کل اور پرسوں چھٹی ہے، دفتری اوقات نہیں ہونگے۔

جناب عبدلکریم: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔ منگل کو میں ادھر ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے جی، منگل کو۔

جناب عبدالکریم: میں منگل کو Agree ہوں لیکن آج میں تیسری دفعہ یہ بات دہرا رہا ہوں کہ صوابی یونیورسٹی کے Against میرا اسی طرح ایک کوسچن آیا اور باقاعدہ میں نے Proof دیا ہے کہ اس اس بندے کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، پھر یہاں فلور پہ مجھے ہائرایجوکیشن کے منسٹر صاحب نے ایشورنس کرائی ہے کہ جی آپ کو Fifteen days، تو میرا خیال ہے اس کے ڈھائی مہینے گزر گئے ہیں، ایسی ایشورنس نہ ہو۔ تھینک یو۔

محترمہ چیئرپرسن: ابھی ہائرایجوکیشن کے منسٹر نہیں ہیں ورنہ ان سے پوچھ لیتے، میں نے آپ کو پھر، آپ کے نالج کیلئے بتاؤں گورنمنٹ ایشورنسز کی ایک کمیٹی ہے، یہ ان کا کام ہے اور وہ جس وقت Activate ہو گی، ان شاءاللہ مجھے یقین ہے کہ اس طرح کمٹمنٹس اور ایشورنسز حل ہو جائیں گی، ہوتی رہیں گی، باقی

منسٹرز کے اوپر بھی بہت سے مسائل ہوتے ہیں، پریشرز ہوتے ہیں لیکن آپ Reminder کرالیا کریں، بہتر ہے۔ نیکسٹ کوئسچن، جناب عبدالکریم خان صاحب! کوئسچن نمبر2349۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو، میڈم۔ کوئسچن نمبر2349۔

* 2349 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال2013-14اور2014-15 میں ضلع صوابی محکمہ بلدیات میں بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکیل، گاؤں، تحصیل وحلقہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر(بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ضلع صوابی کی میونسپل کمیٹی صوابی، ٹوپی اور رزڑ میں تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکیل، گاؤں، تحصیل وحلقہ کی تفصیل درج ذیل ہے (ان تمام افراد کو قواعد وضوابط کو پورا کرکے بھرتی کیا گیا) جبکہ ڈسٹرکٹ کونسل صوابی اور میونسپل کمیٹی زیدہ اور توڑ ڈھیر میں سال2013-14 اور2014-15 کے دوران کسی قسم کی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

ضلع صوابی میں میونسپل کمیٹی صوابی، ٹوپی اور رزڑ میں بھرتیوں کی تفصیل

میونسپل کمیٹی صوابی

نمبر شمار	نام	عہدہ	بی پی ایس	پتہ
1	عبدالرازق ولد عبدالروف	ٹیکس کلرک	4	پنج پیر تحصیل وضلع صوابی
2	عبیداللہ ولد مناظر خان	ڈرائیور فائر بریگیڈ	4	مانیری بالا ضلع صوابی
3	عثمان خان ولد شیر زمین خان	ڈرائیور فائر بریگیڈ	4	مانیری بالا ضلع صوابی
4	صدام احمد ولد شیر محمد	ڈرائیور فائر بریگیڈ	2	مانیری بالا ضلع صوابی
5	حامد علی ولد زرولی خان	ڈرائیور فائر بریگیڈ	2	مانیری پایاں ضلع صوابی
6	حاشر ولد زرولی خان	ڈرائیور فائر بریگیڈ	2	مانیری پایاں ضلع صوابی
7	زوہیب ولد عبدالرشید	فائر مین	فکسڈ پے	محلہ شمشہ خیل ضلع صوابی

میونسپل کمیٹی ٹوپی

نمبر شمار	نام	عہدہ	بی پی ایس	پتہ
1	خواص خان ولد چمن خان	سینیئر ورکر	1	تحصیل ٹوپی حلقہ پی کے 36 ضلع صوابی
2	عمر حیات ولد غلام محمود	سینیئر ورکر	1	تحصیل ٹوپی حلقہ پی کے36ضلع صوابی
3	صبغت اللہ ولد افسر زادہ	نائب ورکر	1	تحصیل ٹوپی حلقہ پی کے 36 ضلع صوابی
4	محمد عاصم ولد وزیر محمد	سینیئر ورکر	1	تحصیل ٹوپی حلقہ پی کے 36 ضلع صوابی
5	محمد وقاص ولد سید غنی شاہ	سینیئر ورکر	1	تحصیل ٹوپی حلقہ پی کے36ضلع صوابی
6	نگار علی ولد فضل غنی	سینیئر ورکر	1	تحصیل ٹوپی حلقہ پی کے36ضلع صوابی

میونسپل کمیٹی رزڑ

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	بی پی ایس	پتہ
1	انتظار علی ولد مظفر شاہ	0	1	گاؤں ڈاگئی تحصیل رزڑ حلقہ پی کے 32 صوابی
2	ناصر علی ولد رضا خان	0	1	کرنل شیر کلے ضلع صوابی
3	حاشر عظیم ولد میر اتاج	0	1	ترلاندی
4	فرمان سید ولد جمشید مرحوم	0	2	کرنل شیر کلے ضلع صوابی

Madam Chairperson: Question No. 2349, Any supplementary?

جناب عبدالکریم: میڈم! مطمئن ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: Good۔ سوال نمبر 2350، جناب عبدالکریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو، میڈم۔ کوسچن نمبر 2350۔

* 2350 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سال 14-2013 میں ADP اور Non ADP سکیم میں سڑکیں بنائی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو انکی تفصیل حلقہ وائز، ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔
(ب) سال 14-2013 میں ADP اور Non ADP سکیم میں تمام سڑکوں کی تفصیل حلقہ وائز، ضلع وائز ایوان میں پیش کی گئی۔
Madam Chairperson: Question No. 2350, any supplementary?
جناب عبدالکریم: جی ہے۔
محترمہ چیئرپرسن: جی۔
جناب عبدالکریم: یہ کوئسچن اس میں Non ADP, 122 million rupees کا کام۔۔۔۔۔
محترمہ چیئرپرسن: Direct question پہ جائیں، دیکھا ہے سب نے۔
جناب عبدالکریم: کام ہوا ہے اور میں نے منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ جہانگیرہ۔۔۔۔
محترمہ چیئرپرسن: ریکویسٹ ہے یا کوئسچن ہے؟
جناب عبدالکریم: نا جی، اس کے ساتھ ہی یہ میں کہتا ہوں کہ Non ADP میں ADP کے علاوہ جب 122 million روپے خرچ ہو سکتے ہیں تو 2010 سے میرا پینڈنگ مسئلہ جہانگیرہ کا، تو جب بھی میرا کوئسچن آتا ہے تو مجھے منسٹر صاحب کے آفس سے فون آتا ہے کہ جی Visit کب ہے؟ تو Kindly اگر آپ کے پاس ٹائم نہیں ہے تو کسی اپنے بندے کو میرے ساتھ بھیج کے میرا Genuine مسئلہ ہے، ابھی بھی اس کے اوپر پانی گزرے گا تو Kindly۔
محترمہ چیئرپرسن: منسٹر، سی اینڈ ڈبلیو۔
مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ۔ میڈم سپیکر، یہ کریم خان کی جو یہاں۔۔۔۔۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میرا ایک Consensus ہے جی۔۔۔۔۔
محترمہ چیئرپرسن: Consensus relevant ہے جی۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، ہاں میڈم۔۔۔۔۔
جناب زرین گل: میرا بھی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ کا بھی، ایک منٹ بیٹھیں منسٹر صاحب، میں ان کے Relevance وہ لے لوں، اگر Relevant ہو گا تو میں کرونگی، اگر آپ اپنے اپنے حلقوں کے مسائل دے رہے ہیں تو پھر That will be اور نگزیب نلوٹھا صاحب کو پہلے دیں مائیک۔

جناب زرین گل: میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: میں دیتی ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! یہ جو تفصیل دی گئی ہے، اس کوئسچن کے جواب میں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور اس میں ضلع وائز انہوں نے تفصیل دی ہے تو ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں جن روڈوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے، اس میں میرے حلقے کے چار روڈز محکمے نے دیئے ہیں، پی کے 47 کے۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو اس میں 23 نمبر، 24 نمبر، 25 نمبر جو روڈز ہیں، ان کے اوپر کوئی پیسہ نہیں لگایا گیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کی انکوائری کی جائے جو تین روڈز انہوں نے بتائے ہیں میرے حلقے کے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وہاں پہ ایک روپیہ خرچ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ ابھی Explanation دینگے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو وہ پیسے اگر منظور ہوئے ہیں تو کہاں پہ لگائے گئے ہیں؟

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ میں نے کہا کہ Repeat نہ کریں زرین گل صاحب؟

جناب زرین گل: میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

جناب زرین گل: آپ پہلی خاتون ہیں جو کہ پشتونوں کے جرگے کو چیئر کر رہی ہیں، اس اعزاز کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ، بہت شکریہ۔

جناب زرین گل: میڈم سپیکر، اسی کوئسچن میں میرا جو ضمنی سوال ہے، وہ منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ ADP نمبر 308 ,305 میں خانخیل آباد دیربٹ تا گجر بانڈی روڈ، جس کیلئے کوئی 20 ملین سے زیادہ رقم مختص کی گئی تھی، کام مکمل ہو چکا ہے۔ سیریل نمبر 2 میں ADP نمبر 308 ڈگر خانخیل تا گجر بانڈی روڈ 1.5 کلومیٹر اور اس کیلئے بھی تقریباً کچھ دو کروڑ روپے سے کم تقریباً پونے چار کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں، تو آپ کی وساطت سے محترمہ! میں متعلقہ وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تورغر میں تو یہ سرے سے ہے ہی نہیں یہ روڈ، نہ یہ گاؤں ہے (قہقہہ) اور نہ یہ روڈ ہے تو۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، Point registered۔ محمود خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو۔ دا خنگه چې زرین گل لالا خبره اوکړه، دغه دو نمبر کښې دوئ لیکلی دی، هما خیل ملازئی روډ چې دا Complete دے که نه؟ دا روډ Complete نه دے، هغه بل، دا ورسره Rehabilitation of damaged road in District Tank، دا ئے پکښې نه دی لیکلی چې دا کوم روډونه دی؟ که دا منسټر صاحب اوکړی۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب منسٹر، سی اینڈ ڈبلیو۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر، تھینک یو۔ میڈم سپیکر، یہ جو کریم خان کا جو سوال تھا، بالکل جائز ہے۔ میں نے ان سے کمٹمنٹ بھی کی تھی، میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ایک دو دفعہ میرا خیال ہے، ہم نے کوئی ٹائم رکھنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ نہیں ہو سکا، میں ان شاءاللہ Within next week ان کے ساتھ Monday کو Most probably میں ان کے ساتھ Tie کر کے تو ان کے ساتھ I 'll visit the road۔ میڈم سپیکر، یہ جو دوسرا، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ روڈ کوئی Exist ہی نہیں کرتا اور کوئی ڈالا ہوا ہی نہیں ہے، یہ ابھی بیس صفحوں کی لسٹ ہے، مجھ سے تو روڈ ڈھونڈا بھی نہیں جا رہا کہ وہ کون سے روڈ کی بات کر رہے ہیں، اگر مجھے ان روڈز کے نام لکھ کے دے دیں تو ہم اس کے اوپر۔۔۔۔

Madam Chairperson: ADP Schem No. 306 and 305, Toor Ghar.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: وہ میں نے ڈھونڈ لئے ہیں جی۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تورغر میں آپ دیکھیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ علاقہ ہی تورغر میں نہیں ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر، یہ We will have to check it out کہ کوئی اس میں Clerical mistake ہوئی ہے-----

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب! ماشاءاللہ آپ بہت Experienced ہیں اور بہت ہی Competent ہیں، بہت محنت کر رہے ہیں لیکن میرا ایک چھوٹا سا مشورہ ہے تمام منسٹرز کو، These are the answer that you give approval to، آپ ان کو نسچنز کو Approve کرتے ہیں، مہربانی کیا کریں، اس وقت اپنی تسلی کیا کریں ہر کونسچن کی، کیا یہ Answer ہے اور Either it is going to cause any embarrassment for the department on the floor of the House.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: Madam Speaker , you are completely right over there، یہ پوری ADP مانگی گئی ہے ایک سال کی۔

Madam Chair person: I know, it is not-

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی، It is expected کہ At least اتنی زیادہ نہیں ہیں جی۔

Madam Chair person: So, you should take the department to task.

کہ آپ کیلئے اگر یوں کوئی مسائل بنتے ہیں-----

Advisor for C&W: Ji, we will take them to task Insha Allah.

محترمہ چیئرپرسن: محمود خان صاحب جس کی بات کر رہے ہیں، ان کا۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: ان کا یہ ہے کہ کام Incomplete ہے، محمود خان-----

محترمہ چیئرپرسن: وہ یہاں پہ لکھا ہے کہ Complete ہو گیا ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: 14-2013 کی جو میری بھی دو سکیمز ہیں، یہاں پہ لکھا ہوا ہے کہ Complete ہو گیا ہے، جو میری بھی دو سکیمز ہیں ان کا بھی کام ابھی لگا ہوا ہے لیکن یہ بات غلط بتائی گئی ہے اگر نہ ہی Complete ہوا اور Complete ہو گیا ہے، ہم اس کے اوپر چیک کر لیتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: شاہ حسین صاحب کچھ پوچھنا چاہ رہے ہیں، ایک منٹ، محمود خان! No debate، بس انہوں نے آپ کو ایشورنس دے دی ہے۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا زرین گل صاحب چې کوم ضمنی سوال کړے دے جی او منسټر صاحب اووئیل ماته چې زه د دې تحقیق کوم، انکوائری کوم، تحقیق او انکوائری دوئ نه ده کړې ځکه چې دا دواړه ځایونه چې دی، دا په اوګئ کښې دی او اوګئ د مانسهرې ضلعې سره ده۔

محترمہ چیئرپرسن: بنه، چلو بس دا معلومات به اوکړئ، ولې چې تورغر لاندې دا نمونه ورکړی شوی دی۔ ٹھیک ده جی او بیا چې کوم ثابته شوه هغه غلطی، منسټر صاحب وائی چې زه به بیا هغه ته سزا ورکوم، بس ٹھیک ده، هغه زرین گل لالا هم اوشو، 'نو' بحث، No debate۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترمہ سپیکر صاحبہ، اس میں میری ایبٹ آباد کے حوالے سے بات ہے اور پھر منسٹر صاحب جس انداز سے ممبران کو مخاطب ہوئے اور پھر میرا نام بھی پکارا تو اس میں مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ انہوں نے، نلوٹھا نے جو کہا، یہ اگر نام صحیح نہیں لے سکتے تو یہ کہہ دیں کہ ممبران اسمبلی نے یہ بات کی ہے اور یہ کہتے ہیں نلوٹھوں نے جو بات کی ہے اور یہ ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: نلوٹھا صاحب۔

محترمہ چیئرپرسن: نانا، نلوٹھا صاحب! یہ بہت معمولی بات ہے، بہر حال بالکل۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: نلوٹھا صاحب! پہلے یہ دیکھ لیں، میں نے سب سے پہلے آپ کا نام لیا ہے اور میں نے یہ کہا ہے کہ نلوٹھا صاحب مجھے جو لسٹ دیں گے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بہر حال It should be کہ دیگر ممبران کا۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: میرا تو وہ ہے کہ آنریبل ممبر کو کہنا چاہیئے، آپ دنیا کے کسی بھی اس میں چلے جائیں، وہ چاہے دوبارہ Repeat کرنا ہو تو منسٹر زیا جو بھی ممبر زہیں، They are very honourable class معزز اراکین اسمبلی، تو جناب These are the questions، اگلا کوسچن مجھے لگتا ہے کہ مفتی جانان صاحب نہیں ہیں، کوسچن نمبر 2351، جناب مفتی سید جانان صاحب۔

Or any body on his behalf, lapsed. Question No. 2352, janab Mufti Said Janan Sahib, lapsed. Question No. 2353, janab Mufti Said

Janan Sahib, lapsed. Question No. 2369, janab Mufti Said Janan Sahib, lapsed. Janab Mufti Janan Sahib, Question No. 2370, lapsed. Janab Iftikhar Ali Mashwani, Question No. 2354, lapsed. Muhtarma Aneesa Zeb Tahirkheli, Question No. 2355, deferred for the next working day.

ایک رکن: جی آپ تو موجود ہیں اور اپنا نام پڑھ رہی ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی لیکن میرا فرض تھا، ان کے نام کو کُسچن، اس سیریل میں نام پڑھنا اور میں چونکہ، نہیں تو lapse کر دیا، ابھی From the chair, I can not ask the Question(s) laid down، بلکہ میں اس کو کُسچن نمبر کو، یہ میرے پاس ہے، It is deferred for the next working day. Question No. 2356, deferred for the next working day.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2351 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو کی تمام یونین کونسلوں کے یونین کونسل سیکرٹری موجود ہیں؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) مذکورہ ضلع کی یونین کونسلوں اور یونین کونسل سیکرٹریوں کی تعداد بتائی جائے، نیز سیکرٹری یونین کونسلوں کے دفاتر کہاں کہاں موجود ہیں؛

(II) کن کن یونین کونسلوں میں سیکرٹری نہیں ہیں، نیز کون کونسے سیکرٹری حاضر اور کون کون کب سے غیر حاضر ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں، ضلع ہنگو کی 19 یونین کونسلوں کے 16 یونین سیکرٹری موجود ہیں۔

(ب) (I) ضلع ہنگو کی 19 یونین کونسلوں کے 16 یونین کونسل سیکرٹری موجود ہیں، ضلع ہنگو پانچ تحصیلوں پر مشتمل ہے۔

(1) تحصیل ہنگو (2) تحصیل ٹل۔

(i) نام یونین کونسل، سیکرٹری یونین کونسل اور مقام دفتر کی تفصیل درج ذیل ٹیبل میں موجود ہے۔

(ii) یونین کونسل نریاب (2) کاربوغہ شریف اور ٹل اربن میں سیکرٹری کی پوسٹ خالی ہے، اس لئے محمد جمیل کو یونین کونسل نریاب (2)، محمد رضوان کو یونین کونسل کاربوغہ شریف اور فرمان اللہ کو یونین کونسل ٹل اربن کا ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے۔ تمام سیکرٹریز متعلقہ یونین کونسلز میں ذمہ داری کے ساتھ کام کر رہے ہیں جبکہ سیکرٹری یونین کونسل دلن محمد شکیل ایک سال (بغیر تنخواہ کے) رخصت پر ہیں۔ اس یونین کونسل میں محمد آصف کو نریاب (2) سے ٹرانسفر کیا گیا اور نریاب (1) کا ایڈیشنل چارج فخر عالم کو دیا گیا ہے۔

تحصیل ہنگو

نمبر شمار	یونین کونسل کا نام	سیکرٹری کا نام	مقام دفتر
1	رئیسان	محمد اقبال	رئیسان
2	کچ	نور اصغر	ریلوے روڈ ہنگو
3	خاناباڑی	منعم خان	ریلوے روڈ ہنگو
4	گنجانو کلے	قرار حسین	ریلوے روڈ ہنگو
5	بلیامینہ	قائم عباس	ریلوے روڈ ہنگو
6	کاہی	محمد ابراہیم	ریلوے روڈ ہنگو
7	محمد خواجہ	مظہر حسین	ریلوے روڈ ہنگو
8	دربند	محمد جمیل	بنگش مارکیٹ سمانہ روڈ ریلوے
9	توغ سرائے	محمد عمران	توغ سرائے ہنگو
10	کوٹکی	محمد ابراہیم	بنگش مارکیٹ سمانہ روڈ ہنگو

تحصیل ٹل

نمبر شمار	یونین کونسل کا نام	سیکرٹری کا نام	مقام دفتر
1	نریاب (2)	محمد جمیل (ایڈیشنل چارج)	بنگش مارکیٹ سمانہ روڈ ہنگو
2	دوآبہ	محمد رضوان	ایم سی دوآبہ
3	طورہ وڑی	فخر عالم	ایم سی دوآبہ

4	نریاب(1)	فخر عالم(ایڈیشنل چارج)	ایم سی دو آبہ
5	دلن	محمد آصف	دلن
6	درسمند	محمد رفیق	درسمند بازار
7	کاربوغہ شریف	محمد رضوان(ایڈیشنل چارج)	ایم سی دو آبہ
8	ٹل اربن	فرمان اللہ(ایڈیشنل چارج)	ایم سی ٹل
9	ٹل رورل	فرمان اللہ	ایم سی ٹل

2352 _ جناب مفتی سید جانان: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حکومت نے میونسپل کمیٹی ہنگو کو مختلف اوقات خصوصاً محرم اور عید کے موقع پر خصوصی گرانٹ دی ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت عام معمول کے مطابق بھی ٹی ایم اوز کو رقوم جاری کرتی ہے;

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال2010سے تاحال ٹی ایم اے ہنگو کو جو رقم مختلف اوقات میں دی گئی، کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ رقم کہاں کہاں کس کے کہنے پر کتنی کتنی خرچ کی گئی، بمعہ اصل رسید تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر(بلدیات)}: (الف) حکومت خیبر پختونخوا نے میونسپل کمیٹی ہنگو کو سال 2014-15میں صرف محرم کیلئے5ملین روپے فراہم کئے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔PFC 30%اورWeak TMA Grant کی شکل میں رقوم فراہم کی جاتی ہیں:

Financial grant	فراہم کردہ رقم30%	سال
----------------	47,02,000	2010-11
-----------------	11,76,000	2011-12
--------------	51,73,000	2012-13
50,00,000	49,51,000	2013-14
48,00,000	49,50,000	2014-15

مذکورہ رقم محرم الحرام کے سلسلے میں صفائی ستھرائی، جلوس کے راستوں کی مرمت اور تزئین و آرائش، واٹر سپلائی، سٹریٹ لائٹ، فائر بریگیڈ، فنائل اور چونا وغیرہ، ریسکیو ریلیف کیلئے مشینری فراہم کرنا وغیرہ پر خرچ کی گئی ہے اور یہ رقم صوبائی حکومت اور ڈپٹی کمشنر صاحب ہنگو کی ہدایت کے مطابق خرچ کی گئی ہے۔

(رسیدارت ایوان میں پیش کی گئیں)۔

2353 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 سے تاحال ٹی ایم اے ہنگو کو مختلف اوقات میں فنڈ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ صحیح طریقے پر استعمال کیا گیا ہے اور اس کا باقاعدہ حساب رکھا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2010 سے تاحال ٹی ایم اے ہنگو کو جو رقم دی گئی، اس کی تفصیل بمعہ رسید ایئر وائز فراہم کی جائے۔

(ii) سابق ایم پی اے فرید خان شہید کے حادثہ کے وقت ہنگو شہر میں ٹی ایم اے نے کتنا فنڈ کن کن چیزوں پر کتنا کتنا استعمال کیا، بمعہ رسید تفصیل فراہم کی جائے۔

(iii) سال 2010 سے تاحال ٹی ایم اے ہنگو کو اڈوں، بازاروں، دکانوں 'لوڈ ان لوڈ' کی مد سے جو رقم ملی ہے، اس کی تفصیل اور اسے جہاں جہاں خرچ کیا گیا، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) -/3,07,52,000 روپے PFC %30 اور فنانشل گرانٹ کی مد میں فراہم کی گئی ہے۔

(ii) کوئی نہیں۔

(iii) سال 2010 تا حال ٹی ایم اے ہنگو کو اڈوں، بازاروں، دکانوں لوڈ ان لوڈ کی مد میں -/2,47,07,980 روپے وصول ہوئے ہیں جبکہ 'لوڈ ان لوڈ' ٹیکس یکم جولائی 2014 سے ختم ہو چکا ہے۔ مذکورہ رقم ہنگو اربن ایریا میں میونسپل سروسز، تنخواہ اور پنشن، Utility Bills, POL

Charged Expenditures، ریسکیو ریلیف آپریشنز اور Special Events پر خرچ کی گئی ہے۔

(رسیدات ایوان میں پیش کی گئیں)۔

2369 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں واٹر سپلائی سکیمز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے تمام اضلاع میں موجود کارآمد اور ناکارہ سکیموں کی تفصیل الگ الگ ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں کل 4,448 سکیمیں ہیں، جن میں 4,069 سکیمیں کارآمد/چالو حالت میں ہیں اور 379 سکیمیں ناکارہ ہیں۔ جن کی ضلع وائز تفصیل نیچے موجود ہے، تاہم ضلع ہنگو میں کل 60 سکیمیں ہیں جن میں 42 چالو حالت میں ہیں اور 18 عدد ناکارہ سکیمیں ہیں جو کہ مختلف وجوہات کی بنا پر بند ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) کٹ گڑ /انار چینہ (2) تری بانڈہ (3) شینہ وڑی (4) دربند

(5) اصغرو بانڈہ (6) رئیسان (7) کاربوغہ نمبر (3) (8) کاربوغہ نمبر (1)

(9) معروفی بانڈہ (10) سیروزئی نمبر (1) (11) سرہ چپری (12) زرگری نمبر (2)

(13) دلان (14) شینکی گنڈیری (15) جنڈی درصمند (16) درصمند نمبر (1) (17) درصمند نمبر 2 (18) چپری وزیران۔

DISTRICT WISE LIST OF FUNCTIONAL/NON-FUNCTIONAL SCHEMS IN PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT KHYBER PAKHTUNKHWA

(Assembly Question No 2369)

S.No	Name of District	No of Functional Schemes	No of Non-Functional Schemes	Total No of Schemes
1	PHE Division Abbottabad	128	2	130
2	PHE Division Mansehra	207	9	216
3	PHE Division	103	0	103

	Battagram			
4	PHE Division Kohistan	178	10	188
5	PHE Division Torghar	37	0	37
6	PHE Division Haripur	220	1	221
7	PHE Division Mardan	94	39	133
8	PHE Division Swabi	115	19	134
9	PHE Division Swat	188	2	190
10	PHE Division Shangla	109	0	109
11	PHE Division Buner	194	7	201
12	PHE Division Malakand	149	7	156
13	PHE Division Dir Upper	86	4	90
14	PHE Division Dir Lower	172	36	208
15	PHE Division Chitral	170	1	171
16	PHE Division Peshawar	110	40	150
17	PHE Division Charsadda	135	19	154
18	PHE Division Nowshera	143	32	175
19	PHE Division Kohat	92	12	104
20	PHE Division Hangu	42	18	60
21	PHE Division Karak	344	40	384
22	PHE Division Bannu	368	10	378
23	PHE Division Lakki Marwat	405	41	446
24	PHE Division D.I.Khan	209	15	224
25	PHE Division Tank	71	15	86
Total: -		4069	379	4448

2370 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت نے چند اضلاع میں ٹیوب ویلوں کیلئے شمسی توانائی سکیم شروع کی ہے;

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) مذکورہ سکیمز کہاں کہاں اور کن کن اضلاع میں کس کے کہنے پر شروع کی گئی ہیں;

(ii) ضلع ہنگو میں مذکورہ سکیم کہاں کہاں اور کس کے کہنے پر شروع کی گئی، آیا متعلقہ ایم پی اے کو اعتماد میں لئے بغیر کام شروع کیا گیا ہے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) موجودہ حکومت نے صوبے میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے پیش نظر اور عوام کو بروقت صاف پینے کا پانی مہیا کرنے کیلئے شمسی توانائی کی سکیم شروع کی ہے جن کا انتخاب تکنیکی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ منتخب شدہ سکیموں پر پورا دن سورج کی روشنی ہو گی جن اضلاع میں شمسی توانائی کی سکیمیں شروع کی جا رہی ہیں۔(تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ii) ضلع ہنگو میں کل چار سکیموں کی سولرائزیشن کی نشاندہی کی گئی ہے، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1) کاربوغہ شریف (2) سیر وزئی (3) توغ سرائے (4) کاہی

جہاں تک متعلقہ ایم پی اے کو اعتماد میں نہ لینے کی وجہ ہے، اس کی تفصیل جز (ب) (i) میں بیان کی گئی ہے۔

2354 _ افتخار علی مشوانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات پر ضلع مردان میں مختلف کمیونٹی سنٹرز کیلئے فنڈ بذریعہ ڈپٹی کمشنر دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ ضلع مردان میں کن کن کمیونٹی سنٹرز کیلئے دیا گیا تھا، ان مقامات کی نشاندہی کی جائے، نیز مذکورہ کمیونٹی سنٹرز کیلئے کتنا کتنا فنڈ دیا گیا تھا اور ان پر کام مکمل ہو چکا ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 16-03-2015 کو جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی زیر صدارت وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں ایک اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں وزیر تعلیم جناب عاطف خان، ڈاکٹر مہر تاج روغانی مشیر خصوصی برائے وزیر اعلیٰ، جناب افتخار مشوانی ایم پی اے / چیئرمین ڈیڈیک ضلع مردان کے علاوہ دوسرے ممبران صوبائی اسمبلی، ڈپٹی کمشنر مردان اور ڈائریکٹر اینٹی کرپشن نے بھی شرکت کی تھی۔ مذکورہ

اجلاس میں سابقہ دور حکومت میں مساجد اور حجروں کی تعمیر زیر بحث آئی جبکہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ڈپٹی کمشنر مردان اور ڈائریکٹر اینٹی کرپشن کو ہدایت کی کہ وہ تحقیقات کی غرض کیلئے دس بڑی سکیموں کا چناؤ کریں، متعلقہ پیمائشی کتاب کا معائنہ کریں اور پراجیکٹ کمیٹیوں کے بیانات ریکارڈ کریں۔ڈپٹی کمشنر مردان کی رپورٹ درج ذیل ہے:

Assembly Business

Office of the Deputy Commissioner Mardan.
No. 9157- 59/DC/ F&P/AQ Dated 21-04-2015.

To

The Section Officer (General)
Khyber Pakhtunkhwa LGE&RD Deptt:
Peshawar.

Subject: Admitted Copy of Starred/Un-Starred AssemblyQuestion for the Next/Current Session of the Provincial Assembly.

I am directed to refer to your letter No. SOG / LG / AB / Q No. 2354/Group-54th dated 17/04/2015 on the subject noted above and to state that a meeting was held under the Chairmanship of Hon'ble Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa in the Committee Room of CM-Secretariat on 16/03/2015. Meeting was attended by Mr. Atif Khan, Minister for E&SE, Dr. Mehr Taj Roghani Advisor to CM, Mr. Iftikhar Mashwani, Chairman DDAC- Mardan, other MPAs from Mardan. DC-Mardan & Director Anti-Corruption.

Cont: of Masajid & Hujras in the last Government were discussed in the meeting. The chair directed DC-Mardan as well as Director Anti-Corruption that proper inquiry be conducted and the top 10 schemes shall be selected for the purpose of inquiry. MBs be checked and statements of the project committees be recorded.

Report/reply is submitted, please.

Sd/=
Planning Officer (F&P)

Mardan

Copy for information to:

1 PS to Secretary to Khyber Pakhtunkhwa, LGE & RD Dep: Peshawar

2 PS to Deputy Commissioner, Mardan.

Planning Officer (F&P)
Mardan

اراکین کی رخصت

محترمہ چیئرپرسن: بہت اچھے، ہم نے پندرہ منٹ پہلے کوئسچنز آور جو ہے ختم کیا۔

We come to the next agenda item, leave applications. Questions` Hour is over

معززاراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: ان معززاراکین اسمبلی نے رخصت کی یہ درخواستیں دی ہیں، میری درخواست ہے کہ آپ لوگ منظوری دیں، یہ نہ ہو کہ میں بغیر آپ کے سنیں منظوری دوں۔ محترمہ رقیہ حناصاحبہ،ایم پی اے، مورخہ 07-08-2015، چھٹی کی درخواست منظور ہے، جان پیدا کریں، جان۔

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، ایم پی اے، درخواست برائے 07-08-2015، کیا درخواست منظور کی جاتی ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب عبدالحق صاحب، ایڈوائزر نے اطلاع دی ہے 07-08-2015، ایڈوائزر کی درخواست پیش کی جاتی ہے۔It is only for the information of the House. جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب،ایم پی اے، 07-08-2015، کیادرخواست منظور ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے، درخواست برائے 07-08-2015، کیا درخواست منظور ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے، درخواست برائے 2015-08-07، کیا چھٹی کی درخواست منظور ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب سردار ظہور احمد خان صاحب، ایم پی اے، درخواست برائے 2015-08-07، کیا درخواست منظور ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے نے درخواست دی ہے برائے 07-08-2015، کیا یہ ایوان درخواست منظور کرتا ہے؟ درخواست منظور ہے؟

اراکین: یس۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، درخواست برائے 2015-08-07، کیا درخواست منظور کی جاتی ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب جمشید خان صاحب، ایم پی اے، درخواست ہے برائے 2015-08-07، کیا یہ درخواست منظور کی جاتی ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئر پرسن: یہ اور اس کے علاوہ جناب امتیاز شاہد قریشی صاحب، لاء منسٹر صاحب نے بھی اطلاع دی ہے کہ وہ 2015-08-07 کو اجلاس میں حاضری سے قاصر ہونگے، کچھ اور درخواستیں آئی ہیں، جناب احتشام جاوید اکبر خان صاحب، ایم پی اے، انہوں نے بھی درخواست دی ہے 2015-08-07، درخواست منظور ہے۔ جناب زاہد خان درانی صاحب۔ ایم پی اے، یہ 2015-08-07 کیلئے انہوں نے درخواست برائے چھٹی دی ہے، کیا یہ ایوان درخواستیں منظور کرتا ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: اور محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے، انہوں نے بھی 07-08-2015 کیلئے درخواست دی ہے، کیا یہ درخواست منظور کی جاتی ہے؟

اراکین: جی ہاں۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ میرے پاس اب اگلا آئٹم جو ہے، وہ Basically بنیادی طور پر۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: محترمہ آپ نے میرا نام بھی لیا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، میں نے تو محمود احمد خان کا تو نام ہی نہیں لیا، کون سا لیا ہے، کہاں پہ ہے محمود احمد خان؟ میں نے صالح محمد صاحب کا نام لیا ہے، کہیں بھی محمود صاحب نہیں ہے، ایسا ہو نہیں سکتا۔ اگر مجھے ایجنڈا آئٹم کرنے دیں، میں نے یہ Commit کیا ہے، I will give you time۔ میں سب کو، اور بھی کچھ ممبران نے مانگے ہیں، سردار صاحب سے شروع کروں گی اور آپ کو بھی دوں گی، اس میں تھوڑا سا انتظار کرلیں کیونکہ میرا خیال ہے کہ ایجنڈا آئٹمز کو جلدی جلدی Wind up کرتے ہیں، اس کے بعد پھر یہ جو بھی ہوگا، ہاں، پوائنٹ آف آرڈر تو اس کو میں نہیں کہہ سکتی لیکن آپ کو خصوصی 'زیرو آور' دیں گے، آپ کا اپنا جو نقطہ نظر ہے، سپیشل پرمیشن دیں گے کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر یاد رکھیں، ہمیشہ پوائنٹ آف آرڈر وہ ہے کہ اگر کوئی رولز کی کہیں Violation ہو تو اس میں کوئی بھی ممبر اٹھ کے کہہ سکتا ہے پوائنٹ آف آرڈر پہ کہ یہاں پہ رولز کی Violation ہو رہی ہے۔ اس چیز کو یاد رکھیں، نہیں تو جب بھی مجھے موقع ملا تو میں آپ کو یاد کراتی رہوں گی۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): محترمہ سپیکر صاحبہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: سر، آپ کو سپیشل، لیڈر آف دی اپوزیشن کو میں کیسے، لیکن آپ کو میں، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو میں دے دوں گی۔ میں نے تو یہ Decide کیا تھا کہ میں Calling، جناب لیڈر آف دی اپوزیشن۔

قائد حزب اختلاف: میڈم سپیکر، پہلے تو مبارک ہو آپ کو کہ آج آپ اس چیئر پہ بیٹھی ہیں۔ پچھلے سیشن میں یہاں پہ بات ہوئی رولز ریگولیشن کے حوالے سے اور وہ مسئلہ تھا ضیاء اللہ آفریدی کی گرفتاری کے حوالے سے اور زرین گل صاحب نے وہ نکتہ اٹھایا اور آپ نے بھی اس پہ بات کی اور اس شق کا حوالہ بھی دیا

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر سپیکر صاحب سے نہیں پوچھا گیا، اس گرفتاری کے حوالے سے تو یہ ہمارے ایوان کا جو استحقاق ہے، وہ مجروح ہوا ہے جناب سپیکر! اور میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں جو قومی اسمبلی میں بات چل رہی تھی اور استعفوں کے حوالے سے کسی کے ساتھ کوئی ذاتی مخاصمت تو تھی نہیں، لیکن مسئلہ تھا کہ اس ایوان کا تقدس، اس پوری قوم کا جو نمائندہ ایوان ہے، اس کا تقدس پامال ہو رہا ہے اور آئین اور اس کی جو بالادستی ہے، اگر وہ پامال ہوتی ہے تو اس حوالے سے یہ ڈسکشن چل رہی تھی۔ جناب سپیکر! وہ مسئلہ حل ہوا، میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا لیکن بات یہاں پھر آجاتی ہے کہ ہماری اس اسمبلی، اس ایوان کی اگر Violation کوئی کرتا ہے تو یہ اس اسمبلی کی توہین ہے اور اس کا پوچھنا ضروری ہے۔ اگر آپ سپیکر کی حیثیت سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ یہ Violation کیوں ہوئی ہے تو پھر یہ ہمارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے، پھر ہم اس پہ سوال ضرور اٹھائیں گے۔ تو یہ میرا اصل میں مسئلہ ہے اور میں نے یہ بات کی ہے۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> بہت شکریہ، جناب مولانا صاحب۔ یہ نکتہ جو ہے، وہ معزز سپیکر صاحب کے نوٹس میں آچکا ہے، He has taken notice of it اور انہوں نے اس دن یہ کہا تھا کہ ممبران نے یہ بشمول خود میرے، تو انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں وہ غور کریں گے، رولز کے حوالے سے یہ ان کی Discretion ہے اور وہ حالات دیکھیں گے کہ If he deems it appropriate تو وہ یہ آرڈر ایشو کر سکتے ہیں اور اس کے اندر اور کچھ Technicalities بھی ہیں لیکن مجھے یقین ہے ان شاءاللہ کہ سپیکر صاحب جو ہیں، وہ آپ کے، آج کے پوائنٹ سے یہ بھی ان کے نوٹس میں آجائے گا جو آپ کے ارشادات ہیں۔ منور خان صاحب! اب جب میں پوائنٹ آف آرڈر، آپ کو بھی دیتی ہوں Let's finish it۔ ایک منٹ، آپ بیٹھیں، میں منور خان صاحب کو دے دوں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو میڈم۔ یہاں پہ آپ نے کہا کہ پوائنٹ آف آرڈر تب ہوتا ہے کہ اگر کوئی Violation ہو رہی ہے۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ایک چیز میں آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں پہ جب اسمبلی سٹارٹ ہوتی ہے تو ایڈوکیٹ جنرل یہاں پہ بیٹھے ہوتے ہیں لیکن میڈم! یہاں پہ ایک بات آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ ابھی میں نے منسٹر شکیل سے بات کی، یہ جو کچھ پراجیکٹس ہیں، اس میں ایک بندہ ہے، بار بار Stay order لے رہا ہے ہائی کورٹ سے اور یہاں پہ جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، وہ ان کے سارے پراجیکٹس اسی طرح پڑے ہوئے ہیں تو میں Kindly یہاں پہ ایڈوکیٹ جنرل، تو اس کا کام کیا ہے کہ ہمارے کیس، ہمارے پراجیکٹس، صرف ایک بندے کی اس میں، کیونکہ Legally تو وہاں پہ آپ پرائیویٹ کوئی کونسل Engage نہیں کریں گے، تو باقی جو گورنمنٹ 'پلیڈرز' ہیں یا ایڈوکیٹ جنرل ہیں، وہ اس طرح Light لیتے ہیں اور یہ اس طرح ایڈ جرن ہو جاتے ہیں۔ تو Kindly میڈم! میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایڈوکیٹ جنرل کو یہاں پہ پابند کیا جائے بلکہ اس کے جتنے بھی کیسز ہائی کورٹ میں پراجیکٹ کے بارے میں Stay order میں پڑے ہیں، کم از کم اس کو سٹارٹ کریں اور Urgent basis پر تاکہ یہ معاملہ ہائیکورٹ میں ختم ہو جائے۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ، منور خان صاحب۔ آپ کی صرف اطلاع کیلئے عرض کر رہی ہوں، بالکل بے شک ایڈوکیٹ جنرل صاحب اس ہاؤس کا ایک حصہ ہیں اور وہ اگر چاہیں تو وہ آ کے اس کی پروسیڈنگز میں شرکت کر سکتے ہیں، Binding ان پہ نہیں ہے، وہ 'نان ووٹنگ' ممبر ہے، البتہ جو موجودہ ہمارے ایڈوکیٹ جنرل صاحب، ان کے متعلق میں آپ کو مطلع کر دوں کہ وہ اس وقت ملک سے باہر ہیں، چھٹی پہ گئے، ویسے آپ کا جو نکتہ ہے، وہ سیکرٹریٹ نے نوٹ کیا ہے، And it will be communicated to him۔ نلوٹھا صاحب! میرا تو خیال تھا، میں ایک آرڈر کے مطابق ہوں لیکن آپ لوگ ماشاءاللہ بڑے دلیر لوگ ہیں تو میں اب سب کو موقع دے رہی ہوں، اس سے پہلے کہ اگلا پوائنٹ ایجنڈا پہ آئے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک منٹ میں میں اپنی بات ختم کروں گا۔ جو مولانا صاحب نے بات کی ہے، سوموار کو پورے ہاؤس کے جتنے سیاسی جماعتوں کے یہاں پہ نمائندے بیٹھے ہیں، چاہے ان کا حکومت سے تعلق ہے یا اپوزیشن سے تعلق ہے، سب نے ضیاءاللہ آفریدی کی گرفتاری اور اس حالات، معاملات کے اوپر بات کی تھی، سپیکر صاحب نے آخر میں کہا تھا کہ اگر وہ درخواست دیدیں تو اسے اسمبلی میں لایا جا سکتا ہے تو

میں یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس نے میری معلومات کے مطابق سیکرٹری اسمبلی کے پاس درخواست جمع کروادی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیا وجہ ہے، پورے اس ایوان کے تمام لوگ اس بات کی حمایت کر رہے ہیں کہ ہمارا Colleague ہے، کل کوئی ہم میں سے بھی Arrest ہو سکتا ہے تو کیا ہمارا یہ حق نہیں ہے کہ انہیں پروڈکشن آرڈر کے اوپر اسمبلی میں بلایا جائے، اگر نہیں بلایا جارہا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے، سپیکر صاحب! ہمیں بتادیں کہ وہ کونسی طاقت اس میں رکاوٹ ڈال رہی ہے؟ اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہورہا ہے، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ جو درخواست اس نے جمع کروائی ہے، اس کے اوپر فی الفور پروڈکشن آرڈر جاری کرکے اس ممبر کے جو حقوق ہیں، اس کو دیئے جائیں۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت، شکریہ نلوٹھا صاحب۔ میں نے ابھی مولانا صاحب کو، جو نکتہ انہوں نے پیش کیا، اس پہ اپنا پوائنٹ آپ کو بتادیا تھا اور آج کی جو پروسیڈنگز ہے، اس کے تحت بھی سپیکر صاحب کے نوٹس میں پھر آجائے گا، یہ ان کا اختیار ہے۔ آپ رول پڑھیں اپنا اور اس کو اچھی طرح دیکھیں کہ جو پروڈکشن آرڈر ہے، This is the Speaker میں آپ کو پڑھ کر سناتی ہوں، اس کو 65-A کہتے ہیں۔

"65A.The Speaker, on the written request of the Member in custody or on his behalf by the respective Parliamentary Party Leader, may, if deem appropriate summon the Member in custody on the charge of non bailable offence to attend a sitting or sittings of the Assembly".

اب آپ کو اس سے زیادہ، میں سورج کو کیا روشنی دیکھاؤں گی؟ تو اس لئے سپیکر صاحب کے نوٹس میں یہ آگیا، لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس کو دوبارہ دہرادیا، آپ کی بات بھی چلی گئی، اب وہ اپنا مائنڈ کریں گے، And he is only, sole responsible person جو اس معاملے میں وہ دے دیں۔ مجھے آج اعزاز صرف Preside کرنے کا ہے اور سپیکر شپ لینے کا نہیں۔ میں آپ لوگوں کو، شوکت یوسفزئی صاحب! آپ بھی لے لیں، اپنا پوائنٹ جو بھی ہے، 'زیرو آور' میں کہتی ہوں۔ میرا تو خیال تھا، یہ ایجنڈا ختم کرکے آپ سیر حاصل بات کریں لیکن پلیز آپ بھی اپنا پوائنٹ آف ویو دیدیں، شوکت یوسفزئی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں آج بجلی کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ تین چار دنوں سے جو Specially میرا حلقہ ہے، پی کے 2

پشاور شہر، جہاں سے تقریباً 99 پرسنٹ سے زیادہ لوگ بجلی کا بل ادا کرتے ہیں، پورا کا پورا جو کہ واپڈا والے کہتے ہیں کہ جو بجلی کا بل ادا کرے گا، ان کو بجلی ملے گی، تو یہ Hundred percent شہری جو ہیں وہ بجلی کا بل ادا کر رہے ہیں لیکن گزشتہ کئی دنوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ٹرانسفارمر خراب ہو جائے تو کسی کو فون کریں، پہلے تو وہ آتے نہیں ہیں، جب آجائیں تو کہتے ہیں کہ ٹھیک کرنے کیلئے ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے، یہ آپ خود ٹھیک کریں۔ ایک ٹرانسفارمر پر 40/50 ہزار روپے خرچہ آتا ہے، یہ مذاق بنا دیا ہے، اس میں لوگ جو ہیں نا، تین تین دن سے میرے حلقے کی کئی سٹریٹس میں بجلی نہیں ہے، بجلی نہیں ہے تو پانی نہیں ہے، مسجدوں میں پانی نہیں، آج جمعے کے دن میں بھی پانی نہیں تھا، تو ہم نے بھی کافی کوششیں کی ہیں اور میرے خیال سے کوئی یہ تین چار دنوں میں آٹھ نو ٹرانسفارمرز ہم نے اپنے خود ٹھیک کر دیئے، 30/30 ہزار، 35/35 ہزار روپے دے کر لیکن یہ محکمہ جو ہے، یہ کیا کر رہا ہے؟ عابد شیر علی کہتا ہے کہ صوبہ چور ہے، چوری کر رہا ہے، اس لئے بجلی نہیں مل رہی ہے، ہم تو چوری نہیں کر رہے، یہاں پر تو لوگ Hundred percent بجلی کا بل ادا کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ میرے خیال سے پہلے تو ان کو معافی مانگنی چاہیے یا استعفیٰ دے دینا چاہیے، اگر نہیں دے سکتے اور جو بجلی کا بل بھی ادا کرتے ہیں، ویسے تو اس پر ساری سیاست ہوئی ہے، بلدیاتی الیکشن میں لوگ جو ہے نا ٹرکوں کو بھر بھر کے، یہ ہم دیکھتے رہے، آج ہم جاتے ہیں، ہمیں دو تین چار ٹرانسفارمرز نہیں مل رہے۔ ہم نے پیسے جمع کئے ہیں، میں نے 80 لاکھ روپے جمع کئے ہیں، 80 لاکھ کے ذمے دو سالوں میں تین ٹرانسفارمرز ملے ہیں، یہ آن ریکارڈ میں کہہ رہا ہوں، تو ایسا کونسا جرم کیا ہے اس صوبے نے یا اس شہر نے کہ ہم ٹرانسفارمر پیسوں پر خریدنا چاہتے ہیں، وہ پیسوں پہ بھی نہیں دے رہے۔ ہم کہتے ہیں، مارکیٹ سے ہمیں اجازت دیں، وہاں سے ہم خرید لیں، وہاں سے بھی اجازت نہیں، تو میں یہ سوچنے پہ قاصر ہوں کہ آخر اس صوبے نے ایسا کونسا ظلم کیا ہے، ایسا کونسا کام کیا ہے کہ اس کی سزا دی جا رہی ہے؟ یہاں میرے سارے دوست بیٹھے ہیں، نون لیگ کے بھی ہوں گے، سارے ہوں گے لیکن میں نے دیکھا ہے اور سارے لوگوں نے دیکھا کہ اس بلدیاتی الیکشن میں ہم دیکھ رہے تھے کہ ٹرک بھر بھر کے ٹرانسفارمرز جا رہے تھے۔ اب ہم اپنے پیسوں سے خریدنا چاہتے ہیں، جہاں پر بل ادا کر رہے ہیں تو میں کیا جواب دوں اپنے حلقے کو؟ لوگ آتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں،

وہ گالیاں دیتے ہیں، آکے ہمارے گھروں کے سامنے مظاہرے کر رہے ہیں تو جناب سپیکر! ہمیں بتایا جائے کہ آخر یہ جو واپڈا جو سفید ہاتھی، یہ جو پیسکو ہے، (شور) یہ مہربانی کی جائے، اس پہ Serious notice لیا جائے کیونکہ لوگ آکے گالیاں دیتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ان کی گالیاں بھی جائز ہیں، اس لئے کہ اس شدید گرمی میں اگر تین دن بجلی نہیں ہوگی تو میرے خیال سے یہ بہت بڑا ظلم ہے، اس کا ضرور نوٹس لینا چاہیے اور کم از کم عابد شیر علی جیسے لوگوں کو یہاں نہیں ہے، اس کا جواب شاید کوئی نہ دے لیکن کم از کم ان کو معافی تو مانگنی چاہیے کہ ہم نہیں دے سکے بجلی، تو کم از کم معافی مانگ لیں اس میں۔

محترمہ چیئرپرسن: You made your point، میرا تو خیال اس پہ، کوئی اس پہ تو Already attempts ہو چکی ہیں، یہاں پہ بلا چکے ہیں تو ایک دفعہ دیتے ہیں۔ فضل الٰہی صاحب سے طریقہ پوچھتے ہیں، فضل الٰہی صاحب! آپ۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! مسئله دا ده چې زما دوئ سره رشته ډیره زړه او ډیره پخه ده، واپډې والا سره۔ داسې ده چې دوئ ما شاء الله یو خو پخپله وعده باندې ډیر پورا پورا او دریږی، دوئ چې کله هم مونږ سره کبنیني او کوم Agreement وکړی جی نو دلته چې څومره افسران صاحبان ناست دی، که هغه چیف ایگزیکٹو دے، کمرشل چیف دے که ډومیسټک چیف دے او څومره چې دی، نو دوئ یو Agreement وکړی او باقاعده زه ورته وایم چې یره تاسو مونږ سره کومه خبره کوئ نو بیا سبا تاسو د هغې نه اوړئ نو لهذا تاسو ما سره په Written agreement کښې راشئ۔ چې کله دوئ Written کښې راشی، کاپی ما سره په جیب کښې موجود وی جی، سبا زه لاړ شم خپلو عوامو ته وایم چې راځئ داسې یو Agreement مو وکړو چې د بجلئ دا مسئله حل کړو، هلته نه چې کله مونږ خپل پورا ایډورټائزمنټ وکړو او پورا په حلقه کښې ټول عوام خبر کړو نو چې گورو بیا په سحر باندې هغه Agreement دوئ ختم کړے وی، نو چې بیا تپوس ترې نه وکړو چې یره بره نه زمونږه څنگه چې زما ورور نوم واخستو، عابد شیر علی صاحب او نور د دوئ چې کوم مرکزی منسټران صاحبان دی، هغوی ناست وی نو هغوی وائی چې یره د هغوی دا خوښ نه شو۔ خبره داسې ده جی چې (شور) دوئ د پاره داسې

هم پکار دی چې کم از کم دوئ دې مونږ دې ته تیار کړو چې دوئ کم از کم پخپله خبره باندې اودریږی۔ ما سره ئے جی دا Agreement کړے وو چې تاسو ته مونږ په حلقه کښې میټر لګوؤ او د میټر سره به تاته میټر ریډنګ کارډ لګوؤ، دا ورته ما مطالبه کړې وه، زمونږه عوام چې بالکل د بجلئ غلا نه کوؤ خو مونږه تاسو دې ته جوړ کړی یو چې مونږه غلا وکړو ځکه چې مونږ میټر اولګوؤ نو سو یونټې مونږ خرچه کړې وی او مونږ پسې جی پانچ سو یونټه راواچوی، ایک هزار یونټ راواجوی نو دلته په خیبر پختونخوا کښې تاسو وګورئ یو اړخ ته داسې دهشتګردی، دغسې نورې مسئلې وی او دلته کښې چې کوم دے جی په دې څه اوشو چې دوئ راباندې بله د واپډې دهشتګردی شروع کړې ده، چې زه سو یونټه خرچه کوم او بل ما پسې د پانچ سو راځی نو تاسو مونږ ته اووایئ چې په دیکښې مونږ څه وکړو؟ نو زما دا ریکویسټ دے تاسو ته چې دوئ سره داسې یو خبره کول پکار دی چې دوئ مونږ سره بار بار خبرې کړې دی، عابد شیر علی صاحب سره زمونږ خبره وشوه نو هغه ماته اووئیل په 27 تاریخ باندې زما او ستا وعده شوه نو ما ورته وئیل لږ *ہاتھ ملاؤ بھائی صاحب! ایسا نہ ہو اپنے واپڈا حکام کی طرح آپ بھی پیچھے نہ ہٹ جائیں*، نو بیا ماته وائی چې *نہیں نہیں، یہ آپ کا پٹھانوں والا وعدہ ہے، پکا وعدہ ہے، میں ضرور آوں گا*، نو په 27 تاریخ باندې زمونږ ورته جی هلته څپلئ اوشلیدې، زه واپډا هاؤس کښې ناست ووم، داسې، کله به بهر شو کله به دننه او هغه رانغلو، نو دوئ هر یو خبره چې کوی نو بالکل دروغ وائی۔ دوئ صرف میټر په دې وجه باندې نه لګوی جی، ما سره ثبوتونه شته، ما ثبوتونه بنودلی دی جی، ما د واپډې افسرانو ته نامې بنودلې دی چې دا ایس ډی او، دا سب انجینئر، دا سپرنټینډنټ، دا صاحب، دوئ ځی او علاقو کښې دوئ ډائریکټ بلنګ کوی، هغه ډائریکټ د هغې ریکارډ نه وی جی، هغوی ځی او مختلف ځایونو نه، کورونو نه، کارخانو نه هغوی ډائریکټ پیسې اخلی او په کیش باندې بجلی خرڅوی۔ ما ورته وئیل چې تاسو مهربانی وکړئ، دا وکړئ چې زمونږ میټر اولګوئ او میټر ریډنګ کارډ راته راکړئ۔ ایک لاکھ میټر ریډنګ کارډ وی جی، مسرت صاحب وو، هغه کمرشل چیف وو، اوس ریټائر شو، ایک لاکھ کارډونه ئے جوړ کړی دی، مهربانی وکړئ جی تاسو ورته دې ځائې نه څه داسې

رولنگ کولې او که څه کولې شئ، قانوني تقاضه ورته پورا کړئ او ورته اووايئ چې کوم کارډونه موجوړ کړی دی، دا يو Sample يو Example جوړ کړئ او تاسو دا ميټر ريډنګ کارډ چې کوم دے نو دا دوئ ته ورکړئ چې د دې علاقې نه د بجلئ غلا ختمه شي او بجلي ملاؤ شي، ګنې ياد ساتئ دلته به ډير د دوئ خلاف به يو ډير خطرناک انقلاب راځي چې هغه به مونږ هيڅوک بيا نشو کنټرول کولے۔ شکريه، جناب سپيکر۔

محترمہ چیئرپرسن: تهينک يو فضل الهی صاحب، ډيره مهرباني۔ (شور) ایک منٹ، منعم خان! کښينئ۔ شاہ فرمان صاحب! آپ بھی بیٹھیں، میں آپ کو فلور دینے سے پہلے دو منٹ، میں آپ سے پوچھوں گی، میں اپنے اورنگزیب نلوٹھا صاحب سے یہ چاہوں گی کہ تھوڑا سا وہ اس پہ ڈالیں کہ اس کا طریقہ کوئی اپنے ذہن میں بتائیں کہ اس واپڈا کی ایسی سیچویشن کا طریقہ کار، کوئی تھوڑا سا حل بتائیں کہ ایسی سیچویشن میں ہم نے سب کچھ کرلیا ہے، آپ کا ذہن کیا کہتا ہے؟ نلوٹھا صاحب سے سننا کہ اس کا کیا حل نکالیں جو ابھی یہ سیچویشن آپ کے سامنے آئی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اصل میں اس طرح ہے کہ بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہمارا پورا صوبہ متاثر ہورہا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ عابد شیر علی صاحب کی بات ہے، شوکت صاحب نے بھی اور میرے دوست نے بھی، ایم پی اے صاحب نے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: فضل الہی صاحب نے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں، یہ صوبائی اور مرکزی وزیر اور صوبائی حکومت یہ کہنے سے انکی جان میڈم نہیں چھوٹے گی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس صوبے کے اندر ایک حکومت ہے، اس کا ایک چیف ایگزیکٹیو ہے، صوبے کی ساری ذمہ داری صوبائی حکومت اور چیف ایگزیکٹیو کے اوپر عائد ہوتی ہے اور یہاں پہ اس ایوان کی تمام اپوزیشن جماعتوں نے، تمام پارلیمانی لیڈران نے صوبائی حکومت سے یہ کہا تھا کہ آپ اس ایشو کے اوپر جو بھی فیصلہ کریں گے، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اگر میری پارٹی کا کوئی بندہ ان کے

احتجاج میں شریک نہیں ہوا تو باقی تمام پارٹیوں کے ممبران اسمبلی جو تھے، وہ ان کے احتجاج میں شریک تھے۔ یہاں پہ میں خود اس میٹنگ میں موجود تھا، عابد شیر علی صاحب بھی تھے، خواجہ آصف صاحب بھی تھے، سی ایم ہاؤس میں میٹنگ ہوئی اور وہاں پہ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جن اضلاع سے بل 90 پرسنٹ آرہے ہیں، وہاں پہ بجلی انہیں اس حساب سے دی جائے گی۔ جن اضلاع سے ریکوری نہیں ہو رہی ہے، ان کو ضرور اس حد تک بجلی دی جائے تاکہ انہیں احساس ہو کہ وہ بھی اس کے دیکھا دیکھی دوسرے اضلاع کے برابر بل دینے کی کوشش کریں۔ اب بھی اگر کوئی فرق ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اور یہ منسٹر صاحبان ہیں، یہ عابد شیر علی صاحب کے ساتھ بھی بات کر سکتے ہیں اور خواجہ آصف صاحب کے ساتھ بھی بات کر سکتے ہیں اور میں نے پہلے بھی آپ سے بات کی ہے کہ آج بارہ دنوں سے، میرے حلقے میں زلزلہ آیا، جب میں چیف منسٹر صاحب کے پاس آیا، ان سے شکایت کی تو انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ ایبٹ آباد میں کوئی زلزلہ آیا ہے اور بارہ دنوں سے سڑکیں بند ہیں، میڈم! بارہ دنوں سے لوگوں کے پاس کھانے پینے کی اشیاء نہیں ہیں، ان کے بیمار وہ چارپائیوں پہ اٹھا کے لا رہے ہیں، میں اگر یہ کہوں کہ یہ تو سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر کی ذمہ داری تھی اور اس نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> بالکل ٹھیک ہے، بالکل آپ کا حق ہے۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> میرا یہ حق ہے، میں اس حلقے سے ایم پی اے ہوں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> آپ میرا نکتہ سنیں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> میں اس حلقے سے ایم پی اے ہوں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> نا نا، بیٹھیں، No, no, don't، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، Shaukat Yousafzai Sahib, please don`t get up.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> میں اس حلقے سے ایم پی اے ہوں، میں اپنے لوگوں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> آپ بیٹھیں، میں بجلی نہیں لا رہی ہوں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> میری بات۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> ہم پہ ٹرسٹ کریں آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میری بات میڈم! مکمل ہو جائے، میری بات مکمل ہو جائے، یہ ضرور بات کریں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: نلوٹھا صاحب! میں نے آپ کو فلور دیا ہے۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں پہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں، مجھے پتہ ہے، یہ علیحدہ پوائنٹ ہے اور اس پر بھی بات ہونی چاہیے، آپ کو چاہیے، آپ فوراً اس سلسلے میں کال اٹینشن لائیں، وہ آپ کے پاس، میرا مقصد آپ کو صرف، آپ سے رائے لینے کا یہ ہے کہ جب ایک ممبر بتاتا ہے کہ میٹرز نہیں لگ رہے، جب عابد شیر علی صاحب یہاں آتے ہیں اور وہ آ کے ایشورنس دیتے ہیں اور پھر بھی نہ ہو، میں آپ سے اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ وہ جو فیڈرل گورنمنٹ نے ہمارے لئے، میں بالکل اس کے حق میں نہیں ہوں کہ We should start blaming each other، یہ تو آپ کے پاس اچھا ہے، Provincial executive should take notice of this matter لیکن جب اتنی چیزیں، لوگوں نے وہاں دھرنے دیئے ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے کوئی طریقہ کار Evolve ہونا چاہیے تو میں، آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں، بہت شکریہ، میں آپ کو صرف اس لئے بتا رہی ہوں، یہ سب آپ لوگ اگر واپڈا کی ڈیبیٹ رہ گئی تو یہ جو Actual agenda ہے، یہ رہ جائے گا، میں شاہ فرمان صاحب کو صرف یہ فلور دینا چاہتی ہوں، اس مسئلے کو Sum up کریں اور حل بتائیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر، میری بات تو ابھی۔۔۔۔۔

ایک رکن: میڈم سپیکر، ہمیں بھی تھوڑا ٹائم دیں۔

محترمہ چیئرپرسن: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، میں دیدیتی ہوں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): میڈم سپیکر، دو پوائنٹس ہیں، ایک یہ کہ ہمارے صوبے کا ایک شیئر ہے جو کہ وہ ہمیں اپنا حصہ ملنا چاہیے اور اگر واپڈا والے، پیسکو والے اس شیئر میں سے یہ Decide کر لیں کہ اس ایریا کے اندر ریکوری کم ہے اور اس کے اندر زیادہ ہے تو یہ فیصلہ وہ کر سکتے ہیں Provided کہ اگر ہمارا 14.5 پرسنٹ جو شیئر بنتا ہے، وہ ہمیں دیدیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ ہمارے

شیئر میں سے لوڈ شیڈنگ کے بہانے بجلی کاٹ کے کہیں اور استعمال کرتے ہیں، یہ ہمارے ساتھ ظلم ہے۔ نمبر دو، جو شوکت صاحب نے بات کی، وہ یہ کہ واپڈا کو ہم فنڈز دیتے ہیں، اب تو ماشاءاللہ ریپیئرز ٹرانسفارمر کیلئے بھی ہماری مجبوری تھی لیکن جو فنڈز دیتے ہیں، نئی سکیمز کیلئے وہ فنڈز جاتے ہیں، میڈم سپیکر! وہ فنڈز جاتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ سکیمیں مانگتے ہیں، وہ سکیمیں بھی جاتی ہیں اور جب وہ ٹینڈرنگ کرتے ہیں، خریدتے ہیں تو Present کرتے ہیں کہ ہمیں ایک ہزار ٹرانسفارمرز، اتنے پول، اتنی تاریں ہمیں چاہئیں، Based on those schemes وہ سکیمز Mention کرتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ Provincial exchequer کے جو پیسے جو بمعہ سکیم جاتے ہیں، وہ ان کے اوپر خریداری کرتے ہیں اور وہ جو چیزیں خریدتے ہیں، یہ اپنے من مانے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ پھر جب دیکھتے ہیں کہ سٹور میں کچھ ہے ہی نہیں، ٹرانسفارمرز آچکے ہوتے ہیں، یہ تو Perfect ایک نیب کیس ہے اور اس کا انشاءاللہ، اب ہم بہت ہو چکا، اس کا ہم قانونی طریقہ اٹھائیں گے اور یہ نیب کے پاس ہم جائیں گے کہ Verify کریں کہ جو اتنے بلین کا سودا ہوا ہے، کونسی سکیمز کے Against ہوا ہے اور جو ٹرانسفارمرز اور سامان آیا ہے، وہ کہاں لگا ہوا ہے؟ لیکن یہاں پر میڈم سپیکر، میں ایک ریکویسٹ کرونگا، یہ جو ہم کہتے ہیں نا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، ماشاءاللہ یہاں پر Well established political parties موجود ہیں، موثر اپوزیشن موجود ہے، اپوزیشن کی پارٹیز کا زبردست Presentation ہے نیشنل اسمبلی کے اندر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے سے تعلق رکھنے والے مختلف سیاسی جماعتوں کے ایم این ایز نے یہ ایشو نیشنل اسمبلی کے اندر، کیونکہ فیڈرل منسٹر تو جوابدہ ہے میڈم سپیکر! نیشنل اسمبلی کو، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور ساتھ درخواست بھی کرنا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ وہ کہیں کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، وہ اپنا حصہ، اپنا Role play کریں، اگر ان کو یہ واقعی ناانصافی لگتی ہے، مجھے میرا نہیں خیال کہ آج تک اپوزیشن کی پارٹیز نے نیشنل اسمبلی کے اندر، اب Discrimination آجائے گی اگر ایک دو کا میں نام لے لوں کہ انہوں نے بات کی ہے لیکن میں یہ کہہ دوں کہ حق یہ بنتا ہے، آپ نے میڈم سپیکر! نلوٹھا صاحب سے پوچھا ہے، میں آپ کی وساطت سے نلوٹھا صاحب سے پوچھتا ہوں کہ پی ایم ایل کے ایم این ایز نے نیشنل اسمبلی میں اپنے منسٹر سے

کیا یہ سوال پوچھا ہے؟ اگر نہیں پوچھا ہے تو میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ سوال ان سے پوچھ کے اپنی پارٹی کو بتادیں کہ یہ اس کا حل ہے۔ تھینک یو، میڈم سپیکر۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، I am sure ضرور انہوں نے پوچھا ہوگا، اس لئے میں نے ان کو فلور دیا۔ میں میڈم! آپ کو دیتی ہوں ٹائم لیکن پہلے میں اکبر حیات صاحب کی بات سن لیتی ہوں کیونکہ یہ۔

ایک رکن: وہ تو۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، آپ اپنا نکتہ بتادیں کیونکہ اب آپ نے اٹھایا تھا، میرا مقصد تھا کہ اس کو ہم Sum up کریں اور منعم خان! آپ کے پاس بھی میں آؤنگی ابھی۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ میڈم۔ یہ جو شوکت یوسفزئی صاحب نے بات کی ہے، فضل الٰہی صاحب نے جو بات کی، اس عذاب کا میں خود بھی شکار ہوں، واقعی یہ میں مانتا ہوں کہ لوڈشیڈنگ بہت زیادہ ہے لیکن جو حقیقت بات ہے، جو رورل ایریا ہے، وہاں پہ اب بھی لوڈشیڈنگ ہے اور جو ہمارا اربن ایریا ہے، وہاں کافی فرق پڑا ہے اور وہ پتہ نہیں کہ ان کے علاقوں میں کیوں زیادہ لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، اگر یہ بات جائز نہیں ہے کہ کہیں جی عابد شیر علی استعفیٰ دیدیں اور یہ مطلب وہ سنبھال نہیں سکتے تو اسی طرح میں اگر یہ کہوں کہ یہاں کے جتنے منسٹرز ہیں، کوئی سیکرٹری ان کو مانتا ہی نہیں ہے، تو پھر یہ بھی استعفیٰ دیدیں کیونکہ یہاں پر جو حالات ہیں، (تالیاں) میں دیکھ رہا ہوں تو آپ یقین کریں کہ یہاں کے سیکرٹریز منسٹروں کو مانتے ہی نہیں ہیں، ڈپٹی سیکرٹریز نہیں مانتے، ڈائریکٹر نہیں مانتے تو اب اگر میں یہ کہہ دوں کہ عنایت صاحب! آپ بھی استعفیٰ دیدیں، آپ کے سیکرٹری نے چار مہینوں سے Approval نہیں دی ہے، اب آپ اس کو کہیں کہ آپ فارغ ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے میڈم سپیکر! کہ آپ کہہ رہی ہیں کہ اس کا سلوشن، سلوشن تو انہوں نے خود کہا تھا کہ اس سال ہم 350 ڈیم بنائیں گے، تو اگر یہ 350 ڈیم بنالیتے تو ہمارا یہ شکوہ ہی ختم ہو جاتا، اب لوڈشیڈنگ بھی ختم ہو جاتی۔ جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ یہ Done ہو گیا، آپ کا Message convey ہو گیا اور آپ نے اب پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، اس پر ہم بہت دفعہ بحث کر چکے ہیں، بہت شکریہ۔ میں جعفر شاہ صاحب! آپ کا علیحدہ وہ ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ کا پہلے میں کال اٹینشن لے لوں جی۔

جناب جعفر شاہ: پہلے اس پر تو بات ہو جائے نا۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ چاہتے ہیں، پہلے اس پر بات کرواتے ہیں تو یہ جو Relevant بجلی والی، اس کو میں ختم کر رہی ہوں۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں، میں ذرا کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ہاں ہاں، نہیں آپ کو میں نے، یہ میں سمجھتی ہوں، آپ بیٹھیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میں نے لوڈ شیڈنگ کا نہیں کہا۔

محترمہ چیئرپرسن: تشریف رکھیں، مطلب ہے، انکا پوائنٹ لوڈ شیڈنگ سے متعلق نہیں ہے، جو Relevant point ہے، وہ ہے کہ اربن ایریا ہے۔ (شور) بیٹھ جائیں، آپ No cross talking، بیٹھ جائیں پلیز۔ آپ ایک منٹ، No cross talking۔ اکبر حیات صاحب! آپ بنیادی طور پہ اس پوائنٹ کو سمجھیں، ایشو یہ ہے کہ پیسے جمع ہوئے ہیں، ٹرانسفارمرز کیوں نہیں Provide ہو رہے؟ بس اس پر بات ہو رہی ہے اور کسی نے اس پر چارج نہیں لگایا، نہ استعفیٰ کا وہ کیا۔ تھوڑا سا اس Ambit سے باہر نکلیں، آپ کی Relevance اسی سے متعلق ہے، دو منٹ میں اپنی Briefly بات کریں، تمہید نہ باندھیں۔ جی منعم صاحب۔

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): دا سې ده چې خبره، زمونږ دې بجلئ ته خوا وګوره، زمونږ ټول KPK سره دا مسئله ده، تا سو ټا ئم هم لږ را کړے دے خو دا خبره درته کوم چې يره زما يو کزن نن دويمه ورځ ده، ريګولر ځم دې ايل آر ايچ ته۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بنه جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: هلته جی، هغه کارډيالوجی وارډ کښې هم اے سی مے سی نشته، زه چې هغه مريض خوا له لاړ شم، هغه وائی چې نور بنه يم خو

دا ګرمي راله کيږي نو په ايل آر ايچ غونډي هسپتال کښې وولټيج چې کوم، ما چې بيا هغه متعلقه محکمې سره خبره وکړه نو هغه وائي۔۔۔۔

(شور)

Madam Speaker: Order in the House, please.

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: چې خبره د وولټيج ده جي، په ايل آر ايچ کښې وولټيج کم دے او مطلب دا دے چې دا مسئله حل کول غواړي، دا مريضان به دې نه خراب شي۔

محترمہ چیئرپرسن: بالکل هاسپيټلز کښې دا، تهينک يو، ډيره مهرباني۔ دا ضروري ده، هسې هاسپيټلز کښې خو Standby arrangement هم پکار دے خو د بجلۍ Constant flow خو ډير ضروري ده۔ سردار صاحب، سردار سورن سنگھ، مختصر اور ڈائریکٹ۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): میڈم، سب سے پہلے تو میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: اپنی طرف سے اور اپنی تمام Minorities کی طرف سے کہ KPK کی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون اس کرسی پر بیٹھی ہیں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: اور میں، یہ واقعی تبدیلی آچکی ہے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ہم سب کی یہ Honour ہے۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: اچھا۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: میں اپنا جو میرے دوست ہیں، جن کا تعلق مسلم لیگ سے ہے، یہ ہمارے شکوے ہیں کیونکہ فیڈرل میں ان کی گورنمنٹ ہے اور واپڈا ان کے انڈر ہے تو یہاں پہ جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں، مختلف پارٹیوں کے، وہ ہمارے شکوے گلے ہیں ان سے اور ان شکووں گلوں کو میں ایک شعر کی صورت میں ان کو کہوں گا کہ:

قافلے کے لٹ جانے کا غم نہیں غالب سوال تو تھا تیری رہبری کا

شکریہ جی۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت اچھے، شاباش۔ میڈم معراج ہمایون۔ بیٹھ جائیں۔ مختصر میڈم۔

Madam Meraj Hamayun Khan: Thank you very much, Speaker Sahib. Please don’t restrict me.

(Interruption)

ایک رکن: میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ ان کے بعد، Sorry ji۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ذرا، یہ وہ Change کر دیتے ہیں، ماحول کو ذرا Light کر دیتے ہیں، آج ایک تاریخی، واقعی تاریخی دن ہے، اس KPK اسمبلی میں سب سے پہلے آپ ہماری سپیکر بنی ہیں، ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے، بحیثیت ایک خاتون کے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو، میڈم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ آپ کی Personal triumph ہے، آپ کی Continuous سیاسی جدوجہد کی کامیابی ہے۔ میں آپ کو مبارکباد دیدوں کہ آپ اس کرسی پہ پہنچ گئی ہیں، یہ ہماری خواتین کی جدوجہد وہ ہے، قائم ہے کہ اتنے عرصے سے ہم Empowerment یا Empowerment of women کی بات کر رہے ہیں اور آج ہمیں ذرا تھوڑی سی Light نظر آرہی ہے کہ دو سالوں میں حکومت نے ہمیں منسٹری تو نہیں دی لیکن ہم کو ایک سپیکر کی حیثیت میں آپ ہمارے سامنے آگئی ہیں، میں حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اپنی پالیسیز کو تھوڑا سا Relax کر دیا ہے اور ہماری بات ان کی سمجھ میں آگئی ہے کہ خواتین کو اگر شامل کیا جائے، Development process میں تو ہمارا پروگریس بڑی تیزی سے آگے جا سکتا ہے اور ہم زیادہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ میں اور بھی ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ یہ اعزاز انہوں نے اپنے ساتھیوں کو نہیں دیا ہے، یہ اپوزیشن کو دیا ہے تو یہ ہماری اپوزیشن کی بھی ایک بڑی کامیابی ہے، Opposition successful ہوئی ہے لیکن میں امید بھی رکھتی ہوں، میڈم مسند نشین صاحبہ! کہ آپ یہاں تک پہنچ گئی ہیں تو اس اسمبلی میں جو ہمارا ایک اسٹیٹس ہے جو اب تک کوئی اس کو Accept ہی نہیں کر رہا اور طنزیہ طریقے سے اس پر بات ہوتی ہے کہ آپ جو ہیں، آپ تو الیکشن لڑ کر نہیں

آئے ہیں، آپ تو Reserved seats پر آئی ہیں تو آپ کو یہ نہیں ملنا، آپ کو یہ نہیں ملنا، آپ کا یہ Right نہیں ہے تو یہ اب آپ ہمارے Rights کیلئے اس پوزیشن میں جاکر ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے Rights کیلئے لڑیں گی اور ہمارے اسٹیٹس کو بڑھا کر Equal basis پر جو ہمارے مرد ساتھی ہیں، ان کے برابر لائیں گی اور جو مردوں کا شیئر بنتا ہے جو ڈیویلپمنٹ ہو، ڈیویلپمنٹ فنڈ ہو، چاہے وہ اپوائنٹمنٹس ہوں، چاہے جس قسم کے بھی Rights ان کو مل رہے ہوں تو وہ ہمیں بھی اسی طریقے سے ملیں کہ بغیر ہماری آواز اٹھائے، وہ ہمیں ملیں۔ ایک دفعہ میں پھر آپ کو مبارکباد دیتی ہوں اور جس طریقے سے آج آپ چلارہی ہیں، وقت پر سٹارٹ کرنا اور ایجنڈا کو Strictly follow کرنا، ڈسپلن رکھنا، اندر تو یہ سکھاتا ہے کہ ایک خاتون کے اگر بڑے سے بڑا کام بھی حوالے کیا جائے تو وہ اچھے طریقے سے ہو سکتا ہے، یہ میری گزارشات تھیں۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> بہت شکریہ۔ میں I am flattered and thankful اور ان شاء اللہ Together all of us, we will strive for the betterment and uplift of women. میں میڈم! آپ سے پہلے کریم خان کھڑے ہیں، مجھے ایک پرابلم بھی ہے، ایجنڈے میں ابھی دو آئٹم رہتے ہیں، میں نے جعفر شاہ صاحب سے ایک Commit کیا ہے، ان کے دو پوائنٹس ہیں اور دو کال اٹینشنز ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ اگر میں بریک کرونگی تو پھر آپ میں سے Mostly جو ہیں، وہ پھر لوٹ کر آنے والے نہیں ہیں تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ چونکہ آج جمعہ ہے And Members have to proceed to their constituencies تو اس لئے میرے ساتھ مہربانی کریں، آپ لمبی بات نہ کریں تاکہ میں ایجنڈا Complete کرلوں اور اس کیلئے ایک اللہ نے، Blessing سمجھیں کہ منسٹر لاء جو ہیں، ان کی ریکویسٹ آئی ہے، So the laws are not going to be tabled اور لیجسلیشن نہیں ہوگی تو پھر میرے پاس صرف دو کال اٹینشن نوٹسز رہتے ہیں، وہ میں ختم کرنا چاہتی ہوں، اس لئے آپ مہربانی کریں، میڈم مجھے پتہ ہے، آپ بھی یہی بات کرنا چاہتی ہیں مجھے، آپ اگر دو منٹ بولیں تو ایک منٹ میں دو لفظ بول دیں۔

<u>محترمہ نسیم حیات:</u> بس مختصر بات کرتی ہوں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> اچھا جی، میڈم نسیم حیات صاحبہ۔

محترمہ نسیم حیات: میڈم مسند نشین، صوبہ خیبر پختونخوا کی خواتین کیلئے خوشی اور فخر کا مقام ہے کہ صوبے کی منتخب نمائندوں پر مشتمل اسمبلی کی صدارت ایک خاتون ممبر کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔

محترمہ نسیم حیات: واقعی یہ Change ہے اور بدل رہا ہے KPK (تالیاں) آج آپ کو خیبر پختونخوا اسمبلی کی پہلی خاتون کا اعزاز حاصل ہوا ہے جو اجلاس کی صدارت کر رہی ہیں، میں آپ کو یہ منصب سنبھالنے پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی تمام خواتین ایم پی ایز کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ آئندہ بھی آپ اپنی ذمہ داریوں سے بہ احسن وخوبی عہدہ برآں ہونگی۔ تھینک یو میڈم۔ بس یہی باتیں میں نے کی، تھینک یو۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو میڈم۔ آپ نے بہت اچھی، آپ کا بہت شکریہ۔ مجھے پتہ ہے، آپ دل سے کہہ رہی تھیں، صرف آپ کو یہ یاد کرادوں کہ Reading is not allowed۔ آپ جب بھی کوئی بات کرے، زبانی کرے اور دل سے کرے اور انشاءاللہ وہی بات سب سے زیادہ اچھی ہوگی۔ جی کریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم: شکریہ، میڈم مسند نشین۔ میڈم! پچھلے دنوں میں رمضان میں میرے حلقے میں ایف آئی آر درج ہوئی ہے بجلی کی، جو واپڈا کا سب ڈویژن آفس ہے، وہ جل گیا تھا، تحصیل پر لوگوں نے اٹیک کر دیا تھا، اس کی وجہ سے واپڈا کی Negligence، وہاں پر ایک۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: سر، واپڈا کو ہم نے Wind up کر دیا، کریم خان! مجھے معلومات ہیں، اس پر ہم۔

جناب عبدالکریم: میں ایک دو Suggestions دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: مختصر بتائیں پھر۔

جناب عبدالکریم: Suggestions یہ دے رہا ہوں، Suggestions یہ دے رہا ہوں کہ ہم جب ہمارے جلوس لیکر جاتے ہیں، جرگہ لے کر جاتے ہیں تو وہاں سے Response ہمیں زیرو ملتا ہے، خواہ وہ ایکسیئن ہو، خواہ وہ ایس ڈی او ہو، کئی مرتبہ اس طرح ہوتا ہے کہ ایم پی ایز پر ایف آئی آر ہو جاتی ہے، اس

میں تو بہت جلدی ہوتی ہے کہ جی کار سرکار میں مداخلت کی اور ایف آئی آر ہو گئی لیکن ہمیں بھی کوئی اس کا Rightملنا چاہیے تاکہ ہماری طرف سے بھی اس ایکسیپٹن پر، اس ایس ای پر ایف آئی آر ہو۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: انشاءاللہ اس پر ہم Consultation کرینگے۔

جناب عبدالکریم: اس میں ڈی سیز اور ڈی پی اوز جو ہیں ڈسٹرکٹ کے، ان کو Involve کیا جائے، ایم پی ایز کے ساتھ۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بالکل کرینگے۔

جناب عبدالکریم: تاکہ وہ ہماری Complaint کو نوٹ کریں اور اس پر ایکشن لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ چیئرپرسن: اس پر ہم، We will have consulted a meeting very soon، شاہ فرمان صاحب نے بھی اس کا پوائنٹ آؤٹ دیا ہے، ہم نے وہ کیا ہے، واپڈا کے جو ایشوز ہیں، ان کو انشاءاللہ پہلے بھی ڈیل کیا ہے، سپیکر صاحب جب آئینگے تو ان کو ہم یہ دینگے کہ ایک دفعہ اس پر Through consultation کریں۔ جعفر شاہ صاحب! میں پہلے کال اٹینشنز ختم کرونگی، پھر بعد میں آپ کو End میں ٹائم دونگی۔ So, item No. 7, agenda item No. 7: ‘Call Attention Notice’: Janab Syed Jafar Shah Sahib, MPA، اس میں ایک پرابلم ہے، اگر آپ کو میں ویسے بتادوں، Minister Health Sahib is already on leave اور آپ کا ہیلتھ سے Related ہے، ہم لینے کو لے لینگے But I don’t know whether some other Minister is going to, مشتاق غنی صاحب! آپ اس کو Some body is dealing with it۔

جناب جعفر شاہ: میرے خیال میں پینڈنگ کرکے اچھا ہوگا کیونکہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ایک منٹ، دیکھیں، ایک بات کو دیکھیں، Cabinet is collectively responsible, Assembly business should be taken very seriously، اگر ایک منسٹر نہیں ہے For certin reason تو کوئی منسٹر اس کے حوالے کریں یا پھر جو۔

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani (Minister for Higher Education): Madam! if somebody asks, we all are here, no problem, no problem.

(Interruption)

محترمہ چیئر پرسن: ابھی وہ Answer دے دینگے لیکن I can defer it تاکہ منسٹر ہیلتھ خود آئیں۔

Mr. Jafar Shah: I would prefer کہ ڈیفر کریں کیونکہ Minister concerned, it's very important to the point.

محترمہ چیئر پرسن: یہ ڈیفر کر لیتے ہیں، تھینک یو۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ کا جو ہے کال اٹینشن نوٹس نمبر598۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے رمضان سے پہلے جمع کروایا تھا اور ابھی میں پڑھونگا تو اس میں رمضان کا بھی ذکر ہے، اس وقت تو نہیں آسکا تھا۔۔۔۔۔

محترمہ چیئر پرسن: خیر ہم سمجھتے ہیں، اجلاس جو بیچ میں نہیں ہوا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ پشاور میں تمام سرکاری کالونیوں میں خاص طور پر خیبر کالونی تہکال پایاں کی سٹریٹ لائٹس خراب ہیں، شام ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے جو کہ موجودہ حالات میں کسی بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتا ہے اور چونکہ جون کا مہینہ ہے، لہذا سٹریٹ لائٹس کو تبدیل یا مرمت کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں تاکہ عوام کا یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

محترمہ چیئر پرسن: جناب مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب اس کو ایڈریس کرینگے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: میڈم، پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئر پرسن: تھینک یو۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: اور ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے کہ جس The way you are conducting the House, is really highly appreciable.

محترمہ چیئر پرسن: بہت شکریہ، مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: دوسرا یہ اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے، واقعی بہت پرانا ہو گیا ہے، پراسیس پر شاید لگا رہا، اس پر ٹائم، رمضان کیلئے تھا ان کا، لیکن یہ متعلقہ حکام تک بات پہنچائی

جائیگی۔ انہوں نے بہت اچھا پوائنٹ Raise کیا ہے کہ Normally جو گورنمنٹ کالونیز ہیں، ان میں اس طرح کے پرابلمز اگر ہیں جو انہوں نے کہا ہے تو وہ ہم جو بھی Concerned department ہے، ہماری ایڈمنسٹریشن کا، اس کے نوٹس میں لے آئینگے اور میری معلومات یہ ہیں کہ کافی حد تک ان کالونیوں کے اندر کام ہو بھی چکا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ مطمئن ہیں جی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مشتاق غنی صاحب نے ٹائم نہیں بتایا، اگلے رمضان تک ٹھیک ہو جائینگے۔

محترمہ چیئرپرسن: جو بھی ہو، ان شاءاللہ اس پر عمل ہوگا اور شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): میڈم مسند نشین، بڑا اچھا انہوں نے پوائنٹ Raise کیا ہے، یہ جو لائٹس نہیں جلتے، اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں یا تو لائٹس خراب ہوتے ہیں یا بجلی نہیں ہوتی تو میرے خیال میں اگر ہم دونوں کے اوپر (تالیاں) اگر ہم دونوں کے اوپر Concentrate کریں، لائٹس تو ہم ٹھیک کر لینگے، بجلی کی ضرورت ہے، وہ اگر نلوٹھا صاحب کر لیتے ہیں۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے۔That was for the light of spirit، اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ مطمئن ہوگئے ہیں تو That deal with it۔ میں اس سے پہلے کہ محمود خان صاحب ہے منسٹر ایریگیشن جو یہ اپنا آئٹم نمبر 8 جو ہے، اس کو وہ کرنا چاہتے ہیں، دیگر جو آئٹمز ہیں، وہ ہم آج ڈیفر کر رہے ہیں کیونکہ منسٹر لاء نے Application دی ہے اور یہ ریکویسٹ بھی بھیجی ہے لیکن Before we do that, I will give floor to Mr. Jafar Shah, he has to raise some important issue، تو یہ آپ اس کو 'زیرو آور' ہی سمجھیں I want to call it point of order

جناب جعفر شاہ: شکریہ۔ Thank you, Madam Speaker! for giving me the floor، میں دو Important issues ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ میڈم! ایک تو یہ کہ پچھلے چار پانچ مہینوں سے جو سوشل سیکٹر جو ہمارے سماجی ادارے ہیں، این جی اوز، ان کی Certification اور این او سی کا مسئلہ ہے اور کم از کم 75 ایسی این جی اوز اس صوبے میں کام کر رہی ہیں جس میں بعض این جی اوز،

شاید ان پر Reservations ہوں لیکن Majority of them, they are working very well اور اچھی کام کر رہی ہیں اور جو میرے نوٹس میں بات آئی ہے، کم از کم تھری۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جزاکم اللہ۔جی جعفر شاہ۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> اس میں اس طرح ہے میڈم! کہ تھری بلین کے Approved projects ہیں، چھ مہینوں سے پینڈ نگ ہیں، ابھی ہمارے مختلف علاقوں میں سیلاب آئے ہوئے ہیں، چترال میں بہت بری حالت ہے، لکی مروت میں، ڈی آئی خان، پشاور، چارسدہ، ایبٹ آباد وغیرہ میں زلزلہ آیا ہے اور چھ مہینے ہو گئے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ان کو کلیئر کیا ہے، پی ڈی ایم اے والے ان کو ابھی این او سی نہیں دے رہے ہیں، سرخ فیتے کا چکر ہے، تو اس میں جو لوکل این جی اوز ہیں، وہ بیچارے ابھی ہزاروں لوگ ان کے ساتھ وابستہ اور ڈونرز نے ان کو یہ Threat دی ہوئی ہے کہ اگر یہ پیسے وہ استعمال نہیں کر پائے اور وہ کام نہیں کر سکتے اور جو فنڈ نگ ان کی ہوئی ہے، جو ایگریمنٹس ان کے ساتھ ہوئے ہیں، وہ واپس جائینگے۔ابھی Save the Children پر گورنمنٹ نے پابندی لگائی، پنجاب میں ٹھیک ٹھاک ان کے کام ہو رہے ہیں، یہاں پر ہمارے ہزاروں لوگ،4ہزار 5سو ہمارے لوگ ایمپلائز ان این جی اوز کے ساتھ، تو اس کیلئے طریقہ کار وضع کیا جائے۔میں تجویز پیش کرونگا جو ان کی ایک بنی ہے، این ایچ این، جو Humanitarian NGOs Net Work بنا ہوا ہے یا صوبے کے لیول پر 75 ان کے یہاں پر ممبر ز ہیں، دو سو سے زیادہ ان کے پورے پاکستان میں ممبر ز ہیں، پارلیمنٹری پارٹیز کو وہ بریفنگ دیں، ان کی ایک کمیٹی بنائیں اور ان کو سن لیں۔اس میں اگر ٹھیک ہے، ایسی این جی اوز ہیں کہ اس کو لاء اینڈ آرڈر سے کوئی مسئلہ ہو تو اس میں کر لیں، ان کو نہ دے دیں، تو سوشل ویلفیئر منسٹر سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس سلسلے کو سنجیدگی سے لے لیں اور ان کو بلائیں اور ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں اور ان کو کام کرنے دیں کیونکہ ابھی چترال میں اور وہاں پر گورنمنٹ ہر جگہ پہنچ تو نہیں سکتی۔دوسری جو میری بات تھی میڈم مسند نشین! وہ یہ ایجوکیشن منسٹر جناب منسٹر صاحب سے Related ہے، سوات یونیورسٹی کے حوالے سے ہم بہت چیخے چلائے اس ہاؤس میں اور میرے خیال میں کوئی بھی سیشن ایسا نہیں گزرا جس میں ہم نے سوات یونیورسٹی کے حوالے سے بات نہ کی ہو، وہاں پر جو

بدانتظامی ہو رہی ہے اور جو چیزیں ہو رہی ہیں جو کرپشن ہو رہی ہے، جو Appointment ہو رہی ہیں، اس میں یہاں پر اس اسمبلی کے فلور پر پوری Unanimously ہم نے ایک قرارداد پاس کی کہ جو یونیورسٹی ایکٹ ہے، اس کو پاٹاتک، Provincially Administered Tribal Areas تک بڑھایا جائے، آج میرے خیال میں پانچ یا چھ مہینے ہو چکے ہیں، وہ ابھی تک سوات، پاٹاتک تو ایکٹ نہیں بڑھایا گیا اور ہمیں ڈیپارٹمنٹ یہ کہتا ہے کہ یہ چونکہ پاٹا ہے، یہ صوبائی اسمبلی کے بھی اختیار میں نہیں ہے، یہ گورنر کے اختیار میں بھی نہیں، یہ وزیر اعلیٰ کے اختیار میں بھی نہیں ہے، یہ بے چارے منسٹر ہائیر ایجوکیشن کے اختیار میں بھی نہیں ہے، میں حیران ہوں، یہ کس کے اختیار میں سوات آتا ہے اور پاٹا آتا ہے ؟ اب بھی وہ چیزیں ہو رہی ہیں، ہم سب سوات کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ہم سب اس پر سراپا احتجاج ہیں، پورے ملاکنڈ ڈویژن کے ایم پی ایز، جو ٹریژری بنچز کے ہیں، اپوزیشن بنچز کے ہیں، ابھی ڈاکٹر صاحب اس پر بات کرینگے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم عدالتوں کے احکامات کا احترام کرتے ہیں، ہائی کورٹ نے Stay دیا، سٹینڈنگ ہائیر ایجوکشن پر کہ آپ اس یونیورسٹی، چونکہ Subjdice ہے کیس، تو لہذا کوئی سٹینڈنگ کمیٹی اس پر کوئی فیصلہ نہ کرے، صالح محمد صاحب نے اس کو پینڈنگ رکھا لیکن ساتھ یہ بھی ایشورنس ہمیں دی گئی ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کہ جو ریکروٹمنٹس ہو رہی ہیں، وہ یہ وائس چانسلر نہیں کرینگے کیونکہ اس میں بددیانتی کر رہے ہیں وہ، لیکن وہ اب بھی جاری ہے، تو میری یہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے لیں، منسٹر صاحب کو آپ کے توسط سے میں یہ پیغام اور ریکویسٹ پہنچانا چاہتا ہوں کہ پورا سوات Protest ہے، یہاں پر اسمبلی میں اور ابھی اٹھیں گے۔ شکریہ میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، آپ نے یہ بتا دیئے، Thank you, You made your point میں ڈاکٹر حیدر علی سے سنتی ہوں، باقی آپ بولنا چاہتے ہیں یا سوشل ویلفیئر والوں سے پہلے پوچھ لوں۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ): میڈم مسند نشین! میں بھی بات کر لوں، بعد میں وہ بات کرلیں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی ڈاکٹر حیدر علی کو دیں، ڈاکٹر حیدر علی خان۔ ٹھہر جائیں، ابھی ٹھہریں، مائیک آن کریں ڈاکٹر حیدر علی کا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ: جس ایشو کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ کیا ہے، میڈم! یہ ہمارے نہ صرف سوات کیلئے بلکہ اس پورے ایوان کیلئے بہت ہی اہم ہے اور یہ صوبائی حکومت کیلئے بھی بہت اہم ہے کیونکہ اس فرد واحد نے نہ صرف اس ایوان کو بلکہ اس پورے نظام کو جس میں عدلیہ بھی شامل ہے، ان سب کو چیلنج کیا ہوا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں، میں Accountable نہیں ہوں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے سوات میں کچھ عرصہ پہلے ایسے افراد پیدا ہوئے تھے جنہوں نے پورے Status quo اور حکومت کی رٹ کو چیلنج کیا تھا اور بدقسمتی سے اس فرد کو جس نے پورے نظام کو چیلنج کیا ہوا ہے، یہاں کے لوگ، یہاں سے اس کو سپورٹ مل رہی ہے۔ میں پارلیمانی پارٹی کا ممبر ہوں لیکن میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ جس طرح کہ فضل اللہ کو سپورٹ مل رہی تھی، اس وقت کی حکومتی انتظامیہ اور ان لوگوں کی طرف سے ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں، ہم ان کو Groom کرتے ہیں، ہم اپنے نظام کو کھوکھلا کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے میڈم! کہ ہم دنیا کے واحد پارلیمنٹریز ہیں، بدقسمتی سے ملاکنڈ ڈویژن کے، ہماری تعداد اس وقت اس ہاؤس میں 'الیکٹڈ' ممبران میں 23 بنتی ہے، اس پورے ایوان میں 99 ممبرز ہیں، ہم Almost one fourth ہیں جو کہ کورم پورا کرتے ہیں، اگر ہم اکیلے بھی بیٹھیں تو پورے صوبے کیلئے قانون سازی کر سکتے ہیں لیکن ہم اپنے بدقسمت ملاکنڈ ڈویژن کیلئے قانون سازی نہیں کر سکتے۔ تین مہینے سے ایک جوائنٹ ریزولیوشن جس میں ہم نے درخواست کی تھی، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ لاء، جو یہاں پر ایکٹ پاس ہوا ہے، ہمیں تکلیف ہے، اس کو Extend کیا جائے، وہ ابھی تک سرد خانے میں پڑا ہوا ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ والوں سے پوچھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے، ہوم سے پوچھتے ہیں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے، یہ جو آپ نے خود مختاری دی تھی، قانون سازی ہم بہت یہاں پر کرتے ہیں، ہم نے ادارے کو خود مختاری دی تھی، مالی اور انتظامی، کسی فرد کو نہیں، وہ ہماری Immature legislation کی وجہ سے وہ قانون سازی اور وہ اختیار جو ہے، ایک فرد واحد نے اس کو یرغمال بنایا ہوا ہے، نہ وہاں پر انسٹیٹیوٹس ہیں، نہ انسٹیٹوٹ کی باڈیز ہیں، کہتے ہیں کہ اختیار سینٹ کے پاس ہے، پھر کہتے ہیں، یہ سینٹ نہیں ہے، میں اس فلور پر اس دعوے کے ساتھ کہتا ہوں، شاہ صاحب موجود ہے کہ اس وی سی صاحب جس کا نام جہانزیب ہے، اس کی اپوائنٹمنٹ وزیراعلیٰ صاحب نے 18th

Appointکی روسے جو اختیار ملا تھا صوبے کو اور وزیر اعلیٰ کو، انہوں نے کی ہے تو اگر وہ amendment کر سکتا ہے تو Removal کیلئے کوئی اور کو دستک ہم، اور اب تو یہ بھی ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کیس Subjudice ہے، سٹنڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں نہیں آتے، گورنر صاحب کے ساتھ کل بھی ملے ہوئے ہیں، ہم پر پابندی ہے، ہائر ایجوکیشن کی انکوائری آئی ہوئی ہے اس کی Removal کی لیکن کہتے ہیں آپ Recommend اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ عدالت فیصلہ نہ کرے لیکن جس چیز پر ہم نے اس کو چیلنج کیا ہے، وہ معاملات ادھر چل رہے ہیں، اس پر پابندی نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، ڈاکٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ: ہم پر پابندی ہے تو اگر اس ہاؤس کی یہ حالت ہے کہ ہم اس چھوٹے سے معاملے کو بھی پانچ چھ مہینے سے اور لوگ ہم پر تھوکتے ہیں، جن لوگوں نے ہمیں Elect کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے رائٹس کو Protect نہیں کر سکتے، سوات میں باہر کے لوگ آکر بھرتی ہوتے ہیں اور وہ بھی کسی کی سفارش پر، تو ہم کہتے ہیں کہ بدترین کرپشن اس وقت یونیورسٹیز میں ہو رہی ہے، دو سال ہمارے پورے ہوئے ہیں اور ہم نے ابھی تک اس کو کنٹرول نہیں کیا۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آخر یہ کیوں؟ یا تو آپ وہاں پر باڈیز کمپلیٹ کریں کہ اگر اختیار سینٹ کے پاس ہے تو سینٹ کیوں موجود نہیں ہے؟ اور اگر سینٹ موجود نہیں ہے تو اس کے Removal کا اختیار کس کے پاس ہے؟ اگر کسی کے پاس یہ اختیار نہیں ہے تو پھر ہمارے ادھر بیٹھنے کا کوئی جواز نہیں ہے، ہم پھر باہر جائینگے اور میں تو آج ہی واک آؤٹ کرتا ہوں، ابھی۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی ڈاکٹر حیدر علی اور جناب جعفر شاہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، ڈاکٹر صاحب! ابھی واک آؤٹ نہ کریں، ان کا جواب سن لیں پہلے، پہلے جواب سن لیں۔ جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب! ایک منٹ۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر۔

جناب سکندر حیات خان: تھینک یو، میڈم مسند نشین۔ سب سے پہلے تو، جعفر شاہ صاحب یو منٹ، یو منٹ۔

محترمہ چیئرپرسن: جعفر شاہ صاحب! جعفر شاہ صاحب! دو منٹ بیٹھیں، ان کا جواب سن لیں، مشتاق غنی صاحب جائیں اور ان کو لیکر آئیں جی، راضی کریں۔

جناب سکندر حیات خان: تھینک یو، میڈم مسند نشین۔ میں سب سے پہلے آپ کو آج کے تاریخی دن پہ مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں کہ آج ہماری اسمبلی نے تاریخ رقم کی ہے۔ جو ایشو جعفر شاہ صاحب اور حیدر علی صاحب نے اٹھایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک Genuine issue ہے اور Spacially اس حوالے سے کہ اگر آپ دیکھیں کہ ایک طرف ہم جب قومی اسمبلی میں بات کرتے ہیں کہ جی فاٹا کے Legislators وہاں پہ سارے ملک کیلئے قانون بنا سکتے ہیں لیکن فاٹا کیلئے نہیں بنا سکتے اور اسی طریقے سے یہ ایک Anomaly ہمارے صوبے میں فاٹا کے حوالے سے موجود ہے کہ یہاں پہ جب بات ہوتی ہے لیجسلیشن کی تو اس میں تو پاٹا کے Legislators جو ہیں وہ اپنا حصہ لے سکتے ہیں وہ اپنا ووٹ استعمال کر سکتے ہیں، سارے صوبے کیلئے قانون بنا سکتے ہیں لیکن اپنے لئے قانون نہیں بنا سکتے ہیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں، ایک Anomaly ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اس سے نکلنا پڑے گا، اگر ہم نے واقعی یہاں پہ Rule of law کرنا ہے، اگر ہم نے واقعی سمجھنا ہے کہ یہاں پہ ایک سسٹم نے چلنا ہے تو پھر اس کیلئے ایک قانون سب کیلئے ہونا چاہیئے اور اس پہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حل نکالنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ صوبائی اسمبلی کی طرف سے بھی ہمیں اس حوالے سے ایک قرارداد پاس کرنی چاہیئے جو کہ پریزیڈنٹ آف پاکستان سے اور نیشنل اسمبلی سے بھی اس بارے میں یہ مطالبہ کریں کہ کم از کم یہ Anomalies جو ہیں، یہ اب ختم ہو جانی چاہئیں۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ چیئرپرسن: بالکل ٹھیک ہے، سکندر شیر پاؤ صاحب۔ میں آپ سے یہی درخواست کروں گی کہ آپ اس پر Initiate کریں اور ایسی قرارداد لے آئیں تاکہ Monday کو اس پر وہ کر لیں اور جناب منور خان صاحب! آپ کچھ بولنا چاہ رہے ہیں؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میڈم، تھینک یو۔ یہ جو جعفر شاہ صاحب نے این جی اوز کے بارے میں بات کی ہے، یقیناً ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن میڈم! یہاں پہ جتنے بھی اسمبلی کے ممبران بیٹھے ہیں، این جی اوز والے، وہاں جیسے میں اپنے لکی کے بارے میں بات کروں گا کہ PK-76 میں ایک این جی اوز ہے، وہ کام کر

رہے ہے لیکن وہاں کے ایم پی ایز کو کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ یہ کدھر کام کر رہی ہے، کون کر رہا ہے؟ اور اسی طرح ہم ڈیڈک ایکٹ پہ بھی یہاں پہ ایک بل لے کر آئے ہیں میڈم! کہ جتنی بھی این جی اوز ہیں، میڈم! ہم یہاں پہ ڈیڈک ایکٹ پہ بھی ایک امنڈمنٹ لے کر آئے تھے، ابھی تک پینڈنگ پڑی ہوئی ہے، یہی ریکویسٹ کی تھی ہم نے کہ جتنی بھی این جی اوز ہیں ڈسٹرکٹ میں، وہ تھرو ڈیڈک چیئرمین اپنے پراجیکٹس جو جتنے بھی کام ہیں، وہ لے کر آئے تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے اور وہاں کے جتنے بھی ڈیڈک کمیٹی کے ممبران ہیں، ان کے نالج میں بھی یہ بات ہو کہ فلاں کام کر، ہمیں پتہ ہی نہیں ہوتا اور اتنے بڑے بڑے پراجیکٹس ہو رہے ہیں تو میڈم! میں کم از کم یہاں پہ شاہ فرمان صاحب بیٹھے ہیں کہ کم از کم جو امنڈمنٹ پڑی ہے، ابھی تک اس کو کم از کم لے آئیں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ، منور خان صاحب۔ میں میڈم سے چاہوں گی، محترمہ ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ! کہ یہ جو این جی اوز کے حوالے سے ہے، اس پہ ذرا Light ڈالیں اور باقی ممبران اگر ایک منٹ ٹھہر جائیں تو ممبران واپس آگئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

(تالیاں)

محترمہ چیئرپرسن: جعفر شاہ صاحب کو چیک کریں، اچھا آگئے ہیں، او کے دونوں موجود ہیں یہاں پہ۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): تھینک یو، میڈم مسند نشین۔ جعفر شاہ صاحب کی بات اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اور منور خان صاحب کی بھی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: اور منور صاحب کی بات اپنی جگہ ٹھیک ہے، The question is کہ There are two types of NGOs, one is the national one and the second is the international one، نیشنل جو ہیں وہ Directly سوشل ویلفیئر کے انڈر آتے ہیں اور جب میں آئی حکومت میں There were four thousand NGOs, four thousand، میں نے ساروں کی سکریننگ شروع کی، بوگس تھیں، گراؤنڈ پہ کچھ بھی نہیں تھا،

Majority of them، میں نے ایک سال کیلئے رجسٹریشن اپنی لوکل کو سٹاپ کر دیا، ہم پہ بہت پریشر تھا کہ سٹارٹ کرو، میں نے کہا کہ نہیں جب تک کلین اپ آپریشن نہیں ہوتا، میں سٹارٹ نہیں کر سکتی۔ اب جو میں لوکل این جی اوز کی پہلے بات کرتی ہوں، یہ میں نے سٹارٹ کر دی ہیں لیکن اس کیلئے دو کمیٹیز بنائی ہیں۔ پلیز، یہ ممبران اس لئے سن لیں کہ آپ لوگوں کی ریکویسٹ آتی ہے کہ اس کو رجسٹر کرو، میں نہیں کرتی تو آپ آج سمجھ لیں کہ میں کیوں نہیں کرتی؟ Two typesکی سکروٹنی کمیٹیز میں نے بنائی ہیں، One is at the local level, district level، وہاں پہ ڈی سی اس میں ممبر ہے، وہاں کا لوکل ایم پی اے ممبر ہے اور وہاں کا ہمارا ڈسٹرکٹ آفیسر جو ہے، وہ ممبر ہے تو میڈم چیئر پرسن Three people are responsible at that local placeجہاں سے این جی اوز جب تک یہ تین سائن نہیں کریں گے، میں این جی او رجسٹر نہیں کروں گی، نمبر ون۔ دوسرا، جب میرے پاس آتی ہے تو یہاں پہ آفس میں پھر دوسری سکروٹنی کمیٹی آفس والوں کی اور وہScrutinize کرتی ہے کیونکہ بہت کچھ ہو چکا اور گراؤنڈ پہ کچھ بھی نہیں تھا اور ان کی باتیں بالکل ٹھیک ہیں، یہ نمبر ون۔ No 2, is international NGOs، انٹرنیشنل این جی اوز کا جو وہ ہےThat is like، فیڈرل کنٹرول کرتی ہے اس کو،Recently جیسے جعفر شاہ صاحب نے کہا کہ Some of the NGOs are banned for KP and not for Punjab and Sindh, why? The question is اگرSecurity reason ہے تو اتنے خراب حالات بھی ہمارے نہیں ہیں کہ ہمارے یہ بند کر دیں اور سندھ اور پنجاب میں وہ چلائیں، Few thousands، مجھےExact figures کا نہیں پتہ، ہمارے لوگJobless ہوئے ہیں So much so کہ میرے جو یونٹس ہیں، وہ بند، چائلڈ پروٹیکشن یونٹس بند ہو گئے ہیں، میں نے پھر یونیسف سے ریکویسٹ کی ہے اور انہوں نے دسمبر تک مجھےExtension دی ہے، تو ان کی باتیں بالکل ٹھیک ہیں، I think there should be a committee from the parliamentary body، جتنے بھی ممبرز آپ لیں، میڈم! آپ بنائیں اور اس کی سکروٹنی کو چیک کریں کہ Why is this, why to KPK یہBan ہو گئے ہیں؟ تو This is you know how۔

Madam Chairperson: Is there a Standing Committee on Social Welfare? تو why not that Committee should scrutinize, Standing Committee on.

Dr. Meher Taj Roghani (Special Assistant for Social Welfare): Should have some Members from the Parliament, as Jafar Shah Sahib, Munawar and anybody you know

جو بھیWish کرتا ہے، آ ئے، قربان صاحب بیٹھے ہیں، تو یہ انٹر نیشنل این جی اوز کیلئے۔

محترمہ چیئرپرسن: تو جعفر شاہ صاحب کو سپیشلAs a moverاور منور خان صاحب کو اسی کمیٹی میں بلا لیں اور وہ کمیٹی اس چیز کوInvestigate کرلے،The matterتو میں یہ ہاؤس کے سامنےPut کر دیتی ہوں کہ اس کو، جو یہ والا ان کا پوائنٹ ہے۔

جناب جعفر شاہ: Madam! for your kind information، اچھی بات ہے، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی بولیں، بولیں، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم مسند نشین۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تو میں رجسٹریشن کی بات نہیں کر رہا ہوں،It`s Ok، سکروٹنی بھی ہونی چاہیے، آڈٹ بھی ہونا چاہیے۔

محترمہ چیئرپرسن: Yes, you have not addressed کہ وہ سوات میں این او سیز کی حوالے سے۔

Mr. Jafar Shah: For the entire province.

محترمہ چیئرپرسن: Yes, for the province این او سی ان کو نہیں ملتی کے پی گورنمنٹ کی طرف سےAnd they are facing difficulties in their performance۔

جناب جعفر شاہ: تو میری گزارش یہ ہوگی میڈم! کہ اس میں بے شک سوشل ویلفیئر کی کمیٹی ہو For that appropriate forumاور اس میں جو بھی چاہ رہے ہیں،Different parties سے بھی لوگ ہوں اورImmediateہوتا کہ ہم، کیونکہ ابھی وہ پینڈنگ، ابھیThey want to goاچھی این جی اوز ہوں تو ہم ان کو بھیج دیں، چترال میں کام کریں، لکی میں کریں، ایبٹ آباد میں کریں، They will compliment to the government efforts, they are not replacing the

government agencies, this will be a wrong perception، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ We should send it to that Committee۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم! آپ کو اس پہ کوئی اعتراض ہے؟

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: یہ کوئسچن جو ہے، I hope کہ میں سمجھانے کی جو کوشش کر رہی ہوں، I hope کہ They understand it، یہ ہے کہ یہ فیڈرل این جی او ہے، این او سی ہماری نہیں ہے، فیڈرل این جی او نے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ کی طرف سے کوئی این او سی کا قدغن نہیں؟

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: ہماری طرف سے ان کی کوئی این او سی نہیں، یہ ان کی فیڈرل کی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ سے کچھ ایسا مسئلہ تو تھا، کچھ این جی اوز کے ساتھ اور سوشل ویلفیئر جو کہ کے پی گورنمنٹ نے ان کو وہ کیا ہوا ہے، Mandatory کیا ہوا ہے کہ They should get NOC، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے؟

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: انڈسٹریز کا I don't know، سوشل ویلفیئر کی طرف سے نہیں، ایک منٹ، جعفر شاہ صاحب! میں ایک بات کرتی ہوں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تو There are certain جعفر شاہ صاحب! اس کو ایسا کرتے ہیں، ٹھیک ہے، I have got them۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: ایک منٹ، میں ذرا بات کلیئر کروں۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی جی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: یہ جو کہہ رہے ہیں ناں، صرف سوات نہیں ہے، جعفر شاہ صاحب! ہمارے لئے بھی ہے، All over the KP ہے نا۔

محترمہ چیئرپرسن: No cross talking, no cross talking Madam! No cross talking، مجھ سے، مجھ سے، ہم سے بات کریں۔ بنیادی طور پہ ہم کمیٹی بنا دیتے ہیں، So میں اس کو اب ہاؤس کے سامنے Put کر لیتی ہوں کہ یہ Matter کرے، پلس اس میں Already پارٹیز کی

Representation ہوتی ہے لیکن اس میں میں دو، جعفر شاہ صاحب اور منور خان صاحب اور، نہیں پھر اس طرح تو وہ ایک سلسلہ ہے، وہ ختم ہوتا ہے یا پھر منور خان صاحب میں اور زرین گل صاحب میں سے ایک بندہ، یہ اگر آپ ان کو Nominate کرتے ہیں، ایک ایک پارٹی کا بندہ، اگر کوئی پارٹی Missing ہے، اس کا ایک ایک بندہ اس میں آجائے گا، As a special invitee اور اس کو میں Put کر رہی ہوں، شاہ فرمان صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں، ذرا یہ Scrutinize کر لیں، اس کو دیکھ لیں، کیا مسئلے ہیں؟ این او سی فیڈرل گورنمنٹ کی ہے، پراونشل گورنمنٹ کی ہے؟ بولیں جی، آپ۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ومحنت): شکریہ میڈم مسند نشین، شکریہ میڈم مسند نشین۔ یہ جو این جی اوز کا، ایک تو جو فنکشنل اور نان فنکشنل این جی اوز ہیں، جو لوکل ہیں، بالکل Scrutinize کرنی چاہئیں۔ جو انٹرنیشنل این جی اوز ہیں میڈم مسند نشین! ایک Aspect ہمیں ضرور دیکھنا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر اس کے اوپر 'انٹیریئر' منسٹر کے ساتھ بھی بات کی جائے کہ ان کے کمنٹس بھی سامنے آچکے ہیں، جو انٹرنیشنل این جی اوز ہیں کہ کام کچھ اور ہے، ان کا ایجنڈا کچھ اور ہے، کرتے کچھ اور ہیں اور اگر خاصکر اس ملک کے اندر اس صوبے کے جو حالات ہیں، ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے جو حالات ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں کہ ساری این جی اوز وہ اوریجنل نہیں ہیں، Genuine نہیں ہیں اور جہاں پر ملک کی سیکورٹی اور سلامتی کی بات ہو، ہمیں اس Aspect کے ساتھ Scrutinize کرنا چاہیے کہ جس این جی او کا جو مینڈیٹ ہے، کیا وہ اس تک محدود ہے یا وہ اپنی حد سے تجاوز کر چکی ہے، لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ سکروٹنی کرتے ہوئے کسی بھی اپنے ملک اپنے صوبے کے حالات امن اور سیکورٹی کے اوپر ہم Compromise نہیں کر سکتے۔ میں ریکویسٹ کروں گا کہ جو کمیٹی کے معزز ممبران ہیں، وہ اس Aspect کو بھی سامنے رکھیں کہ کیا جو کام این جی او کر چکی ہے، وہ کتنا ہے، مینڈیٹ کیا تھا اور کیا آپ نے مینڈیٹ سے تجاوز تو نہیں کیا، اس لئے کہ ملک کی سلامتی اور سیکورٹی کی بات ہے۔ شکریہ، میڈم مسند نشین۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ جی۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ جو کچھ کر رہے ہیں، میڈم! اس میں ایک ریکویسٹ ہے کہ جو ڈیڈک امنڈمنٹ ہم لا رہے ہیں، وہ Kindly اگر Monday کو پیش ہو جائے تاکہ یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: کونسی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ڈیڈک ایکٹ میں ہم نے امنڈمنٹس لائی ہوئی ہیں، میڈم!۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: وہ Basically آپ نے Privately کیا ہے، وہ 'پرائیویٹ ممبر زڈے' پہ آئے گا، یعنی اس۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: 'پرائیویٹ ممبر زڈے' پہ تو کب سے یہ پڑا ہوا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: تو اس دفعہ ان شاءاللہ کوشش کریں گے کہ وہ ضرور ہو جائے، وہ آنا ہے، اس 'پرائیویٹ ممبر زڈے' پہ ہے، ورنہ پھر اس پہ دیکھ لیں گے، آپ Monday کو سپیکر چیمبر میں آئیں، اس پہ بات کر لیتے ہیں۔ میرا یہ مشورہ ہے میڈم! کہ آپ بھی Agree کرتی ہیں، شاہ فرمان صاحب نے بھی کہا، Standing Committee on Social Welfare کو یہ ٹاسک دیتے ہیں، ہاؤس سے پوچھ کے اور ساتھ اس میں سپیشل Special inviteee کے طور پر کمیٹی کو میں یہاں سے انسٹرکشنز کروں گی کہ وہ جعفر شاہ صاحب کو اور منور خان صاحب یا زرین گل صاحب میں سے جو یہ Accept کریں، اکبر حیات صاحب، میڈم معراج ہمایوں کو۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم چیئرپرسن۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سوری میڈم، آپ نے Decision اچھا کیا کہ سٹینڈنگ کمیٹی، لیکن میرے خیال میں سٹینڈنگ کمیٹی، یہ بہت ہی ایک نازک اور بہت ہی Important اہم یہ وہ ہے، این جی اوز صرف این جی اوز نہیں ہوتیں، وہ ہماری سول سوسائٹی ہے اور ایک ملک ترقی نہیں کر سکتا اگر اس کی سول سوسائٹی Vibrant اور کام کرنے والی نہ ہو، تو این جی اوز کو صرف اس نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے کہ یہ غلط کام کر رہی ہیں، کوئی بھی ایسی رپورٹس موجود نہیں ہیں، کوئی پروف نہیں ہے، کوئی ریسرچ ہمارے پاس نہیں ہے

جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ این جی اوز خراب ہیں، یہ این جی اوز خراب ہیں۔ جب تک ہمارے پاس Properlyایک Research based reportنہیں آتی تو یہ Decideکرنا کہ این جی اوز کو بند کرو اور یہ این جی او ٹھیک ہے اور یہ خراب ہے، ہم نے این جی اوز کو Encourageکرنا ہے، ہم نے سول سوسائٹی کو Encourageکرنا ہے اور یہ مل کر جب ایک آرگنائزیشن بنتی ہے، گورنمنٹ سے کام نہیں ہو رہا، این جی اوز ان کو بہت Helpکر رہی ہیں، ایجوکیشن میں دیکھیں، ہیلتھ میں دیکھیں، کسی چیز میں دیکھیں، تو ایک سپیشل کمیٹی آپ بنائیں کہ جلد از جلد یہ ایشو، Save the Childrenکا جو ہے جو ہم سے چلا گیا ہے، اتنا بڑا فنڈنگ سورس ہم سے چلا گیا ہے، نہ کچھ Reasonہے اور نہ کچھ اور، پلیز۔

محترمہ چیئرپرسن: سٹینڈنگ کمیٹی ٹھیک ہے، میڈم آپ کی۔

جناب سلطان محمد خان: میڈم مسند نشین! بہت شکریہ۔ میں بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کیونکہ History in the makingہے، ایک خاتون پہلی مرتبہ، اس اسمبلی کی Entireتاریخ میں پہلی مرتبہ Preside کر رہی ہے، آپ کو بہت مبارک ہو۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔

جناب سلطان محمد خان: میرا شارٹ پوائنٹ اس میں یہ ہے میڈم مسند نشین! کہ پراونشل سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے منسٹر صاحبہ نے کہہ دیا ہے کہ We have no problemتو مجھے سمجھ یہ نہیں آ رہا ہے کہ Why do we need a committee?کہ اگر یہاں سے پرابلم نہیں ہے، پرابلم Interior Ministryسے ہے، فیڈرل لیول سے The most we can do is, we can move a resolution، ان کو ہم سفارش کر سکتے ہیں، یہاں پھر یہ کمیٹی، اگر پرابلم ہی نہیں ہے تو پھر یہ یا سٹینڈنگ کمیٹی کو یا سپیشل کمیٹی کو ہم کیوں بھیجیں؟

محترمہ چیئرپرسن: مطلب ہے، میرا جو پوائنٹ تھا کہ یہ دونوں اطراف سے جس طرح انہوں نے، جعفر شاہ صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا، اگر اس کی ضرورت ہے یا نہیں، بجائے اس وقت جس طرح میڈم معراج نے بھی کہا، آپ کے سامنے ساری Factual position آ جاتی ہے، آپ یہاں سے وہ جو ایک Separate issueہے کہ آپ یہاں سے ایک Recommendationکریں، For Federal

For international NGO. That is a ہو، Attention کہ ان کی Government separate issue altogether and nobody is really stopping any body Madam! Do you ، یہ جو ہے این جی اوز، from moving that kind of resolution want to say something? میڈم معراج ہمایون، میرا مطلب تھا کہ ابھی ٹائم۔

محترمہ معراج ہمایوں خان: ناجی، سوری ڈاکٹر صاحبہ کی اس Statement پر کہ ڈاکٹر صاحبہ! ہم تو صرف Save the Children کی تو بات نہیں کر رہے ہیں نا، آئندہ بھی اور بھی ہماری آرگنائزیشنز بند ہو سکتی ہیں، ان پر بھی Restrictions لگ سکتی ہیں، میڈم نے لوکل این جی اوز کے بارے میں بھی کہا کہ اس وقت کام رکا ہوا ہے، انہوں نے سکروٹنی کر دی ہے، Four thousands میں سے اتنی کم ہو گئیں، کوئی اگر این جی او بنانا چاہتا ہے تو اس پر پابندی ہے، وہ نہیں بن سکتی تو یہ ہمارے صوبے کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے کہ اگر کام سارا رک گیا ہے، گورنمنٹ کی طرف سے کام نہیں ہو رہا ہے، فنڈز Lapse ہو جاتے ہیں، این جی اوز جو بہت محنت سے کہیں سے پیسہ لے آتی ہیں، فنڈز لے آتی ہیں باہر سے تو ان کو خراج تحسین نہیں پیش ہوتا، ان کو Appreciate نہیں کیا جاتا، یہ پروپوزل لکھنا اور ڈونرز کے ساتھ Engage کرنا، ان کو Convince کرنا اور پھر Accountability کا جو ان کا فیکٹر ہے، اس میں پاس ہونا، یہ آسان کام نہیں ہے، این جی اوز ایک بہت بڑا کام کر رہی ہیں اور چاہیے یہ کہ اگر اور کوئی نہیں کرتا تو یہ اسمبلی ان کو Appreciate کرے کہ انہوں کافی بڑا بوجھ گورنمنٹ کا اٹھایا ہے، تو ہم نے وہ دیکھنا ہے کہ کیوں بند ہیں، کیوں این جی اوز نہیں بن رہیں، کیوں کام رکا ہوا ہے؟

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: میڈم سپیکر۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ صحیح ہے، بالکل میڈم! آپ کی بات صحیح ہے، میں دیناناز صاحبہ کو بھی سننا چاہونگی کہ وہ کیا کہتی ہیں، پھر میں آپ کو ہی دیتی ہوں، پھر You will clarify، ایک منٹ بیٹھیں۔ دیناناز let me hear، صرف دو منٹ، آپ ہی اس کو کلیئر کریں گی، دیناناز صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ دیناناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود): میڈم مسند نشین، میں تھوڑا سا اس لئے وضاحت کرنا چاہونگی، چونکہ میں سوشل ویلیفئر کی پارلیمانی سیکرٹری ہوں اور یہ این جی او کا جو Topic ہے، اس میں تھوڑا سا میں آپ کو Real feed back دینا چاہتی ہوں کہ جب 2013 سے ہماری حکومت بنی ہے، نمبر ون

اس کیلئے پہلے یہ ہوتا تھا کہ جو انٹر نیشنل آرگنائزیشنز ہوتی تھیں، وہ ڈائریکٹ صوبے میں کام کرتی تھیں، مرکز سے یا ان کے پاس این او سی ہوتی تھی، پھر تھرو پی ڈی ایم اے وہ گراونڈ میں Implementing partnerہوتی تھیں، ہماری نیشنل جو ہماری قومی یہاں پر اس صوبے کی این جی اوز ہوتی تھیں، نیشنل این جی اوز ہوتی تھیں، ان کی Implementing partnerہوتی تھیں لیکن جیسے ہی 2013 میں ہماری حکومت بنی تو جناب سپیکر! ہمارا ایک سی ایم کو آرڈی نیشن سیل بنادیا گیا کہ جتنے بھی انٹر نیشنل این جی اوز ہیں، وہ سی ایم کو آرڈی نیشن سیل کے تھرو صوبے میں کام کریں گی، وہ آج تک ان کو مطلب ہے ڈائریکٹ اس طرح جس طرح پہلے Implementing partnerہوتے تھے، اس طرح نہیں ہے، ایک یہ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک ہمارے سوشل ویلفیئر کا مسئلہ ہے، یہ این جی اوز جو ہمارے ساتھ رجسٹرڈ تھیں، کچھ نہیں تھا، ویسے ہی وہ کام ہو رہا تھا اور بہت سارے ایشوز بھی اٹھے تھے ہمیں، میں خود جو ہے تقریباً ہر جگہ، سب سے ہر ڈسٹرکٹ سے یہ مسئلہ ہو رہا تھا، اب اس وقت چونکہ جس طرح معراج میڈم نے کہا ہے، کوئی این جی او کا کام Stop نہیں ہوا، پراجیکٹ ہی نہیں ہے کیونکہ جو انٹر نیشنل این جی او ہیں وہ ان کو Implementing partnerبناتے تھے وہ تو یہاں پر C.M Co-ordination Cellکے تھرو، پی ڈی ایم اے کے تھرو جو ہے وہ پراجیکٹس دیتے ہیں۔ پراجیکٹس مل ہی نہیں رہے ہیں تو کام کہاں سے رکا ہوا ہے ایک، دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے Just چھانٹی کی ہے، اچھا ہے ہم نے ان کو تھوڑا ساStop کر دیا تھا۔ Stop اس لئے کیا تھا کہ جو Real N.G.Os تھیں جو صحیح ان کا پروفائل تھا وہ کام جاری رکھیں Further ہم ان کو رجسٹرڈ نہیں کریں گے کیونکہ Already اتنی، جیسے میڈم نے بتایا، ہزاروں کے حساب سے این جی اوز تھے، برائے نام تھے، خانہ پری تھی وہ ویسے ہی لوگوں نے رجسٹرڈ کئے ہوئے تھے وہ گراونڈ پر کام نہیں کرتے تھے، نہ ان کے کاغذات صحیح تھے۔ اب میڈم جو اصل مسئلہ ہے کہ جو پوائنٹ منور صاحب نے اٹھایا ہے وہ میں یہ سمجھی ہوں کہ وہ Amendment لانا چاہ رہے ہیں وہ DDAC میں Amendment لانا چاہ رہے ہیں وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ جو این جی اوز ہیں جو ضلع میں کام کرتی ہیں وہ DDAC committeeکے تھرو کریں۔ دیکھیں DDAC کمیٹی جو ہوتی ہے، ڈویلپمنٹ کا کام کو چیک کرتی ہے، اس کو Approve کرتی ہے، ان کا مقصد یہ ہے کہ جو ضلع میں این جی او کام کرتی ہیں، چاہے

نیشنل ہیں یا انٹر نیشنل ہیں، ہمارے تھرو کریں۔ وہ یہ Amendment لانا چاہ رہے ہیں لیکن اس میں جو ہے، سب سے بڑا مسئلہ جو پیدا ہو گا وہ یہ ہے Being a social welfare کہ سوشل ویلفئر کا ہر جگہ کوئی ڈسٹرکٹ آفیسر بیٹھا ہوا ہے جتنی این جی اوز ہیں ہمارے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، تھرو ہمارے سوشل ویلفئر آفیسر کو آرڈینیشن اور ڈی سی کے اور ڈی سی کے پاس ایک جو ہے، District Disaster Management ایک برانچ بیٹھی ہوئی ہے، یہ ان کے ساتھ، ان کے تھرو کر رہے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہو گا۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ ڈیڈک کے اوپر بریف نہ دیں کیونکہ وہ ایک Separate issue ہے اور وہ جب آئے گا کیس تو اس پر میں آپ کا پوائنٹ سنوں گی۔ اس وقت جو جعفر شاہ صاحب نے این جی اوز کے اوپر پورے صوبے میں بتایا ہے، وہ آپ نے اچھا Explain کر دیا ہے۔ Thank you very much. I would like to listen، بہت شکریہ کیونکہ آپ نے وہ بتادیا کہ اس میں کیا پوزیشن ہے۔ منسٹر سوشل ویلفیئر۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: میں سلطان صاحب کے سوال کا جواب And معراج صاحبہ کا، I will try to answer them, the first thing is کہ معراج ہمایوں صاحبہ نے کہا ہے، We have already started registering the NGOs and we have already registered 250 till now after the scrutiny at the district level and at office level، تو وہ بات نہیں ہے کہ رجسٹرڈ نہیں، ہم نے Already start کر دی ہیں، گند صاف کرنے کے بعد نمبر ون۔ سلطان صاحب بہت ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ یہ جو ایشو ہے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: میں یہ Expunge کرونگی "گند صاف کرنے کے بعد"۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر، آپ کے اجلاس میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ نماز کیلئے بریک نہیں کیا گیا اور نماز قضا ہو رہی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں، نماز کا وقفہ ہونے والا ہے، میں نے کہا آپ چلے گئے ہیں، میں ختم کر رہی ہوں اجلاس۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: آپ ہی کا ایشو ہے تو میڈم! آپ، آپ ہی کا ایشو ہے، ابھی وہ آئے ہیں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: نانا، یہ جو سلطان صاحب کا کوئسچن ہے، بہت Valid انہوں نے کیا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو فیڈرل کا ہے تو He is very right کہ فیڈرل کو ہم کیسے ڈیل کریں۔

Madam Chairperson: Thank you. I am referring; I am putting it before the House. Is it the desire of the House to refer this matter to the Standing Committee on Social Welfare, with few other invitees, special invitees to be named by the secretariat later on? Those who are favouring this, who agree with this point may say 'Yes' and those who oppose this may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, 'Ayes' have it. The matter is referred to the Standing Committee on Social Welfare and the secretariat will give the names from each party after taking the name from parliamentary leaders and they will all come and let me also give them a time. The matter should be takenup and completed within one month's time. So, the matter should not be delayed and this important point should be addressed. So with this, we have finished our agenda. Thank you very much.

ایک رکن: ایک آئٹم باقی ہے۔

Madam Chairperson: Yes, only one point left, which is introduction of KP Bill. کیا جی؟

ایک رکن: یونیورسٹیز کا رہتا ہے جی۔

محترمہ چیئرپرسن: اوکے، جی یونیورسٹی کا وہ رہتا ہے، سوری، پہلے میں پھر دیتی ہوں، فلور دیتی ہوں جناب مشتاق غنی صاحب کو کہ یہ یونیورسٹیز کے حوالے سے جو جعفر شاہ صاحب اور ڈاکٹر حیدر علی کے جو پوائنٹس ہیں اور Specially جس پر سارے ملاکنڈ کے ممبرز نے بھی بائیکاٹ کیا، اس کے متعلق ذرا اپنی اور گورنمنٹ کی واضح پالیسی اناؤنس کریں۔ مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): بہت شکریہ، میڈم مسند نشین۔ میں پہلے اپنے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جو واک آؤٹ کر کے گئے تھے، وہ ہاؤس میں واپس تشریف لے آئے ہماری

درخواست پر۔ میڈم! جس ایشوز کی طرف انہوں نے نشاندہی کی ہے، وہ بالکل درست ہے۔ یہ وائس چانسلرز یونیورسٹیز کے ہمارے کنٹرول میں نہیں آرہے تھے اور بہت سی Irregularities ہورہی تھیں یونیورسٹیز کے اندر، جن کو ہم نے ایک سال پوری کوشش کی ہے کہ ہم ٹھیک کرسکیں لیکن بوجوہ نہیں کرسکے، اس کیلئے مجبوراً ہمیں یونیورسٹیز ایکٹ کے اندر امنڈمنٹس لانا پڑیں اور اس ایکٹ کی امنڈمنٹ کے بعد اب ہمارے پاس بہت سے ایسے Safety valves ہیں، Tools ہیں کہ جو میں ابھی تھوڑی Shortly آپ کو Explain کرونگا لیکن پہلے میں سوات یونیورسٹی کی بات کرلوں۔ ان کی جوائنٹ ریزولیوشن تھی، دو آنریبل ممبرز کی، ڈاکٹر صاحب کی اور جعفر شاہ صاحب کی اور وہ گئی سٹینڈنگ کمیٹی میں اور وہاں وائس چانسلر کو کال کیا گیا، Saleh Muhammad Sahib is the Chairman of that committee اور اس میں یہ طے ہوا کہ جو ان دو آنریبل ممبرز نے Allegations لگائے ہیں، انہوں نے اس کیلئے کمیٹی بنائی، انہی ممبرز پر مشتمل، ایک دو اور باہر سے بھی لیے گئے کہ یہ یونیورسٹی میں جائیں گے اور یہ ساری چیزوں کو Investigate کریں گے، جو کرپشن ہوئی یا غلط اپوائنٹمنٹس ہوئیں۔ اس میں ساتھ ہی وائس چانسلر کو یہ ہدایت کی گئی اسی میٹنگ میں، That is on record، کہ آپ تین یا چار دن، جتنے دن یہ کمیٹی کام کرے گی، آپ یونیورسٹی میں نہیں ہونگے تاکہ آپ کی Access میں، ان کا Fear تھا کہ یہ رکاوٹ ڈالے گا اور یہ ان کا خیال تھا کہ اس کو دو تین مہینوں کیلئے نکالا جائے لیکن ہمارے ساتھ ایسا کوئی اختیار نہیں تھا، تو یہ اس میں انہوں نے Commitment دی تھی، سٹینڈنگ کمیٹی میں کہ میں نہیں ہونگا۔ On the day when they went there کمیٹی کے ساتھ ساری حیرت انگیز بات ہوئی کہ وائس چانسلر نے Stay order لے لیا From the court against the working of this Committee کہ They can't work، وہ یہ کہ جی ان کے پاس پاورز نہیں ہیں، اختیار نہیں، وہی جو ایشو چل رہا ہے کہ ہمارے قوانین جو ہیں، وہ پاٹا تک Extend نہیں ہوئے ہیں تو ان کا شاید سہارا لیا گیا اور ان کو واپس آنا پڑا، جس پہ ڈیپارٹمنٹ نے سخت نوٹس لیا کہ سٹینڈنگ کمیٹی ایک منی اسمبلی ہوتی ہے، اسمبلی نے بنائی ہوتی ہے، اس کے ممبرز جب جا رہے ہیں وہاں یونیورسٹی میں اور ان کو آگے سے Stay Order پکڑا دیا گیا، تو ہم نے Conduct کے تحت اس کی Removal from his post

کیلئے سمری موو کر دی To the Chancellor and it`s still lying with the Chancellor waiting for his decision. اس دوران ہم دو تین وائس چانسلرز کی سمریز Conduct کے اوپر، Misconduct کے اوپر اس نئے ایکٹ کے تحت بھجوا چکے ہیں۔ اب ہمیں گورنر صاحب کے فیصلے کا انتظار ہے اور اس کے علاوہ ہمارے ساتھ کوئی اختیار نہیں ہے۔ آج کل میں نے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے Enquire Regarding the summaries کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ جی گورنر صاحب سے ان کی بات ہوئی ہے، وہ گئے تھے کسی سلسلے میں اور Particularly سوات یونیورسٹی، تو انہوں نے کہا کہ اس کے اب تین مہینے رہ گئے ہیں شاید ٹوٹل، He is going تو بس تین مہینے کے بعد آپ Exercise شروع کریں اور نیا وائس چانسلر لے آئیں اور اس عرصے میں وہ کوئی اپوائنٹمنٹ، کوئی بڑا فیصلہ نہیں کرے گا But the honorable Members are saying کہ وہ کر رہا ہے، اپوائنٹمنٹ کر رہا ہے اور ساری چیزیں، تو میں اس فلور سے اس وی سی سوات کو پھر ہدایت کرتا ہوں کہ جیسے گورنر صاحب کے ساتھ اس نے کمٹمنٹ کی ہے، اس پر قائم رہیں اور گورنر صاحب سے اس فلور سے میں اپیل کرتا ہوں کہ جو سمری اس کے خلاف گئی ہوئی ہے، Removal کی کیونکہ یہ بہت زیادہ Insult ہوئی ہے، ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کی، جو گئے ہیں وہاں پر انکوائری کیلئے اور ان کو جیسے وہاں سے خالی ہاتھ لوٹایا گیا، میں اگر غلط نہیں ہوں تو پھر میں کیوں Stay لونگا کسی کے خلاف؟ کوئی آئے، آکے میری انکوائری کرے، اگر وہ اتنے کلیئر تھے تو وہ ان کو اجازت دیتے کہ یہ جا کر ان کے معاملات کی چھان بین کرتے جو یہاں فلور آف دی ہاؤس پر انہوں نے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ میڈم! اس میں ہم نے یونیورسٹیز کو بہتر کرنے کیلئے ان کی پرفارمنس کا آڈٹ، اس ایکٹ کے اندر ہم لے آئے تھے اور Very renown from ‘Delight’ کو ہم نے لگا دیا ہے، وہ ساری یونیورسٹیوں کا آڈٹ کریگی، پرفارمنس آڈٹ اور اسی Basis کے اوپر انکی Extension ہوگی، اور بھی بہت سی چیزیں میں کسی وقت بتاؤنگا، ابھی ٹائم نہیں ہے لیکن وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا کے ساتھ پانچ یا چھ دن پہلے ہماری ایک میٹنگ تھی اور اس میں یہ ایشوز ڈسکس ہوئے کہ ہمارا آر ٹی آئی کا قانون جو ہے ملاکنڈ پہ لاگو نہیں ہو رہا ہے، آر ٹی ایس کا قانون ہمارا وہاں تک لاگو نہیں ہو رہا ہے، اور بھی کئی چیزیں ہیں، تو انہوں نے ہدایت جاری کی، سیکرٹری لاء بھی تھے کہ یہ جتنے بھی ہمارے لاز ہیں جو وہاں

پہ Extend نہیں ہوتے، سوائے لوکل باڈیز کے، باقی کوئی بھی نہیں ہورہا یونیورسٹیز ایکٹ میں تو اس کا انہوں نے کہا کہ ایک ہی پیکیج بنائیں، ایک ہی سمری بنائیں اور اس کو ہم پھر President of Pakistan سے جاکے وہ لائیں تاکہ ہمارے سارے جو لاز ہیں، وہ ملاکنڈ ڈویژن تک Extend کر سکیں۔ تو ایک سائڈ پہ یہ کام بھی چھ دن پہلے شروع کرادیا وزیر اعلیٰ نے اور دوسری طرف ہماری جو سمری آئی ہوئی ہے، Removal of Vice Chancellors کی، جو بھی Misconduct کر رہے ہیں، کسی جگہ بھی، بالکل ڈیپارٹمنٹ ان کو چھوڑتا نہیں ہے، اس ایکٹ کے تحت اور وہ اب میرا خیال ہے، اپنا پروگرام بھی ہے کہ اگلے ہفتے میں ان شاءاللہ گورنر صاحب سے خود بھی ذاتی طور سے ملوں گا اور ان سے درخواست کرونگا کہ یہ جو سمریز آئی ہوئی ہیں، ان کو جلدی وہ نکال دیں تاکہ ہماری یہ پوزیشن Vacate ہو جائے اور ہم Through new such Committee, which is academic such committee اس کے ذریعے ہم Competent vice chancellors مزید Appoint کر سکیں۔ Thank you very much۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> شکریہ مشتاق غنی صاحب۔ Dr. Haider Ali wants to say لیکن میری ڈاکٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو انہوں نے ایشورنس دے دی ہے لیکن اگر آپ کا بہت Relevant point ہے تو ڈاکٹر حیدر علی مختصر بیان کر دیں، مائیک کیوں آن نہیں ہو رہا ہے ان کا؟

<u>ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ):</u> تھینک یو، میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ:</u> ایشورنس نہیں دی گئی، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، تو اگر اس ہاؤس جس کا انہوں نے اعتراف کیا ہے کی بے عزتی ہوئی ہے، صرف ہماری بے عزتی نہیں ہوئی، اس ہاؤس کی بے عزتی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ شاید منسٹر صاحب بھول رہے ہیں کہ انکی ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی نے جس میں ممبران بھی شامل تھے اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کے اہلکار بھی تھے، جو Allegations لوگوں نے لگائے تھے اور ہم نے فلور پہ جن کو اٹھایا تھا، ان Allegations کو انکوائری کے بعد، دو مہینے انکوائری کے بعد انہوں نے Approve کیا ہے، انہوں نے Endorse کیا ہے اور Recently انہوں نے Recommend کیا ہے ان کی

Findings میں، Findings کے بعد یہ Recommendation ہے کہ اس کو اس عہدے سے ہٹایا جائے، تو اگر ان کا ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ یہ الزامات جو ہم نے لگائے تھے، ان کی بنیاد پر ان کو ہٹایا جائے، ہٹانے کے بجائے وہ ابھی تک براجمان ہے اور وہی کر رہا ہے، جنہوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ غلط ہو رہا ہے، یہ بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں اور بے ضابطگیاں تاحال ہو رہی ہیں۔ دوسری بات میڈم! چھ مہینے جب پورے ہو جائیں، Tenure کے اور وہ ریٹائر ہونے والا ہو تو چھ مہینے کے بعد یونیورسٹی ریگولیشنز سوات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ اور اپوائنٹمنٹ یا ریکروٹمنٹ نہیں کر سکتا ہے، اسکے ابھی تین مہینے باقی ہیں، ایک کورٹ کے آرڈرز کے آنے کے ساتھ وہ تو ایک الگ جو وہ توہین عدالت کر رہا ہے لیکن تین مہینے باقی ہیں اور وہ دھڑا دھڑ 900 پوسٹیں تھیں، وہ تقریباً اس نے Fill کر دی ہیں تو جو نیا وائس چانسلر آئے گا، ٹیم اس کی ہو گی، نئے لوگ یہ بھرتی کریگا تو وہ نیا وائس چانسلر کیا کریگا؟ یہ یونیورسٹی فیل ہو گی کہ نہیں ہو گی؟ تو اگر ہماری قانون سازی میں اتنے بڑے Flaws ہیں کہ ہم اختیار دے دیتے ہیں اور پھر Accountable نہیں کرتے، وہ سرے سے اس اسمبلی کو اور حکومت کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہے، وہ جب ہم بلاتے ہیں تو Subjudice ہے-----

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ: جب گورنر صاحب بلاتے ہیں تو کوئی Subjudice نہیں ہے، تو کون پوچھے گا؟

محترمہ چیئرپرسن: تشریف رکھیں، یہ بات آپ کی بالکل آچکی ہے، دو منٹ بیٹھیں۔ آپ کو صرف ایک چیز کلیئر کر دوں، آرٹیکل (3) 247 پڑھیں، ضرور آئین کا آرٹیکل (3) 247 پڑھیں، پاٹا جو ہے، یہ ملاکنڈ میں پاٹا ہے اور منسٹر صاحب نے جس طرح پوائنٹ آؤٹ کیا، آپ کا کوئی بھی ایکٹ In letter and spirit ابھی تک Extend نہیں ہوا پاٹا میں، سوائے ان قوانین کے جن کے مطابق گورنر کے ذریعے پریزیڈنٹ کی Prior approval کے ساتھ وہ قانون ادھر بھیجیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ: جناب سپیکر-----

محترمہ مسند نشین: آپ بیٹھیں، میں آپ کو بتاتی ہوں یونیورسٹی ایکٹ کے حوالے سے، وہاں پہ گیا نہیں ہے، میں اس بات پہ بھی، اور مجھے حیرانگی ہے کہ جو یونیورسٹیز ایکٹ ابھی تک وہاں پر Properly extend نہیں ہوا تو یہ بھی ان کی میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑی جانفشانی ہے کہ انہوں نے ان کو اتنے وہ دے دیئے، ان کو Explanations بھی، اب اس چیز کیلئے منسٹر صاحب نے کہا ہے، اس فلور آف دی ہاؤس سے میں انہیں تلقین کر رہی ہوں کہ اس مسئلے کو، By Monday اس کی معلومات کریں اور یہاں ہاؤس میں Monday کو آپ نے رپورٹ کرنی ہے کہ کیا یہ صورتحال ایسی ہے جس طرح معزز اراکین نے پوائنٹ آؤٹ کی اور اگر یہ ایسی ہی صورتحال ہے جس طریقے سے آپ نے بیان کی کہ پہلے انہوں نے ایشورنس دی تو پھر اس کے متعلق ہاؤس کے سامنے رکھا جائے گا اور اس کیلئے ایکشن لیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب! یہ میں آپ کی تسلی کیلئے کہہ رہی ہوں، توان شاءاللہ Minister Sahib will come and report to us۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ: میڈم سپیکر، اس اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کی تھی۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: بالکل، یہ صحیح کہتے ہیں، اسمبلی نے ریزولیوشن پاس کی تھی کہ اس کو کیا جائے، اس کے متعلق بھی یہ پتہ کرینگے کہ اسکی کیا پوزیشن ہے؟ Normally یہ پریزیڈنٹ آف پاکستان کی آرٹیکل 247 کے تحت Prerogative ہے، ان کو ہم یہاں سے جس طرح کہتے ہیں، جو فیڈرل معاملے ہیں، آئین کے ساتھ ضرور اپنی دوستی بنائیں اور دیکھیں کہ وہاں پہ کیا ہے، اس کے حل کیلئے ہر طریقہ کار ہے، اسمبلی کو انشاءاللہ، جو اپنے طور پہ کام کرنا ہے وہ کرنا چاہیئے اور کرے گی بھی لیکن، جی، مشتاق غنی صاحب اس کو اور کچھ Clarify کرنا چاہتے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کہیں Irregular appointments ہوں یا کی گئی ہیں یا کی جارہی ہیں، ان کو کسی وقت بھی چیک کیا جاسکتا ہے اور وہ پروسیجر غلط ہے، ایڈورٹائزمنٹ نہیں ہے یا کوئی ٹیسٹ نہیں رکھا گیا، وہ ایک الگ ایشو ہے، میں صرف یہ درخواست کرتا ہوں اور میں اگلے ہفتے پھر بھی انشاءاللہ میری کوشش ہوگی، میں گورنر صاحب سے مل کے کہ وہ سمری

Approve کر دیں جس میں Removal of the Vice Chancellor ہم نے کیا ہے اور اس کی Solid grounds ہیں، اس کے اندر تو وہ Remove ہو جائے تا کہ ہم نیا وی سی بھی لے آئیں اور ساتھ انکوائری بھی ہماری جو، یہ جو ایکٹ کی Extension ہے To this area ہے، وہ پراسیس بھی چل رہا ہے، جب ہمارا ایکٹ وہاں پہ Enforce ہو جائے گا تو پھر ہمارے ہاتھ زیادہ کھل جاتے ہیں اور ایکٹ کے اندر ہم ساری یونیورسٹیاں، ایک وہ یونیورسٹی نہیں ہے، ملاکنڈ یونیورسٹی ہے، شیر نگل یونیورسٹی ہے، There are three universities in Malakand Division جو اس سے باہر ہیں تو وہ پھر ساری اس کے اندر آجائیں گی اور I hope انشاءاللہ جس طرح ہم لگے ہوئے ہیں اور جو ہم دیکھ رہے ہیں، یہ یونیورسٹیز بھی ٹھیک ہو جائیں گی، ان کا سٹینڈرڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا، میں کسی دن اس پہ ڈیٹیل میں ہاؤس کو اعتماد میں لونگا اور بتاؤنگا کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ان کا حصہ جو Innovation پہ لگا رہے ہیں جو ان کا Original کام ہے، یونیورسٹیز کا۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> بالکل۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات:</u> انکا کام صرف امتحان ایم اے کے لینا نہیں ہے، بلکہ ریسرچ کرنا ہے اور اس کیلئے ہم نے پانچ سو ملین انڈومنٹ فنڈ رکھ دیا ہے But یہ کسی اور وقت، اب ٹائم کم ہے، Thank you very much۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> تھینک یو، مشتاق غنی صاحب۔ With this, welcome Jafar Shah Sahib, بس دیکھیں، اس کو، جی جعفر شاہ صاحب۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو، میڈم سپیکر۔ I just take one minute، اس میں یہ ہے کہ میرے اپنے حلقے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> نماز ان سب نے پڑھنی ہے اور واقعی مجھے گناہگار۔۔۔۔۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> آپ کی وساطت سے میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ He should take this issue with the Governor and the Chancellor.

<u>Madam Chairperson</u>: That he has assured and I have still asked him, directed him that he will come back and report to us on Monday.

جناب جعفر شاہ: اور یہی میں کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ ریکارڈ ہے اور دوسری بات میں کہنا چاہتا ہوں، میڈم منسٹر چلی گئیں کہ جو این جی اوز والا مسئلہ ہے، اس میں اصل مسئلہ ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پی ڈی ایم اے کا ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے جن این جی اوز کو کلیئر کیا ہے تو PDMA should give them the NOC، پی ڈی ایم اے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ دونوں کو بلائیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ تمام چیزیں انکے سامنے آجائیں گی، آپ ہونگے اس میں۔

جناب جعفر شاہ: ایک مہینہ بہت زیادہ ہے نا، We need them in Chitral۔

محترمہ چیئرپرسن: میرا تو خیال ہے کہ یہ بہت بڑا Gigantic task ہے، میں نے تو اس کو Maximum دیا ہے But I am sure جس کو سٹارٹ کرنے کیلئے They should start the meeting within a week، ٹھیک ہے، ہم ان کو بتا دیتے ہیں، سیکرٹری صاحب! ان کو وہ دے دیں، ان کو ٹاسک کہ ایک ہفتے کے اندر اس کا شروع کریں، Preliminary meeting ضرور ہو جائے اور Complete task کیلئے بھی پھر بتا دیں، کتنا ٹائم چاہیئے۔ مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: Mike is off، میڈم! جو آپ نے Monday کا کہا ہے، میری درخواست ہے کہ Monday and Tuesday کو Inter Provincial Education Ministers conference ہے، اسلام آباد میں، تو ان دو دن کے علاوہ کوئی دن رکھ لیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: تو پھر اسکے بعد۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: تو پھر اسکے بعد جو بھی دن سیشن کا ہو گا۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: پھر اسکے بعد Next day جو بھی سیشن کا ہو۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: ٹھیک ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اس کو Monday کو ہم جو بھی ہے، اس کو ختم کر کے Monday اور Tuesday کے بعد جو Next day ہو گا سیشن کا، اس دن دے دیں۔ فضل الٰہی صاحب! آپ کی اسی کے بارے میں بات، ٹائم نہیں ہے، فضل الٰہی صاحب۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ میڈم سپیکر۔اس میں اگر یہ ایک مسئلہ اتنا متنازعہ ہے تو اس میں Kindly آپ رولنگ دے دیں، کم از کم یہ اپوائنٹمنٹ تو نہ کریں نا۔

محترمہ چیئرپرسن: دیکھیں، وہ انہوں نے، منسٹر کے پاس ان کی وہ ہے، آپ کو بتا دیا، اگر کوئی Wrong doing کرتے ہیں، صرف یہ نہیں ہے، Appointments, any wrong doing which under the law he is not, I mean oblige to do یا Require to do، وہ بعد میں بھی سامنے آسکتی ہے، There is an Ehtisab Commission, there is NAB, there is Anti-Corruption, wrong doings can always, no body can get away with it، ابھی ایسا ہے، منسٹر صاحب نے Assure کرایا ہے، اسی کیلئے ان کو ہم نے بتایا ہے کہ وہ معلومات کریں کہ جس طرح ڈاکٹر حیدر علی صاحب نے اور جعفر شاہ صاحب نے کہا ہے کہ وہ باوجود منع کرنے ابھی بھی اپوائنٹمنٹ کررہے ہیں، اس کے متعلق He get the information اور ان سے In writing لکھوا کے آپ کو وہ بھیجیں، چاہے وہ فیکس کے ذریعے کہ ایسا نہیں ہے اور اگر وہ نہ ہو تو پھر Accordingly next step آپ نے پہلے بیان کردیا ہے۔ I come to next item, item No 8: Honorable Minister for Irrigation, to please introduce, honourable Minster for Irrigation, ji.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: کورم پورا نہیں ہے جی۔

محترمہ چیئرپرسن: مہربانی، آپ کی مرضی ہے، گنیں کاؤنٹنگ کریں، بیٹھ جائیں منسٹر صاحب، اب نہیں ہے کورم پورا، تو آپ کا یہ لاءرہ گیا ہے Introduce کرنے میں، کاؤنٹنگ کریں جی، ایک اور کم ہو گیا، محمود خان صاحب! Next time بہ وشی۔

The sitting is adjourned till 3.pm of Monday afternoon, on 10th August, 2015.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 10 اگست 2015 سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)